سوانح حیات

شیخ المشائخ حضرت شیخ

سیّد آدم بنوریؒ

مولف

اظہار سعد بنوری

Marfat.com

Marfat.com

سوانح حیات

شیخ المشائخ حضرت شیخ

5099

سید آدم بنوری ؒ

ذخیرہ
صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی • لاہور پاکستان

مولف

اظہار سعد بنوری

بی اے ۔ ایل ایل بی

Marfat.com

81425

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب........ شیخ سید آدم بنوری

مؤلف .... اظہار سعد بنوری

اشاعت اول...... 2003ء

کمپوزنگ........ شیخ صلاح الدین

پرنٹرز .... المنور پرنٹرز، یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ،

اردو بازار لاہور فون:0300-4274916/7321118

قیمت .... -/100روپے

ملنے کا پتہ:........ 1۔بنوری پنساری ہاؤس مین بازار کوہاٹ

2۔بنوری جنرل سٹور، بانو مارکیٹ، مین بازار کوہاٹ

3۔یا براہ راست مؤلف کے پتہ پر

Marfat.com

صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی لاہور پاکستان
ذخیرہ

انتساب

کرنل (ریٹائرڈ)

سید سلطان علی شاہ بنوری (مرحوم)

(سابق ڈسٹرکٹ خطیب ضلع کوھاٹ)

کے نام

جو اس کتاب کی اشاعت کے حد درجہ متمنی تھے

(مولف)

Marfat.com

سید السادات، شیخ المشائخ، صفوۃ الشجرۃ النبویہ، معدن علوم الاولین وآخرین، افضل الاولیا، شیخ دوراں، خلیفۃ الزمان، قطب الدہر، قطب الاقطاب، قطب العارفین، سلطان العارفین، حاجی الحرمین شریفین، مخزن اسرار الٰہی،

حضرت خواجہ شیخ

سید آدم بنوریؒ

(المعروف حضرت بنور صاحب)

Marfat.com

ترتیب

صفحہ نمبر

تشکر 9
دیباچہ 11
تقریظ 19

باب اول
ابتدائی حالات

بنور کا تاریخی پس منظر 25
پیدائش 31
شجرہ نسب 32
والد کا خواب 33
والدہ کا خواب 33
لشکر شاہی میں ملازمت 33
شاہ محمد شطاری سے اولیں تربیت 34
حاجی خضر روغانی سے بیعت 35
حضرت مجدد الف ثانیؒ کی خدمت میں حاضری 36
خلافت واجازت 37
حضرت طاہر لاہوریؒ سے حصول فیض 39
ارواح بزرگاں سے فیض 41
عطائے علم لدنی 41
شیخ صالحؒ کا خواب 44
نگاہ شیخ 44
علم لدنی کا ایک واقعہ 47

باب دوم
کرامات وتصرفات

بشارات 50

ذخیرہ
صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی • لاہور پاکستان

Marfat.com

کثرت مریدین 50
بابا فرید گنج شکرؒ کی طرف سے خرقہ خلافت 50
جنت کی خوشبودار تکیہ 51
سلطان ابراھیم بن ادھمؒ کی ہم نشینی 51
مجلس نور کی بشارت 52
جبل نور کی بشارت 52
رکن ایمانی کی بشارت 53

کرامات

غلے میں برکت 56
مریض کے بارے میں پیشگوئی 57
جنات کی تابعداری 57
ایک سالک کی خواب میں تربیت 58
جہاد میں روحانی امداد 59
بے ادب نوجواں کو سزا 59
بدنگاہی پر تنبیہ 60
تصرف نظر 60
حضرت سیدی کی دعا سے قیدی کی رہائی 61
با کریماں کارہا دشوار نیست 62
نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی 63
پیشانی پر نقش نورانی 64
حضرت سیدی کے کوچہ میں شیطان کی رسوائی 65
شاہ جنات کی حاضری 65
ایک صالحہ کا خواب 66
چند دیگر کرامات 66

باب سوم
مناقب روحانی

حضرت سیدی کا روحانی نام 71

Marfat.com

مجلس حضورؐ میں حاضری 72
صلوٰۃ تراویح کا مسئلہ 74
عبادت کی نورانیت 74
عالم قدس سے مریدوں پر نظر 75
مشوانی سید ہیں 76

معارف علمی

مکاشفہ 78
ذکر اسم ذات 79
حقیقت کعبہ 79
حکایت کا راز 81

باب چہارم
ہم عصر بزرگان

شیخ سید محمد طاہر لاہوریؒ 84
شیخ عبدالوہاب المعروف اخون پنجو باباؒ 85
شیخ رحمکار باباؒ 86
شیخ رحمکارؒ کی حضرت سیدی سے ملاقات 87
شیخ احمد سون غرغشتیؒ 88

باب پنجم
روانگی حرمین شریفین

روانگی حرمین شریفین 92
قیام حرمین شریفین 97
مصافحات 98
مصافحہ قدوم 99
مصافحہ باب وقوف 100
مصافحہ اعتکاف 101
مصافحہ اشراق 102
انتقال 102

Marfat.com

مقبرہ پر گنبد نورانی 104
ایک ذاتی مشاہدہ 105
تالیفات 106
ملفوظات 108

(باب ششم) اولاد واخلاف

شیخ سید غلام محمد 112
شیخ سید محمد اولیا 113
سید محمد قطب بنوری 114
مولانا سید محمد یوسف بنوری 117
سید فضل صمدانی بنوری 120
حاجی سید سعید شاہ بنوری 121

باب ہفتم
اکابر خلفاء

حضرت حاجیؒ بہادر کوھاٹی 126
شیخ حبیب پشاوری 131
شیخ سعدی لاہوری 132
شیخ سعد اللہ وزیر آبادی 134
شیخ محمد الیاس اخوند 136
حافظ سید عبداللہ اکبر آبادی 138
شیخ ابوالفتح 141
شیخ نور محمد پشاوری 142
شیخ محمد جمال پشاوری 144
شیخ محمد شریف شاہ آبادی 146
شیخ یار محمد پاپینی 148
شیخ محمد انبالوی 150
مولانا محمد امین بدخشی 152
میاں محمد عمر چمکنی 153

Marfat.com

تشکر!

الحمداللہ! اللہ رب کریم کا لاکھ لاکھ شکر کہ شیخ المشائخ' قطب الاقطاب' افضل الاولیاء' سادات بنور کے جد امجد' سید السادات' حضرت سیدی سید آدم بنوریؒ مجددی نقشبندی کے حالات' تصرفات وکرامات کے بارے میں بہ زبان اردو یہ پہلی جامع کاوش ہے جس میں کافی حد تک آپ کی پاکیزہ سوانح حیات کا احاطہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے آپ کے ہاتھ میں ہے۔

مجھے ہر گز یہ دعویٰ نہیں کہ اس کتاب نے حضرت سیدی' سید آدم بنوری علیہ رحمتہ کی حیات پاکیزہ کے تمام گوشوں کو منور کر دیا ہے کیونکہ اولیائے کرام کی حیات وکردار اسرار الہیٰ کے امین ہوتے ہیں اور ان کی حیات کے جس قدر گوشے ان کے عقیدت مندوں اور متوسلین کے سامنے ہوتے ہیں اس سے کہیں زیادہ ان سے مخفی ہوتے ہیں بہر حال مجھے حضرت سیدی کے حالات وتصرفات کے بارے میں جس قدر معلومات میسر ہو سکی ہیں انہیں اس کتاب کی صورت میں یکجا کر دیا ہے (اس تاسف کے ساتھ کہ حضرت سیدی کے بارے میں قدیم قلمی نسخوں میں جو علمی وروحانی خزانہ موجود ہے وہ بھی اگر اس کتاب میں شامل ہو جاتا تو سونے پہ سہاگا ہو جاتا) جو نہ صرف برصغیر پاک وہند بلکہ افغانستان و ماوراء النہر (سمرقند' تاشقند' بخارا وغیرہ) کے علاقوں میں پھیلے ہوئے حضرت سیدی کے لاکھوں مریدین ومتوسلین کے لیے بھی ایک گونہ روحانی تسکین ومسرت کا باعث ہوتا۔

اگرچہ اس کتاب میں زبان وبیان وکتابت کی غلطیاں ہو سکتی ہیں لیکن جیسا کہ

Marfat.com

میں پہلے عرض کر چکا ہوں اس کتاب کا مقصد زبان و بیان کی فصاحت و بلاغت جھاڑ نا نہیں بلکہ حضرت سید آدم بنوری علیہ رحمتہ کے حالات وحیات کو آپ کے سامنے پیش کرنا ہے لہذا اس قسم کی غلطیوں کو نظر انداز کرنا عین نوازش ہوگی البتہ اگر کہیں کوئی سنگین غلطی سامنے آجائے تو وہ مولف کے علم میں لانے پر مولف شکر گزار ہوگا تا کہ آئندہ ایڈیشن میں درستگی ہو جائے۔

شکریہ

اظہار سعد بنوری

جنوری 2000ء

Marfat.com

دیباچہ

برصغیر پاک وہند میں دوقومی نظریے کی بنیاد تو اسی دن پڑ گئی تھی جب اس سرزمین پر پہلے مسلمان نے قدم رکھا تھا پھر اس نظریے کو مزید جلا اس وقت ملی جب مغل فرمانروا اکبر کے ایک قومی نظریے دین الٰہی یا (سیکولرازم) کو حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی علیہ رحمتہ اور ان کے ساتھیوں وخلفاء نے للکارا تھا۔ اور قید وبند کی مصیبتیں جھیلنے کے باوجود اپنے موقف سے سرمو انحراف نہیں کیا تھا یہاں تک کہ مغل حکمرانوں کو ہار ماننے پر مجبور کر دیا تھا۔ ضروری ہے کہ یہاں اکبر کے ان سیکولر یا لادینی نظریات کو مختصراً بیان کر دیا جائے تاکہ اس بات کو سمجھنے میں آسانی رہے کہ وہ کون سی وجوہات تھیں جن کی بنا پر حضرت مجدد الف ثانیؒ نظریات کے خلاف آواز اٹھائی تھی۔

مغل بادشاہ اکبر بنیادی طور پر ایک ان پڑھ آدمی تھا لیکن اپنے نورتنوں (مصاحبین) جن میں مشہور عالم دین شیخ مبارک کے دو بیٹے ابوالفضل اور فیضی سرفہرست تھے کی مدد سے ایک وسیع علمی ذخیرہ اکٹھا کر لیا تھا اور یہ کتابیں اسے پڑھ کر سنائی جاتی تھیں کچھ دربار کے ہندو امراء و وزراء کے اثر سے اور کچھ ان دو بھائیوں کی غلط تشریحات وغلط بیانیوں کی وجہ سے اکبر کے ذہن میں آہستہ آہستہ گمراہی پیدا ہوتی گئی اور اس نے بزعم خود مجتہد کا درجہ اختیار کر لیا اور اسلام میں ایسی ایسی باتوں کو شامل کر دیا جن کا اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہ تھا یا آجکل کی اصطلاح میں یوں کہیے کہ اس کے سر پر سیکولرازم کا بھوت سوار ہو گیا تھا۔

(بیسویں صدی عیسوی کی تیسری دہائی کے شروع میں ۱۹۲۳ء میں یہ بھوت جدید

Marfat.com

ترکی کے بانی کمال اتاترک کے سر پر بھی سوار ہو گیا تھا وہ بھوت مرتے دم تک اکبر کی طرح اس کے سر سے نہ اتر سکا۔ اس نے تو اپنی عاقبت خراب کی ہی' ساتھ ہی خلافت اسلامیہ کو بھی لے ڈوبا اور جس کی بھاری قیمت آج تک ترکی کے سیدھے اور سچے مسلمان ادا کر رہے ہیں ابھی حال ہی میں ۱۹۹۹ء وہاں ایک خاتون رکن اسمبلی کی شہریت و رکنیت محض اس وجہ سے ختم کر دی گئی کہ وہ اسمبلی کے اجلاس میں سر پر اسکارف (دوپٹہ) پہن کر آئی تھی۔

بات ہو رہی تھی کہ اکبر کے سیکولرازم کی جیسے زمانے میں اس نے دین الٰہی کا نام دیا تھا اس دین کے نفاذ سے اس کا مقصد صرف یہ تھا کہ کسی نہ کسی طرح اس کی سلطنت کو سیاسی استحکام نصیب ہو چاہے اس سے اسلام کے بنیادی عقائد پر کتنی ہی کاری ضرب کیوں نہ پڑتی ہو۔

اکبر کے نام نہاد دین الٰہی کے بڑے بڑے اصول جو ابوالفضل نے اکبر نامے میں بیان کیے ہیں۔ یہ تھے۔

۱۔ دین الٰہی کے ماننے والے گوشت نہیں کھاتے تھے۔

۲۔ اکبر کے سامنے پیش ہوتے وقت سجدہ کرتے تھے۔

۳۔ سورج کی پرستش کا بھی رواج تھا۔ آتش کدوں کو روشن رکھا جاتا تھا۔

۴۔ انگریزوں وعیسائیوں کی خوشنودی کی خاطر اتوار کو عبادت کا دن مقرر کیا گیا اور انجیل کا مقامی زبانوں میں ترجمہ کیا گیا۔

۵۔ اسلامی رسم ختنہ (جو کہ سنت ہے) کو روک دیا گیا۔

۶۔ گائے کے ذبیحے پر پابندی لگا دی گئی جبکہ حرام جانوروں مثلاً سور اور شیر کے گوشت کے کھانے کی اجازت دے دی گئی۔

۷۔ داڑھی رکھنے پر پابندی لگا دی گئی جبکہ طلائی اور ریشمی کپڑے کا استعمال جائز بلکہ لازمی قرار

Marfat.com

دے دیا گیا۔

۸۔ اسلامی نام رکھنے پر پابندی لگادی گئی عربی تعلیم کی حوصلہ شکنی کی گئی اس کے علاوہ کئی مسجدیں بھی گرادی گئیں۔

۹۔ رمضان شریف کے روزوں اور حج بیت اللہ پر پابندی لگادی گئی۔

۱۰۔ علماء حق کو ملک بدر کیا گیا۔

ایسے ایسے اسلام کش اقدامات کرنے کے باوجود اکبر خود کو مسلمان سمجھتا رہا جبکہ اس کے سیاسی وفادار ہندو جاٹ اسے ہندو سمجھتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ اس کی وفات کے بعد انہوں نے اس کی قبر کھود کر اس کی لاش نکالی اور ہندو عقیدے کے مطابق اسے نذر آتش کیا۔

(از تاریخ پاک و ہند۔ ہدایت اللہ چودھری)

اللہ نے اپنے سچے دین کی حفاظت کیلئے ہر دور میں انتظام کر رکھا ہے ختم نبوت کے بعد اب یہ فریضہ بزرگان دین اور مصلحین کے ذمے ہے ایک حدیث نبوی ﷺ کے مطابق ہر ایک سو سال کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے ایک ایسا بندہ پیدا کرے گا جو دین میں پیدا شدہ بدعتوں اور خرابیوں کو دور کر کے دین کی تجدید کرے گا اور دین اسلام کو اپنی اصلی حالت میں واپس لائے گا اس بات پر پوری امت کا اتفاق ہے کہ دین اسلام کے پہلے ایک ہزار سال مکمل ہونے کے بعد اکبر جیسے ناعاقبت اندیش حکمرانوں نے دین میں جو خرابیاں اور بدعتیں داخل کر رکھی تھیں ان سے دین کو پاک کرنے کیلئے جس ہستی کو مامور کیا گیا اور مجدد کے عظیم رتبے پر فائز کیا گیا وہ شیخ سرہند شیخ احمد فاروقی المعروف مجدد الف ثانی (یعنی دوسرے ایک ہزارویں سال کے مجدد) علیہ رحمتہ ہی کی ذات بابرکت ہے۔

Marfat.com

اکبر اپنے باطل عقائد کے ساتھ ہی اس دنیا سے رخصت ہوا لیکن اپنی زندگی میں کفر والحاد کا جو طوفان برپا کر چکا تھا اسے رفع کرنے کیلئے قدرت پہلے سے ہی بندوبست کر چکی تھی اکبر کی تخت نشینی کے آٹھویں سال 971ھ ۔ 1563ء میں حضرت مجدد الف ثانیؒ پیدا ہوئے نوجوانی میں اکبر آباد (آگرہ) چلے گئے جہاں ابوالفضل و فیضی سے آپ کی ملاقاتیں رہیں جس سے آپ کو اکبر کے ایجاد کردہ دین الٰہی کو سمجھنے میں مدد ملی۔

جہانگیر تخت نشین ہوا تو آپ کی عمر چالیس برس سے زاید ہو چکی تھی اور دین الٰہی کے اصولوں کو بھی اچھی طرح سے جان چکے تھے اس سے پہلے آپ حضرت باقی باللہ سے سلوک کے مراحل بھی طے کر چکے تھے اور خلافت بھی حاصل کر چکے تھے لہذا حق و باطل کا فرق آپ کے سامنے تھا اس لیے آپ نے کھل کر دین الٰہی کی مخالفت شروع کر دی۔

جہانگیر نے بھی تخت نشینی کے بعد اپنے باپ کے طور طریقوں کو جاری رکھا۔ حضرت مجدد نے دربار شاہی کے وزراء و امراء کو خطوط لکھے کہ وہ راہ راست پر آ جائیں جہانگیر کو جب اس بات کا علم ہوا تو اس نے شیخ کو اپنے آگے سجدۂ تعظیمی کرنے کیلئے بلا بھیجا۔ لیکن شیخ کے انکار پر انہیں قید کر دیا۔ جس پر شیخ کے بعض حامی امراء بگڑ گئے اور انہوں نے بادشاہ کے خلاف بغاوت کر دی صوبہ کابل کے گورنر مہابت خان جو حضرت مجدد کا بے حد معتقد تھا۔ دریائے جہلم کے قریب شاہی فوج کے ساتھ ایک لڑائی کے بعد جہانگیر کو گرفتار کر لیا اور قلعہ لاہور میں نظر بند کر دیا۔ امراء نے آپ کو اقتدار کی

Marfat.com

پیشکش کی لیکن آپ نے ”فرمایا ہماری لڑائی اقتدار کیلئے نہیں بلکہ اصلاح دین کیلئے ہے۔“

شہنشاہ جہانگیر کو مہابت خان نے اس شرط پر رہا کیا کہ وہ حضرت مجدد کو رہا کردے گا اور ان کی شرائط مانے گا۔ چنانچہ آپ نے رہائی پائی اور شہنشاہ ہند کو غیر شرعی احکامات کی منسوخی کیلئے کہا اور دور اکبری میں دین اسلام کے ساتھ کی گئی زیادتیوں کی تلافی کیلئے کہا۔ جہانگیر نے تمام شرائط مان لیں اور تمام غیر شرعی احکامات منسوخ کردیے اور آئندہ کیلئے آپ سے مشوروں کا طالب رہا۔

جیسا کہ کہا جاتا ہے حکمرانوں کا دین ہی عوام کا دین ہوتا ہے۔ دین الٰہی سرکاری سرپرستی کی بدولت عوام الناس میں اپنی اثرات پیدا کر چکا تھا اور لوگوں کے دلوں کی صفائی اور ذہنوں کی اصلاح کیلئے ایک عرصہ درکار تھا اور حضرت مجددؒ چونکہ اس حقیقت سے باخبر تھے اس لیے انہوں نے اپنے پیچھے اپنے مریدوں اور خلفاء کی ایسی منظم فوج تیار کر چھوڑی جو آپ کی وفات کے بعد بھی آپ کے مشن کو جاری وساری رکھ سکتی تھی ان میں میر محمد نعمان، کشمی، محمد ہاشم کشمی، حضرت شیخ طاہر لاہوری، خواجہ محمد صدیق کشمی، شیخ بدیع الدین سہارنپوری، حاجی خضر روغانی، ملا بدرالدین اور سید آدم بنوریؒ سرفہرست ہیں۔

آپ کے برادر طریقت ملا بدرالدین اپنی کتاب حضرت القدس میں حضرت سید آدم بنوریؒ کے بارے میں لکھتے ہیں۔

”آپ نے آنحضرت (شیخ مجدد الف ثانیؒ) کی تھوڑی سی صحبت میں فوائد کثیر واحوال عظیم ودرجات اعلیٰ اپنے مرشد کی قوت تصرف وتوجہ سے حاصل کیے اور

Marfat.com

خلافت سے مشرف ہوئے آپ اتباع سنت ورفع بدعت سے موصوف تھے اور شریعت وطریقت میں کمال استقامت سے متصف تھے دنیا داروں کو ایسی سختی سے تنبیہ فرماتے کہ کسی اور میں اس طرح سے کہنے کی جرات نہ ہوسکتی تھی اس کے باوجود آپ کی بات اثرعظیم رکھتی تھی اور سننے والا تائب ہوجاتا تھا۔"

حضرت مجدد الف ثانی کے سیرت نگار خواجہ محمد معصوم (فرزند حضرت مجدد) کے بعد آپ کا نام نامی لکھتے ہیں۔

امام العصر مولانا سید انور شاہ کشمیری فرمایا کرتے تھے کہ حضرت آدم بنوریؒ کے بعض ملکات (صفات) اپنے شیخ سے بھی بلند تھے اور ان کا طریقہ زیادہ لطیف تھا۔

نام نہاد دین الٰہی کی جو خرافات وبدعات اس زمانے کے لوگوں میں مروج تھیں، ان سے دلوں واذہان کو صاف کرنا، امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی دعوت دینا یقیناً ایک کٹھن کام تھا لیکن حضرت سیدی (سید آدم بنوریؒ) کی نیت میں چونکہ خلوص تھا اس لیے طبعیت میں سختی کے باوجود لوگ سینکڑوں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں آپ کے حلقہ ارادت میں داخل ہونے لگے۔

اور پورے ہندوستان میں سلسلہ آدمیہ مجددیہ کی دھوم مچ گئی لوگ اس طرح پروانہ وار آپ کے سلسلے میں داخل ہونے لگے کہ شاہی ایوان بھی لرزہ براندام ہوگئے آپ کی وفات کے بعد جو لوگ آپ کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے مشتاق تھے وہ آپ کے مریدوں اور خلفاء کے توسط سے آپ کے سلسلے میں داخل ہوئے انہی میں ہندوستان کے دوعظیم علمی گھرانوں حضرت شاہ ولی اللہ اور سید احمد شہید بریلوی کے

Marfat.com

بزرگ بھی شامل تھے۔

حضرت شاہ ولی اللہ کا سلسلہ بیعت وارشاد بھی آدمیہ تھا جس کا اظہار وہ بڑے فخر سے کرتے تھے حضرت شاہ صاحب اپنے والد ماجد حضرت شاہ عبدالرحیم سے بیعت تھے اور شاہ عبدالرحیم حافظ سید عبداللہ اکبر آبادی کھیڑوی سے جو کہ حضرت سیدی کے خلفاء میں سے تھے اسی طرح حضرت سید احمد بریلوی شہید کے جدامجد شاہ سید علم اللہ بھی حضرت سیدی' آدم بنوریؒ کے خلیفہ تھے ۔(ان کا تفصیلی ذکر کتاب میں مذکور ہے) ان دونوں علمی گھرانوں نے ہندوستان میں علم دین کے وہ چراغ روشن کیے کہ تمام ظلمتیں دور ہوگئیں۔اس کے علاوہ جہاد بالسیف بھی کیا جس کی تفصیلات تمام تاریخی کتب میں موجود ہے۔

پھر آپ کی اولاد و مریدوں نے علم و حکمت کے جو چراغ روشن کیے ان کی ضیا پاشیاں دارالعلوم دیوبند سے لے کر دارالعلوم سرحد پشاور اور دارالعلوم جامعۃ العلوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن تک پھیلی ہوئی ہیں۔

بیسویں صدی میں حضرت سیدی کی اولاد میں سے جس ہستی نے گویا اپنے جدامجد کی جانشینی کا حق ادا کر دیا وہ محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری علیہ رحمتہ کی ذات بابرکات تھی۔

کراچی میں جامعۃ العلوم اسلامیہ کے نام سے قائم آپ کے دینی مدرسے کی کرنیں پوری دنیا میں پھیلی ہوئی ہیں جہاں پاکستان' افغانستان' بنگلہ دیش' افریقہ' چین' روس' یورپ وامریکہ کے علاوہ بلاد عرب سے بھی تشنگان علم آتے ہیں اور اپنے دامن کو علم

Marfat.com

وحکمت سے بھر کر اس نور کو چار دانگ عالم میں پھیلانے کیلئے چلے جاتے ہیں یقیناً۔ سید الطائفہ حضرت سید آدم بنوریؒ کی روح اپنے اخلاف کی ان دینی کاوشوں کو دیکھ کر مسرور ہوتی ہوگی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ سلسلہ عالیہ آدمیہ نقشبندی کے وابستگان اور اولاد واخلاف حضرت سید آدم بنوریؒ کو توفیق مزید دے کہ وہ اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چل سکیں اور خدمت دین کو اپنا شعار بنا کر نہ صرف اپنی عاقبت سنوار سکیں بلکہ اپنے اس جد امجد کی روح پرفتوح کو بھی خوش کر سکیں جس کے نام سے ان کی پہچان ہے۔

مولف

اظہار سعد بنوری

(سید اظہار علی شاہ بنوری)

Marfat.com

تقریظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اسلام کی ترویج واشاعت میں صوفیائے کرام کا ایک اہم کردار رہا ہے یہ امر مسلم ہے کہ صوفیائے کرام نے اپنے کردار سے لوگوں کو اپنی جانب راغب کیا غیر مسلم مفکرین نے یہ الزام عائد کیا کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا لیکن امر واقع یہ ہے اور شواہد سے یہ بات ثابت بھی ہو چکی ہے کہ اسلام تلوار کے زور پر نہیں کردار کے زور سے پھیلا ہے اگر اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہوتا تو اندلس میں سلطنت اسلامیہ کبھی زوال پذیر نہ ہوتی مسلمانوں نے اندلس پر آٹھ صدیاں حکومت کی اور اس سرزمین کو علم وادب کا گہوارہ بنا دیا اور اسلامی فن تعمیر کے وہ نقوش چھوڑے جو آج بھی سپین میں مسلمانوں کے عظیم دور کی یاد تازہ کرتے ہیں اندلس میں صوفیائے کرام کا ورود نہ ہوا اور جب مسلمان حکمرانوں کی گرفت ڈھیلی پڑی تو اندلس پر دوبارہ عیسائیوں کا تسلط قائم ہو گیا اور اس سرزمین پر مسلمانوں کا سورج غروب ہو گیا اس کے برعکس برصغیر پاک وہند میں جہاں مسلمان حملہ آور آئے وہاں صوفیائے کرام بھی تشریف لائے۔ محمد بن قاسم، محمد غزنوی، محمد غوری، علاؤ الدین خلجی، ظہیر الدین بابر اور احمد شاہ ابدالی نے لوگوں کے سروں کو تو بزور شمشیر جھکا دیا لیکن ہندوستان کے لوگوں کے دلوں کو جھکانے والے حضرت داتا علی ہجویریؒ، معین الدین چشتیؒ اجمیری، حضرت نظام الدینؒ اولیاء حضرت قطب الدینؒ بختیار کاکی، حضرت شیخ بہاؤ الدینؒ ذکریا ملتانی تھے۔ یہ ان صوفیائے کرام کے کردار کی جادوگری تھی کہ برصغیر پاک وہند میں آج اذان کی

Marfat.com

صدائیں گونج رہی ہیں۔

جن ہستیوں کے دم قدم سے برصغیر پاک و ہند کو اسلامی تعلیمات سے آشنائی نصیب ہوئی انہی میں ایک نام حضرت سید آدم بنوریؒ کا ہے جنہوں نے اپنے علم و فضل، کردار اور حق گوئی سے مسلمانان پاک و ہند کو جینے کا ڈھنگ سکھا دیا اور علامہ اقبال کے اس شعر کا مصداق بنے۔

آئین جوان مرداں حق گوئی و بے باکی
اللہ کے شیروں کو آئی نہیں روباہی

ان صوفیائے کرام نے اپنی تعلیمات کو کتب کے ذریعے اگلی نسلوں تک منتقل کیا۔ داتا علی ہجویریؒ نے کشف المحجوب لکھ کر بعد میں آنے والے مسلمانوں کو رہنمائی مہیا کی۔ دور حاضر میں بھی کہا جاتا ہے۔ کہ جسے مرشد کی تلاش ہو وہ کشف المحجوب کا مطالعہ کرے اسے مرشد مل جائیگا[1] صوفیائے کرام کی تصانیف نہ صرف بہت بڑا علمی سرمایہ ہیں بلکہ راہ طریقت کے جادہ پیماؤں کیلئے نشان منزل بھی ہیں۔

حضرت خواجہ خواجگان سید آدم بنوریؒ نے علم و حکمت کے وہ چراغ روشن کیے جنہون نے اس سرزمین کی تاریکیوں کو اجالے دیے اب ضرورت اس امر کی تھی کہ آپ کی تعلیمات کو کتابی صورت میں یکجا کر کے آئندہ نسلوں کو آپ کے کردار سے آشنا کیا جائے۔ اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے خانوادۂ سادات بنوریان کے چشم و چراغ محترم جناب سید اظہار سعد بنوری نے اس بار گراں کو اپنے کندھوں پر اٹھانے

---

[1]۔ یعنی کشف المحجوب اس کیلئے مرشد کامل کا کام کریگی اور اسے کسی اور مرشد کو تلاش کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔

Marfat.com

کا عزم کیا اور اپنے جد امجد حضرت خواجہ خواجگاں سید آدم بنوریؒ کی حیات و خدمات کے حوالے سے آپ کے حالات زندگی قلمبند کرنا شروع کیے اور بڑی عرق ریزی اور محنت شاقہ کے بعد اس کام کو پائیہ تکمیل تک پہنچایا۔

محترم سید اظہار سعد بنوری کا اسلوب تحریر انتہائی سادہ اور عام فہم ہے جس سے ہر ذہنی سطح کا قاری با آسانی استفادہ کر سکے گا۔ یوں سید اظہار سعد بنوری کی یہ کاوش نہ صرف خانوادۂ سادات بنوریان کیلئے ایک اہم تاریخی دستاویز ہے بلکہ عوام الناس کیلئے راہنمائی کا بہترین ذریعہ بھی ہے۔

اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دست بدعا ہوں کہ خداوند ذوالجلال محترم سید اظہار سعد بنوری کی اس کاوش کو قبول عام بخشے اور عوام الناس کیلئے نفع بخش بنائے۔

آمین

بجاہ سید المرسلین ﷺ

اللہ کرے زور قلم اور زیادہ!

حافظ محمد عبد الجلیل

ایم اے۔ اسلامیات' اردو' تاریخ اسلام

بروز اتوار 23-4-2002

Marfat.com

تقریظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ رب العزت کا ذکر باعث عزت بھی ہے اور باعث نجات بھی ۔ عالم اسلام میں جن برگزیدہ ہستیوں نے ذکر وفکر کو اپنا شعار بنایا ان نورانی شخصیتوں کو ایسا دوام ملا کہ صدیاں گزر جانے کے باوجود ان کے احترام میں فرق نہیں آیا۔ یہ اولیائے کرام آج بھی دلوں پر حکمرانی کر رہے ہیں اور ان کے اسمائے گرامی زبان پر آتے ہی عقیدت ومحبت سے سرشار دل فرحت وراحت محسوس کرنے لگتے ہیں اور ایسا کیوں نہ ہو کہ فتنوں سے بھری ہوئی اس دنیا میں یہی بندگان خدا صراط مستقیم کی ہدایت کرتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے دوست اور محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے جانشین ہوتے ہیں ان کے تذکرے' ان کی مجالس اور ان کی محبت دلوں کو راحت اور سکون عطا کرتی ہے اور قرب الٰہی کا ذریعہ بنتی ہے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جن کے دلوں کو اللہ کریم اپنے پیارے بندوں کی پاک محبت کیلئے چن لیتا ہے۔

سید اظہار شاہ سعد بنوری (بی اے ایل ایل بی) بھی ایسے ہی خوش نصیبوں میں سے ہیں آپ سادات کرام میں تاجدار تصوف حضرت خواجہ سید آدم بنوریؒ کے خاندان کے چشم وچراغ ہیں اور نہایت متقی اور صالح جوان ہیں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے صوفیائے کرام میں حضرت سید آدم بنوریؒ کا اسم گرامی نہایت ممتاز ونمایاں ہے۔ برصغیر میں اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک پہنچانے کے بعد آپ مدینہ منورہ تشریف لے گئے اور ہمیشہ کیلئے وہیں سکونت اختیار کرلی۔

8425

Marfat.com

سید اظہار شاہ سعد بنوری نے آپ کے حالات واقعات کو بڑی محنت وکاوش سے جمع کر کے بڑے دلکش اور خوبصورت انداز میں قلمبند کیا ہے۔ مختلف موضوعات کو سات ابواب میں تقسیم کر کے نہ صرف کتاب میں دلچسپی پیدا کی گئی ہے بلکہ اس کے حسن ترتیب میں بھی نکھار پیدا ہوگیا ہے۔ یہ تذکرہ جہاں اہل طریقت حضرات کی تحسین وآفرین کا مستحق ہے وہاں یہ اولاد سید آدم بنوریؒ کیلئے بھی باعث فخر وافتخار ہے جس میں وہ اپنے جد اعلیٰ کی پاکیزہ سیرت کے روشن نقوش کو اجاگر دیکھ کر اپنے قلوب کو منور وتاباں کر سکتے ہیں۔

میں سید اظہار سعد بنوری کو اس عظیم کاوش پر دلی مبارکباد اور خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ کریم ان کی اس مساعی جمیلہ کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرما کر نجات کا ذریعہ بنائے۔ آمین۔ ثم۔ آمین

پروفیسر اسلم فیضی

مینجنگ ڈائریکٹر اسلامیہ گرلز کالج کوھاٹ

Marfat.com

باب اول

ابتدائی حالات

Marfat.com

بنور کا تاریخی پس منظر

بنور BINNOR ہندوستان کی سابقہ ریاست پٹیالہ (موجودہ جالندھر ڈویژن) میں واقع ایک قدیم شہر ہے جو انبالہ سے نو دس میل اور سرہند سے تقریباً 20 میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ بعض جگہ 40 میل کا فاصلہ لکھا گیا ہے۔

اس کا قدیم نام دھنی پور تھا جو وقت کے ساتھ ساتھ بنی نور اور بالا آخر بنور ہو گیا۔ ماضی میں یہ شہر سفید چنبلی اور عطر کے لیے مشہور تھا اور آج بھی یہ چیزیں بنور کی شہرت کے لیے خاص ہیں ایک روایت کے مطابق اس کا بہت قدیم نام پشپا نگری پشپاوتی تھا یعنی پھولوں کا شہر بنور کو خاندان سادات کے دور حکومت میں خاص شہرت حاصل تھی (خاندان سادات کے دور حکومت سے مراد سید خضر خان خاندان ہے)۔1

سید خضر خان کے والد ملک سلیمان خان کا مزار بھی بنور میں واقع ہے۔ 1947ء تک یہاں پر زیادہ تر آبادی سادات ہی کی تھی یہ سادات ہلاکو خان کے ہاتھوں بغداد کی تباہی کے بعد ہجرت کر کے براستہ ایران وافغانستان ہندوستان تک چلے آئے تھے اور ہندوستان کے مختلف علاقوں میں بس گئے تھے۔

---

1 1398ء میں جب امیر تیمور والی سمرقند نے جب تخت دہلی پر قبضہ کیا تو ایک سال تک اپنے مفتوحہ علاقوں میں خوب قتل وغارت گری کرنے کے بعد جب واپس ہوا تو پنجاب میں سید خضر خان کو اپنا نائب مقرر کر گیا۔ کچھ عرصہ کے بعد اس طوائف الملوکی کے دور میں سید خضر خان نے اپنی طاقت بڑھا کر دہلی کی طرف بڑھا اور 1412ء میں افغان سردار دولت خان لودھی کو ہٹا کر خود تخت دہلی پر قابض ہو گیا لیکن اپنے آپ کو امیر تیمور کا نائب ہی کہتا رہا اس کے بعد مبارک شاہ اور علاؤالدین شاہ تخت نشین ہوا یہ خاندان 1450ء تک حکمران رہا علاؤالدین شاہ 1451ء میں تخت دہلی سے دستبرداری کا اعلان کر کے بہلول لودھی کی اطاعت قبول کر لی۔

Marfat.com

سادات بنور مشہدی اورغزنوی بھی کہلاتے ہیں اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بغداد سے نکلنے کے بعد شاید کسی زمانے میں اس خاندان کے بزرگوں نے ایران کے شمالی مشرقی شہر مشہد میں بھی قیام کیا ہوگا یا ماورالنہر کی طرف چلے گئے ہوں۔ اوراس کے بعد وہاں سے بھی ترک وطن کر کے افغانستان کے مشرقی شہر غزنی آ بسے ہوں جبکہ ایک جگہ لکھا ہے۔ کہ حضرت سید آدم بنوریؒ کے والد بزرگوار غزنی سے ہجرت کر کے ہندوستان کے کسی قصبے ہودہ میں آ کر آباد ہوئے اور اسی قصبے میں حضرت سید آدم بنوری کی ولادت ہوئی۔ بنور کو مسکن بعد میں بنایا۔

اٹھارویں صدی عیسوی میں ایک سکھ حملہ آور بندہ بیراگی 2 نے اس شہر کو بالکل تباہ و برباد کر دیا 1763ء میں بنور کو رئیس پٹیالہ الاسنگھ نے فتح کیا جو 1856ء تک اس کے جانشینوں کے قبضے میں رہا۔ اور جب بعد میں ریاست پٹیالہ کو ختم کر کے پنجاب کے صوبے میں مدغم کر دیا گیا تو بنور بھی پنجاب کا ایک شہر شمار ہونے لگا مغلوں اور سکھوں نے اپنے اپنے ادوار میں اس کے استحکام وحفاظت کیلئے دو قلعے تعمیر کروائے تھے جن کے کھنڈرات آج بھی وہاں موجود ہیں موجودہ بنور شہر کی آبادی کوئی چار لاکھ کے قریب ہے اور یہ جالندھر ڈویژن کے ضلع پٹیالہ کی ایک تحصیل ہے۔ جہاں تک حضرت سیدی شیخ آدم بنوریؒ کے مکان و خانقاہ کا تعلق ہے تو اس بارے میں مولانا سید محمد یوسف بنوری مرحوم کے والد ماجد سید محمد زکریا بنوری فرماتے ہیں۔ ”جب میں سرہند کے سفر کو گیا تو راستے میں بنور میں بھی اترا تو وہاں پر دیکھا کہ حضرت سید آدم بنوری کے مکان و خانقاہ اور لنگر خانے کے آثار موجود تھے “

نمبر 1:۔ حاجی بہادر کوھاٹیؒ از شوکت محمود

نمبر 2:۔ بہادر شاہ اول (1707 تا 1712ء کے دور میں اس نے سکھوں کے جتھے اکٹھے کر کے انبالہ کو مرکز بنا کر تخریب کاری شروع کر دی اور سرہند و مضافات میں مسلمانوں کا قتل عام کیا۔ فرخ سیر کے زمانے میں گورنر لاہور عبد الصمد دلیر جنگ اسے گرفتار کر کے دہلی لایا اور شاہ کے حکم سے 1716ء میں اپنے آٹھ سو ساتھیوں سمیت قتل کر دیا۔ بندہ بیراگی پہلے ہندو راجپوت تھا۔ بعد میں سکھ مت قبول کیا۔

Marfat.com

اس واقعے کو بھی شاید 90 سال بیت چکے ہیں اب اس کے بعد کچھ خبر نہیں کہ وہاں پر حضرت سیدی کے صاحبزادوں محمد اولیاء غلام محمد کے مزارات کس حال میں ہیں اور وہاں پر ان کی اولاد میں سے کوئی اب بھی آباد ہے یا نہیں۔

Marfat.com

ابتدائی حالات

اگر چہ عباسی خلافت کا دور اسلامی تاریخ میں انتہائی عروج کا دور سمجھا جاتا ہے۔ لیکن انتہائی رعب و دبدبے والے عباسی خلفاء (بلکہ انہیں سلاطین کہنا زیادہ مناسب ہوگا) نے سادات عظام سے آل رسولؐ ہونے کے ناطے جو تعصب برتا اور ان کے ساتھ جو ظلم و ستم روا رکھا گیا وہ اکثر مورخوں کی نظروں سے اوجھل رہا۔ 1 عباسی حکمران ہمیشہ اس بات سے خائف رہے کہ سادات' آل رسولؐ ہونے کی وجہ سے کہیں حکومت یا خلافت کا دعویٰ نہ کر بیٹھیں۔ بلاد عرب سے ہجرت کرنے پر مجبور کر دیا گیا کئی ایک کو قتل کر دیا گیا۔ حضرت امام موسیٰ کاظم جیسی برگزیدہ ہستی کو زہر دے کر شہید کر دیا گیا رہی سہی کسر 1258ء میں بغداد پر ہلاکو خان کے حملے نے پوری کر دی ان حالات نے اکثر سادات گھرانوں کو ہجرت پر مجبور کر دیا مگر اس سے ایک فائدہ یہ ہوا کہ یہ لوگ ایک طرف تو تبلیغ دین کا کام بھی کرتے رہے اور دوسری طرف عباسیوں کی دست برد سے بھی محفوظ رہے۔

اموی عہد خلافت میں اسلامی سلطنت کی حدود شمال میں سمرقند بخارا اور فرغانہ تک اور مشرق میں سندھ و ملتان تک کے علاقوں تک پھیل چکی تھیں۔ اور پنجاب کا پورا صوبہ عہد غزنوی میں مسلمانوں کے زیر نگیں آ چکا تھا۔ اور اب ہندوستان پر مغلوں کا دور حکومت تھا۔ اب سوال یہاں یہ پیدا ہوتا ہے کہ حضرت سید آدم بنوریؒ کا خاندان بنور میں کہاں سے آ کر آباد ہوا اس بارے میں متضاد آراء ہیں۔

نمبر1۔ بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ دیدہ و دانستہ یہ سب کچھ لکھنے ہی نہیں دیا گیا کیونکہ اس زمانے کی تاریخ بھی سرکاری مورخوں نے لکھی تھی پھر بھلا وہ اپنے آقاؤں کے خلاف کیسے لکھ سکتے تھے۔

Marfat.com

1:۔ محمود شوکت اپنی تالیف (حاجی بہادر کوھاٹی) میں لکھتے ہیں کہ حضرت سید آدم بنوریؒ کے والد بزرگوار نے غزنی سے ہجرت کر کے قصبہ ہودہ میں سکونت اختیار کی جہاں آپ پیدا ہوئے بعد میں بنور تشریف لائے۔

2:۔ ماہنامہ سپنس ڈائجسٹ (شمارہ دسمبر 1979ء) میں لکھا ہے ("روشنی کے مینار" از ضیا تسنیم بلگرامی) جب مغلوں نے ہندوستان میں اپنی حکومت مستحکم کر لی تو ماوراءالنہر (بخارا، سمرقند، تاشقند) کے لوگوں نے بھی اس طرف آنا شروع کر دیا انہی لوگوں میں ایک خاندان حضرت سید آدم بنوریؒ کا بھی تھا جو روم سے وارد برصغیر ہوا تھا اور سرہند کے مضافات میں آ بسا۔ (یہاں روم سے مراد ماوراءالنہر کے علاقے ہیں نہ کہ اٹلی کا شہر روم۔ اس زمانے میں ان علاقوں کو ترکستان بھی کہا جاتا تھا)

3:۔ "حضرات القدس" کے مصنف ملا بدرالدین نے بھی (جو کہ حضرت سیدی کے برادر طریقت بھی تھے) لکھا ہے کہ آپ کا اصل وطن روم تھا۔

Marfat.com

شجرہ نسب

سید الطائفہ شیخ المشائخ حضرت سید آدم بنوریؒ صحیح النسب سید تھے جن کا سلسلہ نسب انیسویں پشت میں جا کر حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ' سے جا کر ملتا ہے اور عبدالحلیم اثر افغانی نے حضرت سید آدم بنوریؒ کو سادات مشوانی میں سے قرار دیا ہے۔ 1 اور لکھا ہے کہ سادات مشوانی میں سے ان جیسا کوئی اور بزرگ نہیں گزرا لیکن راقم الحروف کو اثر افغانی کی اس تحقیق سے اتفاق نہیں کیونکہ سادات مشوان کا شجرہ نسب اور حضرت سیدی کا شجرہ نسب بالکل جدا نہیں البتہ اکثر سادات کی طرح حضرت امام موسیٰ کاظمؒ تک پہنچ کر یہ شجرہ نسب ایک ہو جاتا ہے راقم الحروف کی تحقیق کے مطابق حضرت سیدی شجرہ نسب میں مشوان نام کا کوئی بزرگ نہیں حضرت مشوان کے والد کا نام سید محمد گیسودراز اول ہے اگر یہ وہی سید محمد ہیں جن کا نام حضرت سید آدم بنوری کے شجرہ نسب میں ہے تو پھر حضرت سید آدم بنوریؒ ان کے بیٹے سید قلندر کی اولاد میں سے ہیں نہ کہ مشوان کی اولاد میں سے۔ اثر افغانی کے مطابق حضرت سیدی نے اپنی کتاب نکات الاسرار میں لکھا ہے کہ مشوان کا اصل نام مسعود تھا جبکہ اس سے ملتا جلتا ایک نام سعدی ہے جو کہ حضرت سیدی کے بزرگوں میں سے سید محمد کے بیٹے قلندر کے بیٹے ہیں۔

1:۔ مشوان' سید محمد گیسودراز اول کے نو بیٹوں میں سے ایک بیٹے کا نام تھا اور ان کا اصلی وطن بغداد کے نواح میں اوش نامی قصبہ تھا جہاں سے وہ ہجرت کر کے کوہ سلیمان بلوچستان کے علاقے میں آباد ہو گئے تھے سید محمد گیسودراز نے یہاں بلوچستان کے کاکڑ قبیلے کی ایک خاتون سے شادی کی جس کے بطن سے مشوان پیدا ہوئے۔ اور ان کی اولاد مشوانی کہلائی۔

جبکہ ایک اور روایت کے مطابق مشوانی ایک جغرافیائی نام ہے جس کے مطابق یہ قبیلہ شام سے ہجرت کر کے آرمینہ کے موش نامی شہر اور جھیل وان تک کے علاقے میں جو مشرقی ہرات کے جنوب میں ہے آباد ہوئے اس وجہ سے یہ لوگ موش وانی یا مشوانی کہلائے۔ مشوانی سادات اب افغانستان' بلوچستان اور سرحد کے ہزارہ ڈویژن میں آباد ہیں سرحد کے سابق وزیر اعلیٰ سید صابر شاہ کا تعلق بھی اسی قبیلے سے ہے۔

مولانا محمد امین بدخشی نے بھی نتائج الحرمین میں لکھا ہے کہ حضرت سید آدم بنوریؒ کے والد اسماعیل کا شجرہ نسب آٹھ واسطوں کے بعد مشوانیوں کے جد اعلیٰ سید محمد سے جا کر ملتا ہے۔ (واللہ اعلم) (از تاریخ ہیبت خان کاکڑ)

Marfat.com

حضرت سیدی 1 شیخ سید آدم بنوریؒ اکبر کے عہد حکومت 2 میں 1589ء میں بمطابق 997 ھ کو پیدا ہوئے 3۔ جائے پیدائش قصبہ ہودہ بتائی جاتی ہے۔ بنور میں آپ بعد میں تشریف لائے۔ حضرت سیدی کے والد سید اسماعیل، حاکم دکن خان جہان لودھی 4 کے مصاحبین میں سے تھے۔

---

1 اس کتاب میں جہاں بھی حضرت سیدی کا لفظ آئے اس سے مراد شیخ سید آدم بنوری ہیں۔

2 (اکبر کا دور حکومت از 1556ء تا 1605ء)

3 تاریخ پیدائش کے بارے میں یہ بات حتمی نہیں ہے

4 خان جہان لودھی ایک افغان سردار تھا اور اس کا اصل نام پیر خان ولد دولت خان لودھی تھا۔ جہانگیر نے 1019ھ میں اسے حاکم دکن مقرر کیا دور جہانگیری میں یہ بڑے جاہ و جلال کا مالک تھا لیکن 1628ء میں جب شاہ جہاں تخت نشین ہوا تو اسے پہلے جیسا مرتبہ نہ ملا۔ جس پر اس نے شاہ جہاں کے خلاف بغاوت کر دی، شاہ جہاں نے اسے جان کی امان دی مگر اسے یقین نہ آیا اور ساتھیوں سمیت بھاگ نکلا، بالآخر شاہی فوج کے ہاتھوں ایک لڑائی میں مارا گیا۔

Marfat.com

شجرہ نسب

حضرت علی کرم اللہ وجہ
↓
امام حسینؑ
↓
امام زین العابدینؒ
↓
امام محمد باقرؒ
↓
امام جعفر صادقؒ
↓
امام موسیٰ کاظمؒ
↓
سید ابراھیم
↓
سید اسماعیل
↓
سید علی
↓
سید محمد
↓
سید قلندر
↓
سید سعدی
↓
سید اقبیل
↓
سید دولت
↓
سید حسین
↓
سید یعقوب
↓
سید حاجی یوسف
↓
سید بہاوا (یا بھوا)
↓
سید اسماعیل
↓
حضرت خواجہ سید آدم بنوریؒ

مآ خذ:۔ شجرہ سادات بنور' ماہنامہ بینات
کراچی شمارہ جنوری' فروری 1978ء

Marfat.com

والد کا خواب

آپ کی پیدائش سے پہلے آپ کے والد نے آنحضرت ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ آپ ﷺ 1 نے اپنا دست مبارک آپ کے سینہ پر ملا اور کوئی چیز نکال کر دی جیسے انہوں نے لے لیا اس خواب کے بعد آپ کی والدہ حاملہ ہوئیں وہ عطیہ نبوی ﷺ آپ کا وجود تھا گویا آپ کی پیدائش سے پہلے ہی آپ کے والد کو یہ نوید مل چکی تھی کہ ان کے ہاں ایک فرزند نیک بخت تولد ہوگا۔

والدہ کا خواب

آپ کی پیدائش سے پہلے آپ کی والدہ نے بھی ایک مبارک خواب دیکھا کہ ایک چراغ حکمت روشن کر کے آپ کے گھر کی چھت میں لٹکا دیا گیا ہے آپ کی والدہ نے یہ خواب آپ کے والد سے بیان کیا تو انہوں نے تعبیر دی کہ تم سے ایک نورانی لڑکا پیدا ہوگا۔

لشکر شاہی میں ملازمت

1605ء میں جب جہانگیر تخت نشین ہوا تو اس وقت حضرت سید آدم بنوریؒ عنفوان شباب میں تھے، سولہ برس کی عمر ہوگی آپ کے والد بھی چونکہ لشکر شاہی میں منصب دار رہ چکے تھے اس لیے آپ کا رجحان بھی اسی طرف ہوا۔ برائے کسب حلال آپ نے خوش نویسی کو بطور پیشہ اپنایا، اور اس کام میں بہت مہارت حاصل کر لی، اور اسی مہارت کی بنا پر آپ کو لشکر شاہی میں بطور خوش نویس ملازمت مل گئی۔ اور آپ کو اول درجے کے پہلے تین خوش نویسوں میں رکھا گیا۔ خوش نویسی کے معیار کے صرف دو اشخاص اور تھے، خوش نویسی کے علاوہ آپ شجاعت و دلیری میں بھی بے مثال تھے طاقتور اس قدر کہ مست ہاتھی کو بھی قابو میں کر لیتے۔

---

1 کہ حضور پر نور ﷺ نورانی پردوں کے درمیان تشریف فرما ہیں اور آپ کو طلب کیا اور کوئی گول سی چیز اپنے سینہ مبارک سے نکال کر مجھے دے دی۔ جسے انہوں نے لے لیا۔

Marfat.com

ایام سپاہ گری میں بھی نماز اشراق و چاشت و تہجد ترک نہ کی انہی ایام میں ایک شخص نے آپ کو ذکر کی تلقین کی اور آپ ذاکر ہو گئے رفتہ رفتہ طبیعت میں سکر پیدا ہونے لگا اور ایک خواب میں دیکھا کہ چاند آپ کی بغل میں گر گیا ہے ولولہ شوق دن بدن بڑھتا گیا اپنے دوستوں سے آپ نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ اگر وہ کسی بزرگ کو دیکھیں یا اس کی بابت سنیں تو آپ کو اس سے باخبر کریں۔ خود ذاتی طور پر آپ فقرا و درویشوں سے ملاقاتیں کرنے لگے۔

شاہ محمد شطاری سے اولین تربیت

مختلف درویشوں میں اٹھتے بیٹھتے ایک دن آپ کی ملاقات شاہ محمد شطاری 1؎ سے ہوئی۔ اور ان سے سلوک حاصل کیا اور اجازت حاصل کی ایک دن شاہ صاحب نے آپ سے فرمایا کہ مجھ پر ایک کڑا وقت آنے والا ہے اس لیے مجھ سے غافل نہ ہونا۔ آخر کار وہ فسق 2؎ میں مبتلا ہو گئے ان کے اکثر اصحاب ان سے منتشر ہو گئے صرف سید آدم بنوریؒ ان کے ساتھ باقی رہ گئے اور ان کے فسق کی پروا کیے بغیر ان کی خدمت میں حاضر رہے۔ ایک دن شاہ محمد شطاری نے اپنے اس مرید صادق سے فرمایا کہ کوئی ہے کہ پختہ طعام کی دیگ اٹھا کر میرے ساتھ چلے کسی نے اسے قبول نہ کیا صرف آپ نے قبول کیا اور ایک سیاہ دیگ اٹھا کر گلی کوچوں اور بازاروں میں پھرتے رہے آشنا و فقراء آپ کی مدد کو دوڑے مگر آپ نے کسی کو وہ دیگ نہ دی۔ حتیٰ کہ اسی حالت میں مراد کو پہنچ گئے۔ اور شاہ صاحب سے مزید نعمتیں حاصل کیں۔

اس کے بعد آپ کشمیر کے سفر پر روانہ ہوئے راستے میں ایک قادری بزرگ سے فیض

1؎ شاہ محمد سلطان شطاریؒ

2؎ ذات الٰہی مختلف طریقوں سے اپنے مقبول بندوں کے امتحان لیتی ہے۔ اگر وہ اس میں سرخرو ہو کر نکلیں تو ان کے درجات میں مزید ترقی ہوتی ہے۔ ایسا ہی واقعہ شاہ محمد شطاری کے ساتھ بھی پیش آیا کہ بظاہر ان کے فسق کو دیکھ کر ان کے مرید ان سے برگشتہ ہو گئے۔

Marfat.com

حاصل کیا۔ وہاں سے واپسی پر ملتان میں حضرت بہاء الدین ذکریاؒ کے مزار پر حاضری دی اور فیض حاصل کیا ملتان شہر درویشاں کہلاتا ہے یہاں آپ کی صحبتیں بہت سے فقیروں، مجذوبوں اور عالموں سے ہوئیں اور آپ ان سے فیض حاصل کرتے رہے۔

حاجی خضر خان افغانی (روغانی) سے بیعت

حاجی خضر خان افغانی، حضرت شیخ احمد سرہندی (مجدد الف ثانیؒ) کے نامور خلفاء میں سے تھے اور لشکر جہانگیری میں منصب دار تھے مضافات سرہند کے قریب قصبہ بہلول پور کے رہنے والے تھے۔ (وہیں پر آپ کا مزار بھی ہے) ان دنوں وہ ملتان 1 میں مقیم تھے کہ حضرت سید آدم بنوریؒ کی ان سے ملاقات ہوئی آپ ان کی صحبت میں رہ کر طریق قادریہ چشتیہ کی تعلیم اور سلوک حاصل کرنے لگے۔ جب حاجی خضر خان روغانی کی صحبت 2 میں رہ کر آپ کو احوال عالیہ حاصل ہو گئے تو آپ نے ان سے اپنے واردات قلبی بیان کیے تو انہوں نے کہا کہ میرے پاس اس سے زیادہ نہیں ہے اب تم میرے شیخ کے پاس سرہند جاؤ (حضرت مجدد الف ثانیؒ کے پاس) اور وہاں تکمیل حاصل کرو۔ چنانچہ حضرت ایشان (مجدد الف ثانی) کی خدمت میں حاضری سے پہلے آپ نے صرف ونحو وفقہ کی کتابیں پڑھنی شروع کر دیں۔ گویا یہ ایک بڑے امتحان کی تیاری تھی۔ لیکن جب حاجی خضر افغانی نے جانے کی تاکید کی تو آپ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر حضرت ایشان کی خدمت میں حاضر ہونے کیلئے روانہ ہو گئے۔

---

1 ملتان میں قیام کے دوران آپ کی ملاقات ایک تارک الدنیا فقیر سے ہوئی آپ نے اس سے دریافت کیا کہ میں کوشش تو بہت کرتا ہوں لیکن ترقی نہیں ہوتی تو اس کا کیا سبب ہے! تو اس نے جواب دیا کہ تمہارا حصہ حضرت مجدد الف ثانی کے پاس ہے جو اس وقت اولیاء میں سب سے افضل ہیں۔ اس فقیر نے آپ کو پہلے حضرت حاجی خضر خان سے ملنے کا مشورہ دیا جو اس وقت ملتان میں تھے۔ اور حضرت ایشان کے جید خلفا میں سے تھے۔

2 بعض روایتوں میں آیا ہے کہ تین ماہ آپ حاجی خضر خان روغانی کی خدمت میں رہے۔

Marfat.com

حضرت مجدد الف ثانیؒ کی خدمت میں حاضری

گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے
جس کے نفس گرم سے ہے گرمی احرار
وہ ہند میں سرمایہ ملت کا نگہبان
اللہ نے بروقت کیا جس کو خبردار

(اقبال)

حضرت امام ربانی شیخ احمد سرہندی المعروف مجدد الف ثانیؒ جنہوں نے دین اسلام کی تجدید کی اور زبان وقلم کے جہاد سے شہنشاہ ہند جہانگیر کو اپنے باپ اکبر کی طرف سے ورثے میں ملے ہوئے باطل عقائد سے تائب ہونے پر مجبور کیا اس دور میں دین الٰہی (نام نہاد) کے ذریعے اسلام کے ساتھ جو زیادتیاں ہوئی تھیں۔ ان کی تلافی کے لیے اور دین کو اپنی اصل حالت میں لانے کیلئے شہنشاہ کو حضرت مجدد الف ثانیؒ کے مشوروں کی بے حد ضرورت تھی اور وہ حضرت شیخ کو ہر وقت لشکر شاہی کے ہمراہ رکھتا تھا۔ الغرض جب سید آدم بنوریؒ ان سے ملنے کیلئے روانہ ہوئے تو شیخ احمد اجمیر میں تھے۔ اور حضرت سیدی (آدم بنوری) وہیں پر ان سے پہلی بار ملے اور انہوں نے حاجی دریا خان کی معیت میں جو شیخ کے مرید صادق تھے' ایک سو شہسواروں کے دستے کے ساتھ سید آدم بنوری کو سرہند روانہ کر دیا۔ اس فعل سے حضرت شیخ مجددؒ کا مقصد یہ تھا کہ یہ لوگ حضرت سیدی کے ہمراہ رہ کر ان کے صحبت یافتہ ہو جائیں اور آئندہ کیلئے ان کے مددگار رہیں۔ جب چند دنوں بعد حضرت شیخ احمد سرہندی بھی سرہند پہنچ گئے تو سید آدم باقاعدگی سے ان کی مجلس میں حاضر ہوتے رہے۔ حضرت شیخ احمدؒ بھی آپ سے نہایت مہربانی سے پیش آتے رہے اور خصوصی توجہ کے ذریعے آپ کو چند ہی دنوں میں فنافی الشیخ کے درجے تک پہنچا دیا' آپ

Marfat.com

ان دنوں کے بارے میں خود فرماتے ہیں۔ "میں نے اپنے آپ کو حضرت ایشان (مجدد الف ثانی ؒ) میں فانی پایا جس طرف نظر کرتا تھا میں حضرت ایشان کو دیکھتا تھا"۔

اس کے بعد آپ نے سپاہ گری (ملازمت) ترک کر دی، اور حضرت مجددؒ الف ثانیؒ کی خدمت میں رہ کر دیگر مراتب و مشہودات ان کی توجہ و برکت سے طے کرنے لگے۔ آخر کار اس مقام تک پہنچے کہ علم و توجہ کی ضرورت باقی نہ رہی ایک (دن) حضرت شیخ مجدد الف ثانیؒ نے آپ کو خلوت میں طلب کیا اور توجہ کی اور آپ کے احوال (درجات) کی تعریف کی اور خلافت و اجازت عطا فرمائی 1۔

خلافت و اجازت

آپ چھ ماہ اپنے شیخ کی خدمت میں ہمہ وقت حاضر رہے۔ اور اپنے مقصد کو پالیا۔ اس دوران شیخ مجددؒ اجمیر کی طرف روانہ ہو گئے (کیونکہ لشکر جہانگیری وہاں پر ٹھہرا ہوا تھا)۔ آپ کو پتہ چلا تو آپ بھی چند دوستوں اور مریدوں کے ہمراہ ان کے پیچھے روانہ ہو گئے۔

راستے میں چند دوست آپ کے احوال پر حسد کرنے لگے اور آپ کی سفر کے دوران آرام کرنے پر بھی اعتراض کرنے لگے کہ ولی بھی کبھی تھکتا ہے حالانکہ یہ بشری تقاضے ہیں لیکن آپ نے نہ ان سے کوئی بحث کی اور نہ خفا ہوئے۔ یہاں تک کہ اجمیر میں حضرت مجدد الف ثانیؒ کی خدمت میں پہنچ گئے آپ کے صبر کرنے کی وجہ سے آپ کے درجے مزید بلند ہو گئے جب کہ آپ کے دیگر ساتھیوں کے احوال سلب ہو گئے حضرت مجددؒ ان کے احوال سلب ہونے پر مطلع ہو گئے ان کو ڈانٹا اور حکم دیا کہ وہ آپ کو راضی کریں اور معافی مانگیں۔

---

1 سید آدم بنوریؒ نے اپنے حالات میں لکھا ہے کہ چھ ماہ بعد جب حضرت مجددؒ اجمیر تشریف لے گئے تو یہ فقیر (سید آدم) بھی ان کے پیچھے اجمیر چلا آیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے سرہند میں رہ کر حضرت مجدد الف ثانی (رح) سے سلوک کے مراحل طے کیے۔ بہر حال مقام جو بھی ہو مقصد صحبت شیخ سے تھا۔ اور غالباً یہ 1031 ھ کا دور تھا۔

Marfat.com

اجمیر میں بھی کچھ عرصہ آپ صحبت شیخ سے فیض یاب ہوئے پھر شیخ مجدد الف ثانیؒ نے آپ کو یہاں بھی خلافت سے نوازا اور اجازت ارشاد و تلقین عطا کی۔ 1033ھ کا زمانہ تھا۔ اپنے شیخ کی آخری توجہ کے بارے میں آپ نے فرمایا۔

''حضرت مجدد الف ثانیؒ کی آخری توجہ ہمارے ہزار سالہ سلوک سے بدرجہا بہتر اور افضل ہے انہوں نے ہمیں قرب پروردگار کے انتہائی مقامات تک پہنچایا اور فرمایا کہ تجھ پر اللہ تعالیٰ کا بہت بہت شکر یہ واجب ہے کہ تو ان کمالات تک پہنچا جن تک آج کل کوئی اور کم ہی پہنچتا ہے اجمیر شریف میں حضرت نے مجھے حقیقت محمدیؐ کی بشارت سے نوازا اور اجمیر ہی میں حقیقت قرآن کی خوش خبری بھی عنایت فرمائی''۔

شروع میں جب حضرت سیدی شیخ مجددؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور اپنے احوال و کیفیات ان سے بیان کیے تھے تو انہوں نے سن کر فرمایا تھا کہ یہ احوال ابتدائی ہیں کمال ابھی حاصل نہیں ہوا یہ سن کر آپ کو خیال ہوا تھا کہ شاید حضرت شیخ نے میرا شوق بڑھانے کیلئے ایسا کیا ہے ورنہ اس سے زیادہ کمالات اور کیا ہو سکتے ہیں اور اب یہ عالم تھا کہ آپؒ منکشف ہوا کہ درحقیقت احوال گزشتہ احوال موجودہ کی نسبت ابتدائی بھی نہ تھے۔ اللہ! اللہ! صحبت شیخ نے آپ کو کہاں سے کہاں تک پہنچا دیا تھا۔

اس کے بعد آپ اپنے شیخ سے رخصت لے کر اپنے شہر بنور چلے گئے۔ جب آپ اپنے شہر بنور پہنچے تو لوگ جوق در جوق آپ کی خدمت میں حاضر ہونے لگے اور آپ سے بیعت ہونے کی درخواست کرنے لگے لیکن آپ کی طبیعت پر غلبہ شوق اس قدر حاوی تھا کہ آپ نے ان لوگوں کی درخواست کو قبول نہ کیا اور اپنے مرشد کے حکم کی خاطر محض چند افراد کو بیعت کیا اور تعلیم دی کیونکہ مسند نشینی اور شیخیت کی طرف آپ کی طبیعت مائل نہیں ہوتی تھی چند دنوں بعد جب آپ اپنے شیخ سے ملاقات کیلئے حاضر ہوئے تو شیخ نے اپنی قوت باطنی سے یہ اندازہ لگالیا کہ

Marfat.com

آپ تلقین وارشاد کی طرف مائل نہیں ہورہے ہیں 1۔ اس طرح ایک مخلوق خدا آپ کے فیض سے محروم ہورہی ہے تو انہوں نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ تم سے دریافت فرمائے گا کہ باوجود قدرت کے تم نے ہدایت کیوں نہ کی تو تم کیا جواب دو گے؟ اپنے شیخ کی یہ تاکید اور اصرار سن کر آپ ارشاد و ہدایت خلق میں سرگرمی سے مصروف ہوگئے۔

حضرت طاہر لاہوری قادری سے حصول فیض

حسب ہدایت شیخ جب بنور میں آپ مخلوق خدا کو ہدایت وتلقین کررہے تھے مریدین وسالکین روزانہ آپ کی مجلس میں آتے اور اپنے دلوں کو ہدایت کی روشنی سے منور کرتے ان دنوں لاہور میں قادری سلسلے کے کئی ایک بزرگ موجود تھے ان میں شاہ ابوالمقالی قادری حضرت شاہ بلاول قادری اور حضرت میاں میر قادری کے علاوہ شیخ مجدد الف ثانیؒ کے خلیفہ شیخ طاہر لاہوری 2 قادری بھی تھے۔ گویا سلسلہ قادریہ کی کہکشاں سجی ہوئی تھی۔

ان سب میں اس وقت حضرت طاہر لاہوری قادریؒ کی شہرت سب سے زیادہ تھی اور وہ تھے بھی بہت صاحب احوال اس لیے حضرت سیدی بنور میں مسند شیخیت کو ترک کرکے اور مریدوں و دوستوں کو غمزدہ چھوڑ کر پیادہ حضرت شیخ طاہر لاہوری کی خدمت میں حاضر ہونے کیلئے چل پڑے اور کچھ عرصہ ان کی صحبت میں رہ کر ان سے سلسلہ قادریہ میں خلافت واجازت

---

1 حضرت سیدی نے لکھا ہے۔ حضرت ایشان (مجدد الف ثانیؒ) نے مجھے ارشاد علوم طریقت کی پہلے اجمیر میں اجازت دی پھر دوبارہ سرہند میں خلافت واذن عام (ارشاد) عطا کیا پھر سہ بارہ سرہند میں تاکید کے ساتھ مجھے خلافت واجازت دی گو دوبار تجدید خلافت واجازت فرمائی۔ (نکات الاسرار)

2 شیخ مولانا طاہر لاہوری بندگی قادری سلسلہ قادریہ میں شاہ کمال کیتھلی کے پوتے شاہ سکندر کیتھلی سے بیعت تھے اور ان سے خلافت پائی تھی لاہور میں درس وتدریس کے علاوہ سلسلہ قادریہ کے فیوضات پھیلانے میں آپ کا بہت بڑا حصہ تھا آپ حضرت سید آدم بنوریؒ کے سلسلہ نقشبندیہ میں برادر طریقت بھی تھے۔ آپ نے ۱۰۴۰ھ میں وفات پائی اور لاہور میں مدفون ہیں۔

Marfat.com

پائی۔ شیخ طاہر لاہوریؒ نے آپ کو وہ جبہ مبارک بھی عطا کیا جو حضرت سید شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا تھا اور مختلف واسطوں سے ہوتا ہوا ان تک پہنچا تھا۔

اس زمانے میں آپ نے لاہور میں سلسلہ قادریہ کے دوسرے بزرگوں سے بھی ملاقاتیں کیں ایک دن آپ کی طبیعت میں بے چینی پیدا ہوئی آپ کو خیال آیا کہ شاید یہ اس وجہ سے ہے کہ میں پہلے سلسلہ قادریہ میں تھا پھر اسے ترک کر کے نقشبندیہ میں آ گیا رات کو خواب میں دیکھا کہ حضرت غوث الاعظمؒ سید عبدالقادر جیلانی آپ کو ہاتھ سے پکڑ کر ایک عالی شان مکان میں حضرت مجدد الف ثانیؒ کے پاس لے آتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ "قرب خداوندی حاصل کرنے کیلئے طریقہ نقشبندیہ کے برابر کوئی طریقہ نہیں۔"

حضرت سیدی کو امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی سے طریقہ نقشبندیہ کے علاوہ سلسلہ قادریہ چشتیہ میں بھی نسبت حاصل تھی۔ اولاً یہ نسبت (قادریہ چشتیہ) آپ نے حضرت خضر روغانی سے حاصل کی تھی جو کہ پہلے شیخ عبدالاحد کے مرید و خلیفہ تھے۔ بعد میں حضرت شیخ مجدد الف ثانی کے حلقہ ارادت میں آئے۔

---

[1] امام ربانیؒ کو ہر چہار سلسلہ طریقت میں اپنے والد شیخ عبدالاحد سے اجازت حاصل تھی جو کہ قادریہ چشتیہ میں حضرت شاہ رکن الدین گنگوہی کے مرید تھے۔

Marfat.com

دیگر ارواح بزرگان سے فیض

حضرت سیدی شیخ آدم بنوریؒ پیدائشی ولی (مادرزاد ولی) تھے۔ جیسا کہ آپ کے والدین کے خوابوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کا وجود عطیہ بنویؐ تھا۔ آپ نے لکھا ہے کہ اس فقیر کی تربیت مخصوص طریقوں سے آنحضرتؐ سے ہوئی ہے۔ کبھی خوابوں کے ذریعے اور کبھی روحانی طور پر نیز خلفاء راشدین وخاتون جنت فاطمۃ الزہرا واصحاب کرامؓ سے بھی آپ کی روحانی تربیت ہوئی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ شیخ بایزید بسطامیؒ خواجہ بہاء الدین نقشبند' خواجہ محمد پارسا' خواجہ علاء الدین ودیگر مشائخ کبار سے بھی آپ کو برکات وروحانی نعمتیں حاصل ہوئیں علاوہ ازیں شیخ احمد جام' سلطان ابراھیم بن ادھم' شیخ بہاء الدین ذکریا' شیخ فریدالدین گنج شکر' شیخ نظام الدین' خواجہ قطب الدین (بختیار کاکی) شیخ نصیرالدین چشتی' شیخ شرف الدین پانی پتی قدس سرہم سے بھی آپ کونسبت حاصل تھی۔ سلاسل عالیہ نقشبندیہ قادریہ چشتیہ کے علاوہ سہروردیہ' شطاریہ' مداریہ' صابریہ اور طریقہ اویسہ میں بھی آپ کونسبت حاصل تھی۔ حضرت سیدی نے فرمایا کہ رجب کی چوبیس تاریخ تھی اور وقت آخر شب تھا کہ مجھے خاتون جنت حضرت بی بی فاطمہؓ سے بہت سی بشارتیں اور نعمتیں ملیں آخر کیوں نہ ملتیں آپ اولاد فاطمہؓ ہی تو تھے اور بزرگ ہی اپنی اولاد پر سب سے زیادہ شفقت ومحبت کی نظر رکھتے ہیں۔

عطائے علم لدنی

جاننا چاہیے کہ حضرت سید شیخ آدم بنوریؒ مرادوں میں سے تھے بچپن' لڑکپن اور جوانی وسپاہ گری ہر دور میں ذات باری تعالیٰ نے آپ کو آفات بشری سے محفوظ رکھا۔ اگر زمانہ طفلی وجوانی میں کسی مکروہ چیز کے ساتھ واسطہ پڑا بھی تو خواب میں آپ کو منع کر دیا گیا۔ خود حضرت سیدی نے فرمایا کہ

''میں نے طلب ہدایت وطریقت میں چوبیس سال گزارے ہیں اس

Marfat.com

دوران مجھ پر رب تعالیٰ کی جوعنایتیں ونوازشیں ہوئی ان کی تفصیل کیلئے ایک ضخیم کتاب چاہیے مگر میں نے ان کا کچھ حصہ خلاصہ المعارف میں لکھ دیا ہے''۔

جن ایام میں حضرت سیدی اپنے شیخ طریقت کی خدمت میں رہ کر سلوک کے مراحل طے کر رہے تھے انہی ایام میں آپ کو حقیقت علوم عرفانی وقرآنی وکشف ملائکہ (کہ تمام امور دنیاوی پر موکل ہیں) سے بہ حالت بیداری مشرف کیا گیا۔ اس کی تفصیلات بیان کرنا مناسب نہیں کہ یہ باتیں اسرار الٰہی میں سے ہیں۔ یہ 1033ھ کا زمانہ تھا کیونکہ اس وقت تک آپ کو اپنے شیخ کی طرف سے خلافت مل چکی تھی کہ اس سے اگلے سال (28 صفر 1034ھ) آپ کے محسن ومربی اور شیخ حضرت مجدد الف ثانیؒ کا انتقال ہوگیا۔ شیخ کے انتقال کے دو سال بعد آپ کے دل میں کچھ ایسے اندیشے پیدا ہوئے کہ بعض تحقیقات عرفانی میں اپنے آپ کو قاصر سمجھنے لگے۔ جس کسی سے بھی اس کا حل پوچھتے تو شافی جواب نہ پاتے۔ طبیعت میں بے چینی بڑھتی گئی یہاں تک کہ آپ نے صحبتیں ترک کر دیں اور ویرانوں کی طرف نکل گئے۔ اور یہ تمنا کی کہ یا تو مراد حاصل ہو یا پھر اس راہ میں جان چلی جائے۔ ایک دن اسی حالت پریشانی میں آپ ایک ندی کے کنارے کھڑے تھے کہ ناگہاں ایک نورانی ہاتھ آسمان سے نمودار ہوا اور آپ کے حلق کو کھولتے ہوئے آپ کے سینے تک داخل ہوگیا اور آپ کے دل کے نیچے سے آپ کے نفس (امارہ) کو حلق کے راستے باہر کھینچ لایا۔ یہ زرد چھپکلی کی صورت میں تھا اور چکنا وموٹا تھا اور نہایت مکروہ صورت میں تھا نفس (امارہ) کا آپ سے دور ہونا تھا کہ آپ کی حالت بدل گئی اور آپ کو سکون میسر ہوگیا اور دنیا آپ سے دور بھاگ گئی۔ اس کے بعد ایک دوبار پھر آپ کے سامنے ظاہر ہوئی لیکن آپ نے اسے جوتے مار کر رد کر دیا۔ اس کے بعد پھر کبھی آپ کے سامنے نہ آئی۔

بعد ازاں ایک دن خواب میں دیکھا کہ اولیائے عرب وعجم کا ایک عظیم اجتماع ہے جس میں سرخ کاغذ پر لکھی ہوئی ایک عبادت آپ کے نام پر پڑھی گئی جس میں لکھا تھا۔

(قطع القطاع فی ہمم قطب الاقطاب فی الدھر)

ترجمہ:۔ ہمت کا راستہ قطع کر دیا اور آپ زمانے کے قطب الاقطاب ہیں

Marfat.com

آپ یہ سن کر حیران ہوئے کہ ان مراتب تک کیسے پہنچ گئے اور اسی وقت آپ کی آنکھ کھل گئی اور دیکھا کہ عالم بیداری میں بھی ایک نورانی ہاتھ وہی سرخ کاغذ لیے آپ کے سامنے از غیب پیدا ہو گیا اور تمام عبادت وہی تھی جو آپ نے خواب میں دیکھی تھی معلوم ہوا کہ وہ دست نورانی حضرت علیؓ کا تھا۔ اگلے دن فجر کے بعد علم لدنی کی اعلیٰ بصیرت سے آپ مشرف تھے۔ چنانچہ علم وعین ایک ہو گئے اور کام ہدایت کو پہنچا۔ شروع میں حضرت سیدی ظاہراً محض عامی (ناخواندہ) تھے اور بچپن میں نہ تو باقاعدہ کسی مدرسے میں داخل ہوئے اور نہ کسی استاد کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیا۔ تھوڑا بہت قرآن اور فقہ کی کتابیں گھر میں پڑھی ہوئی تھیں لیکن طالب علم کی فکر آپ کو ہمیشہ دامن گیر رہی یہاں بھی اللہ کی رحمت کام آئی اور ایک رات خواب میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے امر ہوا کہ

"اے آدم! تو نے قرآن کیوں نہیں پڑھا!؟"

آپ نے عرض کیا "اے خداوند عالمیں! تو قادر مطلق ہے چاہے تو اسی وقت مجھے تعلیم دے سکتا ہے۔"

آپ کے یہ کہتے ہی ایک دست نورانی غیب سے ظاہر ہوا جو آپ کو پستی سے بلندی کی طرف لے گیا اور جونہی آپ کا ہاتھ اس دست عظیم کے ساتھ متصل ہوا تمام قرآن لفظ بہ لفظ آپ کو حفظ ہو گیا اور پھر سارے علوم رسمیہ وغیرہ آپ پر ظاہر ہو گئے۔

گنج تاریخ کی روایت ہے کہ خواجہ سید آدم بنوری قدس سرہ کی ولایت وقطبیت کی وہ عام شہرت تھی کہ ہزاروں آدمی ہر وقت حاضر خدمت رہتے اور سینکڑوں حلقہ ذکر میں شریک ہو کر یاد الٰہی میں مصروف رہتے آپ کے تقدس واتباع سنت وشریعت کا بھی بڑا چرچا تھا چنانچہ حصول علم کی خاطر طلباء کی ایک کثیر تعداد ہمیشہ آپ کے گرد جمع رہتی علمی تشنگی کی سیرابی کے علاوہ ان پر دنیوی انوار کی بارشیں بھی ہوتی تھیں آپ کے برادر طریقت شیخ بدرالدین کا بیان ہے کہ مختلف علوم کے ایک ہزار طالب علم آپ کی خانقاہ میں رہتے تھے جن کو صبح وشام کھانا بھی آپ کے لنگر خانے ہی سے تقسیم ہوتا تھا۔

Marfat.com

شیخ صالح کا خواب

حضرت خواجہ محمد صالح نقشبندی کو جو ایک اہل نسبت بزرگ تھے ایک روز یہ اندیشہ لاحق ہوا کہ ہائے افسوس ہم نے متقدمین گزرے ہوئے اولیائے کرام کا زمانہ نہیں دیکھا اب دیکھیے اس زمانے کے مشائخ سے کیا فائدہ حاصل ہوتا ہے اسی رات کو خواب میں دیکھا کہ مختلف سلاسل اور متعدد خانوادوں کے مشائخ اپنے اپنے مریدین ومعتقدین کے ہمراہ آئے ہیں اور شیخ صالح سے مصافحہ کیا اور کہا کہ صالح تم تو بڑے خوش نصیب ہو کہ جس سلسلے میں داخل ہوئے وہ سلسلہ متقدمین میں بھی بڑا پسندیدہ ہے شیخ صالح بیدار ہوئے تو فوراً شیخ آدم بنوریؒ کے پاس آئے تو شیخ نے دیکھتے ہی فرمایا۔

''صالح اب تو تمہاری تسلی ہوگئی۔''

اللہ اکبر! یہ تو مقام غلامان محمدؐ ہے اور مقام محمدؐ کہاں تک ہے کوئی تصور بھی نہیں کرسکتا۔

نگاہ شیخ

نگاہ ولی میں یہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

اللہ کے برگزیدہ بندے جب خواہشات نفسانی کو چھوڑ کر صرف اللہ کی محبت میں ڈوب جاتے ہیں تو پھر ان کا ہر قول وفعل صرف اللہ کی مرضی کے تابع ہو جاتا ہے ایسے میں جب وہ کسی طالب صادق پہ توجہ کی نظر ڈالتے ہیں تو ایک نظر میں ان کو اللہ سے ملا دیتے ہیں حضرت سیدی بھی اللہ کے ایسے ہی پیارے بندوں میں سے تھے۔ چند طالبان صادق نے حضرت سیدی سے منسوب ایسے ہی واقعات کا ذکر کیا ہے ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔

پہلا واقعہ:۔

حضرت شیخ ابراھیم طریقہ چشتیہ کے ایک بڑے بزرگ تھے وہ کہتے ہیں کہ

Marfat.com

''آغاز طلب (سلوک) میں میں شیخ آدم بنوریؒ کی خدمت میں پہنچا ان کے دوستوں میں سے ایک بزرگ نے میری سفارش کی کہ یہ شخص طالب خدا ہے آپ نے اسی وقت مجھ پر ایک ایسی نگاہ ڈالی جس سے مجھ میں ایسی کیفیت (سرور) پیدا ہوگئی جواب تک باقی ہے وہاں چند روز قیام کے بعد میں روانہ ہوگیا بعدازاں جا کر شیخ محمد صادق قدس سرہ کے حلقہ ارادت میں شامل ہوگیا وہاں سے بھی بہت فوائد حاصل کیے لیکن تصفیہ اور ریاضت کے بعد معلوم ہوا کہ میری جمعیت (تسلی، اطمینان قلب) کا اصل سرمایہ شیخ کی وہی نگاہ کرم تھی اور دیگر ریاضتوں نے رونق وصفائی کے سوا کچھ اضافہ نہیں کیا۔''

دوسرا واقعہ:۔

حضرت شیخ بایزید اللہ گو جو حضرت سیدی کے ممتاز خلفاء میں سے تھے اور ایک سخی اور خلق خدا سے بہت شفقت کرنے والے شخص تھے فرماتے تھے کہ

''ابتداء میں جب میں شیخ آدم (قدس سرہ) کی خدمت میں پہنچا تو دیکھا کہ تمام ارادت مندوں نے گھر کی تمام خدمات کو اپنے اوپر تقسیم کر رکھا ہے۔ اور کوئی کام باقی نہیں ایک مدت تک میں منتظر رہا پھر مجھے معلوم ہوا کہ وہ شخص جس کے ذمہ جنگل سے (لنگر خانے کیلئے) لکڑیاں لاتا ہے کمزور و ناتواں ہے اور صحیح طور پر اس خدمت کو ادا نہیں کر سکتا۔ میں طاقت ور اور جوان تھا سو یہ خدمت میں نے اپنے ذمے لے لی۔ روزانہ دو گھنٹے لکڑیاں لاتا تھا۔ لیکن شیخ کی مجلس میں بیٹھنے کا مرتبہ مجھے حاصل نہیں تھا۔ ایک عرصہ کے بعد ایک دن شیخ نہر پر جا کر غسل کر رہے تھے اور ارادت مند میل اتارنے اور مالش وغیرہ میں مشغول تھے میں بھی اس وقت ان میں شامل ہوگیا میں نے تمام دوستوں سے عمدہ طریق پر شیخ کی خدمت کی۔ شیخ اسی اثناء میں میری طرف متوجہ ہوگئے اور ایک ہی نگاہ سے مجھ میں ایسا تصرف کیا کہ میں بے ہوش ہو کر اسی ندی میں گر پڑا دوست مجھے عالم بے ہوشی میں اٹھا کر گھر لے آئے۔ چھ ماہ بعد پھر اسی ندی پر ان کے جسم کی مالش میں مشغول تھا کہ آپ نے پھر میرے حالات دریافت فرمائے اور نظر کرم ڈالی

Marfat.com

میں پھر بے ہوش ہو کر گر پڑا میرے پاس جو کچھ ہے یہ شیخ آدم کی اسی نگاہ لطف کے سبب ہے۔

تیسرا واقعہ :۔

حضرت شاہ ولی اللہ اپنے والد شیخ عبدالرحیم 1 سے نقل کرتے ہیں کہ وہ فرماتے تھے کہ ایک شخص سید آدم بنوریؒ کی خدمت میں حاضر ہوا اور توجہ کی درخواست کی شیخ نے اسے فرمایا کہ جاؤ وضو کر کے دو رکعت نماز ادا کرو اور پھر میرے پاس آؤ اس شخص نے منہ بنا کر کہا ''وضو از نص حدیث گناہوں کا کفارہ ہے پھر آپ کی توجہ کی کیا ضرورت ہے؟''

حضرت سیدی نے اس کی یہ گستاخی دیکھ کر اعراض (بے توجہی) فرمایا چنانچہ وہ آپ کی مجلس سے اُٹھ کر چلا گیا اسی وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو القا ہوا کہ

''ہم نے آپ کو لوگوں میں اس لیے رکھا ہوا ہے کہ ان کو ہدایت کریں اور ان کی بے ادبی سے درگزر کریں۔ وَیدرَءُون بالحسنۃِ بالسّیءِ پر آپ نے عمل کیوں نہ کیا'' 2

اس پر آپ نے فوراً ایک شخص کو بھیجا کہ اسے واپس لے آئے تاکہ اس کی گستاخی کا لحاظ کیے بغیر اس پر توجہ ڈالیں اس شخص نے جا کر اس گستاخ شخص کو واپس لانے کی کوشش کی مگر اس نے واپس شیخ کے پاس آنے سے انکار کر دیا شیخ کی طرف سے جانے والا شخص مایوس لوٹ آیا شیخ نے اس شخص سے کہا کہ دوبارہ جا کر اس کے کان میں اللہ کا نام پڑھو چنانچہ اس نے جا کر ایسا ہی کیا اس کے کانوں میں اللہ کے نام کا لینا تھا کہ وہ بے ہوش ہو کر گر پڑا اور اسے اسی حالت میں شیخ کے پاس اٹھا لائے۔

---

1 شیخ عبدالرحیم، حضرت سید آدم بنوریؒ کے خلیفہ سید عبداللہ اکبر آبادی (بارھوی) سے بیعت تھے۔ (انفاس العارفین)

2 ترجمہ:۔ اور وہ برائی کے بدلے نیکی کرتے ہیں۔

Marfat.com

علم لدنی کا ایک واقعہ

سید عبداللہ اکبر آبادی جو کہ حضرت سیدی کے ایک مشہور خلیفہ تھے اپنے کسی بزرگ سے (جوان کے چچایا چچازاد تھے) روایت کرتے تھے کہ انہوں نے فرمایا

''سید علم اللہ مجھ سے علم حاصل کیا کرتے تھے اس دوران انہیں طریقت کا شوق پیدا ہوااور شیخ آدم بنوری (قدس سرہ) کی خدمت میں حاضری دینے لگے جس سے اکثر اوقات حصول علم میں حرج پیدا ہونے لگا میں نے انہیں اس بات پر بہت ڈانٹا اسی اثناء میں میری زبان سے یہ فقرہ نکلا کہ علم سے بے بہرہ عاصی فقیروں سے تجھے کیا ملے گا۔ یہ سن کر سید علم اللہ کی حالت تبدیل ہوگئی اور کہنے لگے کہ تم اور تم جیسے اور لوگ ان کی صحبت میں اگر آئیں تو اپنے آپ کو گونگے اور جاہل مطلق سمجھنے لگیں۔ یہ سن کر میں بہت ناراض ہوااور جوش میں آ گیا اور علم کلام کا ایک انتہائی مشکل مسئلہ تلاش کر کے انہیں عاجز کرنے (تنگ کرنے) کی نیت سے ان کے پاس پہنچ گیا وہ بہت عزت وتکریم سے پیش آئے میں نے اپنا مسئلہ بیان کیا پہلے تو فرمایا یہ خالص علمی مسئلہ ہے اور فقیر عاصی ہے ہاں البتہ تم عالم ہو مجھے کیا معلوم یہ تو تم ہی سے حل کرانا چاہیے غرض اسی طرح ٹال مٹول کرتے رہے میں نے یقین کرلیا کہ علم لدنی کے دعویٰ کی تو اصلیت نہیں ہے اور اس مسئلہ میں ان کی عاجزی ظاہر ہوگئی ہے یکدم ان کا چہرہ سرخ ہوگیا اور بلند آواز سے فرمانے لگے یہ ایسا مسئلہ ہے اگر مشرق ومغرب کے علماء جمع ہوں تو بھی اسے حل نہ کرسکیں لیکن ہم اسے حل کریں گے پھر اس بارے میں ایسی واضح تقریر کی کہ مسئلہ حل ہوگیا وہ اس قدر بلند معارف بیان کررہے تھے کہ میں ان کے سمجھنے سے قاصر رہ گیا اور کچھ سمجھ میں نہیں آتا تھا میں نے خود کو طفل مکتب محسوس کیا جب میں وہاں سے اٹھا تو میرے دل میں خیال آیا کہ ان کی حقانیت واضح ہوگئی توبہ کرنی چاہیے لیکن ہوائے نفسانی نے نہ چھوڑا لہذا ایک اور مسئلہ علم تفسیر کا پہلے مسئلہ سے بھی زیادہ دشوار پہلے ساتھ لے گیا اور ان کے سامنے پیش کیا پہلے کی طرح انہوں نے اب بھی تعظیم کی اور بے انتہا معذرت کی میرے دل میں یہ بات جم گئی کہ ہوسکتا ہے پہلے والے مسئلے کا حل محض

Marfat.com

اتفاق ہوا آج تو ان کو لاجواب کر دیا تو یکدم آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور نہایت فصاحت سے مسئلہ حل کر دیا تیسرے دن بھی ایسا ہی ہوا تو میں نے اپنے آپ سے کہا کہ انہیں تو تائید خداوندی ہے اور تجھ میں کج روی ہے میں نے سچے دل سے توبہ کی قصور کا اعتراف کرتے ہوئے ان کی مجلس میں حاضر ہوا اس دفعہ انہوں نے کوئی توجہ نہ کی میں جوتوں میں بیٹھا توبہ وانکساری کا اظہار کرتا رہا آپ نے فرمایا۔ تم تو عالم ہو سر کے بال کنپٹیوں سے نیچے کیوں چھوڑ رکھے ہیں اور یہ تہہ بند ٹخنوں سے نیچے کیوں لٹک رہا ہے۔ حجام کو بلوایا' سر منڈوا دیا اور تہبند ٹخنوں سے اوپر کروا دیا۔ اور پھر بیعت میں قبول فرمالیا۔"

Marfat.com

باب دوم

بشارات
کرامات وتصرفات

Marfat.com

بشارات

بعض اوقات اولیائے کرام کو ان کی زندگی میں ان کے درجات اور ان کے مریدوں اور متوسلین کے درجات ومقامات کے بارے میں بذریعہ خواب یا روحانی طور پر ایسی بشارتوں اور خوشخبریوں سے نوازا جاتا ہے جو ان کی روحانی ترقی واطمینان قلب کیلئے بہت بابرکت ہوتی ہیں حضرت سیدی پر مختلف اوقات ومقامات پر جو بشارتیں ظاہر ہوئیں ان کی تفصیل بہت طویل ہے سو ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔

کثرت مریدین

حضرت سیدی نے باوجود ترک تصرف کے سینکڑوں افراد کو درجہ کمال تک پہنچایا خود ایک مجلس میں اس بات کا اظہار کیا کہ آج کے دن (بعد از تحقیق) مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ دو لاکھ افراد میرے مرید ہوئے ہیں اور ایک روایت کے مطابق چار لاکھ مرید ہوئے ہیں۔ اس بات کے تقریباً پندرہ ماہ بعد مزید ارشاد فرمایا کہ اب میرے مریدین کی تعداد بہت بڑھ گئی ہے اور قیامت تک اس میں اضافہ ہوتا رہے گا۔

بابا فرید گنج شکرؒ کی طرف سے خرقۂ خلافت

ایک شخص حضرت سیدی کی خدمت میں آیا اور درخواست کی کہ آپ اسے طریقہ چشتیہ میں بیعت کر لیں آپ کے دل میں یہ خیال آیا کہ بظاہر مجھے سلسلہ چشتیہ میں بیعت کرنے کی اجازت نہیں میں اسے کیسے اس سلسلہ کی تلقین کر سکتا ہوں آخر اس شخص کو استخارہ کرنے کو کہا اور خود بھی استخارہ کیا دیکھا کہ حضرت شیخ فرید گنج شکرؒ ظاہر ہوئے اپنا ایک جبہ مبارک اس فقیر کو پہنایا اور خلافت سے مشرف کیا اور اس طالب کے ہاتھ کو پکڑ کر فرمایا کہ اس (حضرت سیدی) کے

Marfat.com

من کو پکڑ لو اور صدق و اخلاص سے مرید ہو جاؤ اس واقعہ (خواب) کے بعد وہ شخص بھی خوش
دش آپ کے پاس آیا اور استخارہ میں جو کچھ حضرت سیدی پر ظاہر ہوا تھا بعینہ اس نے بھی بیان
لیا اور دوبارہ اپنی درخواست کو دہرایا حضرت سیدی نے اسے طریقہ چشتیہ میں بیعت فرمایا۔ اور
س شخص نے بہت روحانی ترقی کی۔

جنت کی خوشبودار ٹکیہ

حضرت سیدی کے ممتاز خلفاء شیخ محمد شریف و شیخ ابونصر نے فریا کہ خلیفۃ الزمانی حضرت سیدی انبالہ شہر کی ایک مسجد میں بعد از نماز فجر بیٹھے ہوئے تھے بعد از مراقبہ انہوں نے سر اٹھا کر فرمایا کہ ابھی فرشتوں کے ایک گروہ نے ایک خوشبودار چیز (مثل ٹکیہ) بہشت سے لا کر حاضر کی اور یہ خواہش ظاہر کی کہ میرے ظاہر و باطن کو اس خوشبودار چیز سے معطر کریں جب میں نے اس سعادت میں اپنے مریدوں کو داخل نہ دیکھا تو میں نے توقف کیا اس دوران ایک فرشتے نے آسمان کی طرف عروج کیا اور بہت جلد دوبارہ واپس آیا اور دیگر فرشتوں سے کہا کہ پہلے یہ خوشبودار چیز سینہ شیخ پر ملی جائے اس کے بعد سینہ ہائے مریدین پر۔ ایک بیگانہ شخص بھی اس حلقہ مجلس میں موجود تھا جب اس کی باری آئی تو فرشتے اس کے پاس پہنچ کر رک گئے میں نے کہا کہ چونکہ یہ شخص بھی حلقہ یاران میں موجود ہے اس لیے اسے بھی محروم نہ رکھا جائے اس طرح ان برکات میں سے سب حاضرین کو حصہ ملا۔

سلطان ابراھیمؒ بن ادھم کی ہم نشینی

حضرت سلطان ابراھیمؒ بن ادھم اپنے وقت کے عظیم مشائخ میں سے تھے اور بلخ کی موروثی بادشاہت ترک کر کے درویشی اختیار کر لی اللہ تعالیٰ کو ان کی یہی ادا پسند آئی اور صوفیا میں ایسا بلند مرتبہ پایا کہ سلطان المشائخ کہلائے حضرت سیدی (آدم بنوری قدس سرہ) نے ان کو

Marfat.com

خواب[1] میں دیکھا کہ ایک عظیم سلطنت پر حکمران ہیں اور سونے کے تخت پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور دیگر اولیاء درجہ بدرجہ آپ کے دربار میں حاضر ہیں جب انہوں نے حضرت سیدی کو دیکھا تو آپ کی بہت تعظیم کی اور اپنی کرسی پر بیٹھنے کو کہا۔ مگر حضرت سیدی احتراماً وہاں نہ بیٹھے۔ غیب سے ایک اور نفیس کرسی پیدا ہوئی اور آپ سلطان ابراھیمؒ بن ادھم کے قریب بیٹھ گئے دربار کی کاروائی شروع ہوئی اور ہر عارف اپنی اپنی معرفت کے بارے میں کچھ لکھ کر ان کے حضور پیش کرنے لگا و اس بارے میں حضرت سیدی سے صلاح و مشورہ کرتے رہے۔ تا آخر مجلس یہ سلسلہ جاری رہا۔

مجلس نور کی بشارت

فتح خان قصوری سے منقول ہے کہ ایک دفعہ ہم حضرت سیدی کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے اور سب دوست سوائے میرے حالت مراقبہ میں تھے اسی اثناء میں میں نے کھلی آنکھوں سے دیکھا کہ دو اشخاص خوش رو آسمان کی طرف سے نیچے آئے اور ایک تھال جو کہ نور سے پُر تھا' لائے اور پہلے حضرت سیدی کو اس تھال کے انوار سے منور کیا پھر میں نے دیکھا کہ تمام حاضرین جو مراقبہ میں تھے بھی ان انوار سے معمور ہو گئے۔

جبل نور کی بشارت

سفر حج کے دوران خصوصاً قیام مکہ معظّمہ و مدینہ منورہ کے دوران حضرت سیدی نے اپنے مریدوں اور عقیدت مندوں کیلئے ہر جگہ خاص طور پر دوران طواف رکن یمانی' حجر اسود' ملتزم و حطیم کے پاس رو رو کر دعائیں کرتے رہے اور آپ نے کئی بار جبل نور پر جا کر حضورؐ کی خلوت گاہ میں تمام مخلصین کیلئے دعا کی کہ حق تعالیٰ تمام کو مرنے کے وقت قبر میں اور روز محشر حضورؐ کی

---

[1] واضح ہو کہ اولیاء کی خوابیں صرف خواب و خیال نہیں ہیں بلکہ یہ امور خواص ولایت و مقدمات نبوت ہیں اور مومن متقی کی خوابیں نبوت کے اجزا میں سے ایک جز ہیں۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔

Marfat.com

شفاعت سے اولیائے مقربین میں داخل فرمائے۔ جبل نور تک یہ سفر (حضرت سیدی کی مکہ میں رہائش گاہ سے) پیادہ اور عجز وخواری کا تھا جبل نور پر ایک دفعہ مریدوں کے لیے ایسی ہی گریہ زاری کے دوران آپ کو القاہوا کہ میں نے تیرے مخلصین کیلئے تیری دعا قبول کرلی ہے۔ معلوم ہوا کہ یہ القا حضورؐ کے توسط سے تھا۔

رکن یمانی کی بشارت

مکہ معظّمہ میں دوران قیام ایک رات بعد از نماز عشاء حضرت سیدی طواف کعبہ کرر ہے تھے کہ خلاف عادت رکن یمانی کے قریب رک گئے اور کچھ دیر کھڑا رہنے کے بعد دوبارہ طواف شروع کردیا جب طواف سے فارغ ہوئے اس بات کا اظہار کیا کہ جب میں رکن یمانی کو پہنچا تو میری آنکھوں سے حجاب [1] دور کردیا گیا اور میں نے رکن یمانی میں ایک کھڑکی دیکھی کہ اس کے باہر حضور ﷺ کھڑے تھے اور مجھ سے فرمایا کہ (اے میرے بیٹے! جس کسی کو حق تعالیٰ اپنے فضل سے مقبولین میں شامل کرتا ہے پہلے اسے بیت اللہ میں داخل کرتا ہے اور باب رکن یمانی سے باہر لے آتا ہے۔ بعد ازاں میں اسے تیرے توسل کی طرف راہنمائی (یا ہدایت کرتا ہوں) اس بشارت کے سننے کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ یہ سب اللہ کے دربار میں میری دعاؤں کا نتیجہ تھا اور یہ اجابت بارہا ظاہر ہوئی۔

---

1 ایک عارف نے فرمایا ہے کہ عاشقان کعبہ کو تنہائی میں وہ اسرار کھلتے ہیں اور عنایتیں حاصل ہوتی ہیں کہ جماعت میں ایسی نہیں ہوتیں برخلاف اس کے' کہ جماعت میں ثواب زیادہ ہے جو تنہائی میں نہیں نیز طواف تنہائی میں طائف ساٹھ رحمتوں کو جو کہ طائفین کا خاصہ ہے تنہا حاصل کرلیتا ہے۔

Marfat.com

کرامات

حضرت بایزید بسطامیؒ اپنے وقت کے باکمال اور بے مثال بزرگ تھے اور آپ کی بزرگی کا شہرہ دور دور تک پھیلا ہوا تھا ایک شخص آپ کی شہرت سن کر آپ سے ملاقات کا متمنی ہوا اور حاضر خدمت ہو کر چند دن آپ کے ہاں قیام کیا اور دیکھا کہ آپ شب و روز درس و تدریس اور وعظ و نصیحت میں مصروف ہیں یا پھر یادالٰہی میں مشغول ہیں وہ شخص یہاں آپ کے ہاتھوں کسی محیر العقول واقعے کے پیش آنے کی توقع لے کر آیا تھا لیکن آپ کی صحبت میں چند دن رہنے کے بعد اس نے ایسا کوئی واقعہ نہ دیکھا تو مایوس ہو کر رخصت ہونے کی اجازت چاہی لیکن جاتے وقت اپنے دل کی بات حضرت بایزید بسطامیؒ کے سامنے زبان پر لے ہی آیا کہ حضرت میں تو بڑی دور سے آپ کی بزرگی کی شہرت سن کر یہاں آیا تھا لیکن میں نے تو آپ سے کوئی کرامت سرزد ہوتے نہیں دیکھی۔ یہ سن کر حضرت نے اسے فرمایا۔

''اے نادان شخص! تو اتنے دن میری مجلس میں رہا دن رات میرے قول و فعل کا مشاہدہ کرتا رہا یہ بتا اس دوران تو نے مجھ سے کوئی خلاف سنت عمل بھی سرزد ہوتے دیکھا؟''

اس شخص نے جواب دیا۔

''نہیں حضور! میں نے ایسا کچھ نہیں دیکھا۔''

پھر آپ نے اسے سمجھایا ''میرے عزیز میری استقامت ہی میری سب سے بڑی

Marfat.com

کرامت ہے۔ الاستقامہ فوق الکرامہ (دین میں استقامت کرامت سے برتر ہے) اور یہ کرامت سے کہیں مشکل اور زیادہ پسندیدہ عمل ہے"۔ یہ بات اس شخص کی سمجھ میں آگئی اور وہ تہہ دل سے آپ کا معتقد ہو گیا۔

اس واقعہ کو بیان کرنے کا مقصد یہ تھا کہ اولیاء کرام سے ہر وقت کرامات کی توقع رکھنا انتہائی نادانی ہے۔ ولی ولی ہوتا ہے چاہے اس سے کرامت کا ظہور ہو یا نہ ہو کشف و کرامات اولیاء کا منتہائے مقصد نہیں ہوتا بلکہ یہ ابتدائی درجات ہوتے ہیں جوں جوں درجات بلند ہوتے ہیں سالک ان کو رفع کرنے کے خواہش مند ہوتے ہیں۔ اور ان کے اظہار سے احراز کرتے ہیں۔ مگر بعض اوقات بحکم الٰہی وہ ایسا کرنے پر مامور ہوتے ہیں اور ایسا وہ ہرگز ہرگز کسی خودنمائی یا تفاخر کی خاطر نہیں کرتے بلکہ اس کے اظہار میں کوئی نہ کوئی مصلحت پوشیدہ ہوتی ہے حضرت سیدی نے خود فرمایا۔

"جو خوارق (کرامات) مجھ سے ظاہر ہوئے ہیں میں ان کے درمیان نہیں ہوتا۔"

نیز فرمایا۔

"ولی کا کوئی فعل یا سخن بے اذن الٰہی نہیں ہوتا۔"

اولیائے نقشبند میں حضرت مجدد الف ثانیؒ اور ان کے خلفاء و مریدین استقامت دین اور اتباع سنت میں خصوصی شہرت رکھتے ہیں مولانا محمد امین بدخشی جو حضرت سیدی کے یاران خاص و مریدین صادق میں سے ہیں فرماتے ہیں۔

"کئی لوگوں کو حضرت سیدی کی صحبت میں دیکھا گیا کہ وہ خوارق نہ دیکھنے کی شکایت کرتے تھے حالانکہ وہ دیکھتے تھے کہ سینکڑوں طالبان حق وارشاد ہدایت حاصل کر کے رخصت ہو جاتے تھے۔"

حضرت سید العارفین شیخ آدم بنوری قدس سرہ بھی چونکہ خاصان حق میں سے تھے اس لیے وقتاً فوقتاً بحکم الٰہی ان سے بھی کرامتوں کا ظہور ہوتا رہا جن میں سے بعض کو ان کے مریدین

Marfat.com

ومعتقدین نے تاریخ میں محفوظ کرلیا ان میں سے چند ایک تبرکاً اس باب میں شامل ہیں اگر ان واقعات وکرامات کو ان کے سیاق وسباق کے حوالے سے دیکھا جائے تو یہ بجائے دلچسپی کے پڑھنے والے کیلئے باعث عبرت ونصیحت ہیں۔

غلے میں برکت

بنور میں آپ کی خانقاہ (لنگر خانے) سے ہزاروں آدمی فیض یاب ہوتے تھے اور لنگر عام جاری رہتا تھا ایک دفعہ یہ بری خبر سننے میں آئی کہ بارش نہ ہونے کے سبب علاقہ قحط سالی کا شکار ہو چکا ہے۔ خانقاہ کے منتظمین کو بڑی فکر لاحق ہوئی خانقاہ مین صرف چند دنوں کا غلہ باقی تھا مالدار مخلصین (مدد کرنے والے) بھی قحط کی وجہ سے بے توفیق ہو گئے تھے لوگوں سے مایوس ہوکر حضرت سیدی نے غیرت کرتے ہوئے لنگر خانے کے منتظم ابوالفتح کو فرمایا۔ ''جس قدر غلہ موجود ہے اس کو غلہ دان میں ڈال دو اور اطراف سے بند کردو اور حسب ضرورت غلہ لینے کیلئے اس کے نیچے چھوٹا سا سوراخ رکھو۔'' چنانچہ آپ کی درخواست پر عمل کیا گیا اور یہ سلسلہ مہینوں جاری رہا۔ لیکن غلہ دان میں غلہ کم نہ ہوا روزانہ تقریباً ایک سو افراد کھانا کھاتے اس برکت کا مشاہدہ کرنے کے بعد حضرت سیدی نے فرمایا۔

''میں نے اپنے فقرء کی بھوک مٹانے کیلئے بندوبست کر دیا ہے لیکن میں کیا کروں کہ درویشوں کی فضلیت (بلندی درجات) بھوک اور ناکامی میں دیکھتا ہوں ورنہ حق نے تو اس فقیر کو اس قدر قدرت عطا فرمائی ہے کہ اگر میں چاہوں تو ہمیشہ کیلئے انہیں رنگا رنگ کے کھانے میسر کروں لیکن میں اسے روا نہیں سمجھتا کہ ان کو لذات فانیہ میں مسرور کرکے آخروی نعمتوں سے محروم کر دوں۔''

Marfat.com

مریض کے بارے میں پیشن گوئی

شیخ ابوالنصر نے اپنے رسالے میں لکھا ہے کہ بارہا ہم نے حضرت سیدی کے بارے میں تجربہ کیا کہ جب کسی شخص کی بیماری کی خبران کو ملتی تھی تو آپ کچھ وقت کیلئے مراقبہ میں چلے جاتے تھے بعدازاں اس مریض کی صحت یا موت کا اشارہ دیتے تھے۔ اگر بیمار کی صحت مشہود ہوتی تو دوا دینے کا امر کرتے تھے اور حوصلہ افزائی کرتے تھے ورنہ اس بیمار کا نام نیکی کے ساتھ لے کر اس بیمار کیلئے اظہار افسوس کرتے تھے چنانچہ ایک دن میں حضرت سیدی کے پاس حاضر تھا کہ انبالے سے اطلاع ملی کہ فلاح آدمی مرض طاعون میں مبتلا ہے اور حالت نزع میں ہے اس خبر کے سنتے ہی حضرت سیدی کچھ وقت کیلئے متوجہ ہوئے۔ (مراقبہ میں چلے گئے) پھر حاضرین کے سامنے اس مریض کو اچھے الفاظ میں یاد کیا۔ چونکہ میں اس مریض کو اپنے دوستوں میں شمار کرتا تھا اس لیے حضرت سیدی سے رخصت ہو کر اس مریض کی عیادت کیلئے انبالے روانہ ہو گیا وہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ مریض صحت یاب ہو گیا ہے میں بہت خوش ہوا لیکن میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ عجیب بات ہے کہ جس مریض کو حضرت سیدی خوبی سے یاد کرتے تھے وہ فوت ہو جاتا تھا لیکن موجودہ حالت میں مریض نے صحت پائی ہے۔ میں اس بات پر حیران تھا کہ اگلے روز اس مریض کو پہلو میں درد اٹھا اور وہ اسی روز وفات پا گیا۔

جنات کی تابعداری

شیخ مسعود انبالی اور شیخ محمد شریف شاہ آبادی سے منقول ہے کہ بنور میں ایک لڑکی پر جنات فریفتہ ہو گئے لڑکی شادی شدہ تھی، جنات اس کے خاوند کو اس کے پاس نہیں چھوڑتے تھے۔ آخر لڑکی کا باپ عاجز آ گیا اور حضرت سیدی کے پاس تدارک کیلئے آیا آپ نے فرمایا کہ چند دن صبر کرو جب تک جن تمہاری لڑکی کے پاس حاضر ہوں۔ جب جنات حاضر ہوئے تو بولے یہ ہمارے اوپر کسی انسان کو قدرت نہیں کہ ہم کو اس لڑکی سے دور کرے سوائے شیخ آدم حسینی

Marfat.com

(بنوری) کے' لڑکی کے رشتے داروں نے جنات کو حضرت سیدی کا یہ فرمان سنایا کہ لڑکی کا پچھا چھوڑ دو اور چلے جاؤ۔ یہ فرمان سن کر جنات فوراً چلے گئے اور دوبارہ کبھی لڑکی کے پاس نہیں آئے۔ حضرت سیدی دفع جن وجادو کیلئے عرق گلاب تجویز کیا کرتے تھے۔

ایک سالک کی خواب میں تربیت

حضرت سیدی کے مریدوں میں سے ایک مرید حسین کہتے ہیں ابتدا میں میں نے کئی مشائخ کی خدمت کی لیکن کسی سے بھی کلی فائدہ نہ اٹھایا آخر کار ارواح اولیا سے طمع (رجوع) کی کیونکہ میں نے سنا تھا کہ ارواح بزرگان سے مدد ملتی ہے طویل مدت اسی تمنا میں گزر گئی کہ شاید امید بر آئے لیکن میری مراد پوری نہ ہوئی جس کی وجہ سے میرے دل میں انکار پیدا ہو گیا اور مجھے یقین ہو گیا کہ اس بارے میں جو کچھ کہا گیا ہے تمام غلط اور بے بنیاد ہے زندوں سے میں نے کیا فائدہ اٹھایا ہے کہ مردوں سے فائدے کی توقع کروں میں اسی مایوسی میں مبتلا تھا کہ اچانک میں نے خواب دیکھا کہ ایک بزرگ تشریف لائے اور فرمایا۔

"اے حسین! بزرگوں سے انکار نہ کر"

میں نے اب تک حضرت سیدی کو نہ تو دیکھا تھا اور نہ آپ کا نام سنا تھا لیکن مشاہدے سے معلوم ہوا کہ آپ خلیفہ الزمانی شیخ آدم بنوری (قدس سرہ) ہیں انہوں نے خواب میں مجھے نصیحت کی میں نے اپنی خواہش ان پر ظاہر کی انہوں نے میری بات سنی اور فرمایا حسین اپنا منہ کھولو جب میں نے اپنا منہ کھولا تو آپ نے اپنے دست مبارک سے میرے دل کو باہر نکالا اور حجابات کو دور کیا اور صفائی کے بعد دوبارہ میرے منہ میں ڈال کر میرے سینہ میں رکھ دیا اور اپنے طریقہ خاصہ سے مجھے مشغول کر دیا اور اسی وقت سے میرا دل ذاکر ہو گیا اس واقعہ ومشاہدہ سے میرے دل سے انکار رفع ہو گیا اور اخلاص پیدا ہو گیا اور اس کے بعد ظاہری و باطن طور پر حضرت سیدی سے مدد و تربیت حاصل ہوتی رہی۔

Marfat.com

جہاد میں روحانی امداد

شیخ نور محمدؒ پشاوری جو کہ حضرت سیدی کے جلیل القدر خلفاء میں سے ہیں بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی قوم کے ساتھ جن کی تعداد تقریباً دو ہزار تھی کفار دومان کے ساتھ جہاد میں مصروف تھا چونکہ کفار کا قلعہ پہاڑوں میں بہت مضبوط و محفوظ تھا اور فتح کے آثار بہت کم تھے اس لیے لشکر اسلام بہت غمگین تھا اس موقع پر لشکر اسلام میں سے چند اہل دل نے خواب دیکھا جو ان کیلئے خوشی کا باعث بنا انہوں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت سیدی گھوڑے پر سوار ہو کر قلعہ میں داخل ہو گئے ہیں اور کافروں کو مار رہے ہیں اسی روز لشکر اسلام غالب آ گیا اور قلعہ فتح ہو گیا کافروں سے ان کی شکست کا سبب پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ ہم نے ایسا محسوس کیا کہ یہ قلعہ گویا الٹا ہو گیا ہے اس لیے ہم بھاگ کھڑے ہوئے۔ اس جہاد میں کئی کافر قتل ہوئے اور بے شمار قید ہوئے۔

بے ادب نوجواں کو سزا

حافظ نور محمدؒ سامانی فرماتے ہیں کہ ایک نوجواں نے کسی مجلس میں حضرت سیدی کی موجودگی میں بے ادبانہ گفتگو اور ہنسی و مزاح کیا حضرت سیدی اس سے بہت ناخوش ہوئے اور مجلس سے تشریف لے گئے۔ بعد ازاں اس بے ادب نوجواں نے کہا کہ جس وقت حضرت سیدی لوگوں کی نظروں سے اوجھل ہو گئے تو میرے سامنے (روحانی طور پر) ظاہر ہو گئے اور میرے چہرے پر ایک سخت طمانچہ مارا جس سے میں دہشت زدہ ہو گیا اور میں نے اپنے چہرے کو مجروح پایا۔ اور میرے دانت درد کی شدت سے تکلیف میں ہو گئے اس بات کو مدت ہو گئی ہے لیکن میں اب تک تندرست نہیں ہوا حضرت سیدی سے معذرت چاہی لیکن انہوں نے قبول نہ کی۔ میں اللہ کے بندوں کے قہر سے پناہ مانگتا ہوں۔

Marfat.com

بدنگاہی پر تنبیہہ

شیخ محمد شریفؒ سید عبدالرحمٰن سے نقل کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت سیدی میرے گھر میں تشریف لائے اور حاضرین کے سامنے حقائق و معارف بیان کررہے تھے کہ میں کسی حاجت کیلئے اٹھ کر حویلی کے اندر چلا گیا ناگہاں میری نظر ایک خوبصورت اجنبی عورت پر پڑی اور میں بے اختیار اس کی طرف چل پڑا اس وقت میں نے دیکھا کہ حضرت سیدی ہم دونوں کے درمیان کھڑے ہیں یہ دیکھ کر میں شرمندہ ہوگیا اور باہر آ گیا اور دیکھا کہ حضرت سیدی پہلے کی طرح تشریف فرما ہیں اور اور مجلس میں معارف بیان کررہے ہیں۔ اور اپنی جگہ سے اٹھے تک نہیں۔

تصرف نظر

شیخ فریدؒ پشاوری سے منقول ہے کہ ایک شخص حضرت سیدی کی خدمت میں آیا اور اس بات کا اظہار کیا کہ میں نے سنا ہے کہ مشائخ متقدمین (گزرے ہوئے بزرگ) ایسے تھے کہ طالبان (اہل سلوک) کو صرف ایک دن میں مقام شہود و مشاہدہ تک پہنچا دیتے تھے اور اپنے مقصد سے ہم کنار کردیتے تھے وغیرہ وغیرہ اس کی یہ بات سنتے ہی حضرت سیدی نے غیرت میں آ کر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی عنایت و فضل سے اس قسم کے تصرفات مشکل نہیں بلکہ اس کام میں کامیابی کیلئے طالب کی عالی استعداد ضروری ہے اور روش محبت بھی درکار ہے تا کہ ان عطیات کو برداشت کرسکے مرشدین کا اصول ہے کہ طالبان کی تربیت چالیس دنوں سے کم میں نہیں کرتے کیونکہ بتدریج تربیت تکمیل تک پہنچا دیتی ہے۔

اسی دن صبح کو ایک جاہل سپاہی حضرت سیدی کی قدم بوسی کیلئے حاضر ہوا دعا کیلئے درخواست کی اور واپسی کی بھی اجازت چاہی حضرت سیدی نے اسے اپنے قریب بلایا اور اس کی خواہش کے بغیر اس کے قلب کو ذاکر کردیا پھر اسے مقام حضور و شہود سے گزار کر درجہ کمال تک پہنچا دیا اور یہ تمام عمل صرف چند گھنٹوں میں طے پا گیا۔ اور اس کو اپنا خلیفہ بنا کر ارشاد و تبلیغ کا حکم

Marfat.com

دے دیا۔ پھر فرمایا اگرچہ یہ شخص بظاہر جاہل تھا لیکن اس میں استعداد و صلاحیت موجود تھی اس لیے میں نے اسے جلدی درجہ کمال تک پہنچا دیا۔ اگر وہ صبر کرتا تو چالیس دن سے کم عرصہ میں اس کی تربیت نہ کرتا۔

حاضرین و خادمان قدیم اس واقعہ سے متعجب ہوئے پھر آپ نے فرمایا۔

''یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس کو چاہے عطا کرتا ہے۔''

اس معاملہ میں حضرت سیدی نے غیرت کی اور ایک ہی دن میں ایک جاہل کو کامل کر دیا۔

آ گئے جب موج میں بندے کو مولا کر دیا
پڑ گئی جس پر نظر گندے کو ستھرا کر دیا

ورنہ آپ کی عادت تھی کہ بتدریج سالک کی تربیت کیا کرتے تھے۔

اسی قسم کا ایک واقعہ شیخ ابو نصرؒ سے بھی منقول ہے کہ کامران بیگ بدخشانی نے حاضر خدمت ہو کر مشائخ زمانہ کی شکایت کی تھی حضرت سیدی نے اسے تخلیے میں بلا کر ایک ہی دن میں اسے درجہ کمال تک پہنچا دیا اور فرمایا

''اب تو بزرگان دین سے متعلق تیری بدگمانی دور ہو گئی ہے''

اس نے جواب دیا کہ

''اب یقین سے کہتا ہوں کہ یہ زمانہ بھی بزرگوں سے خالی نہیں۔''

حضرت سیدی کی دعا سے قیدی کی رہائی

شیخ فریدؒ پشاوری نے اپنے رسالے میں لکھا ہے کہ مفتی سید رفیع فرماتے تھے کہ ایک دفعہ میرے رشتے داروں میں سے ایک شخص بادشاہ کے حکم سے قید کر دیا گیا میں حضرت سیدی کی خدمت میں جا کر اس شخص کی رہائی کیلئے عرض گزار ہوا۔ آپ نے شفقت فرمائی اور فرمایا کہ تیری خاطر میں اس کا علاج کرتا ہوں اور حافظ نظام الدین کو فرمایا کہ ہر روز مجھے اس قیدی کے بارے

Marfat.com

میں یاد دہانی کرایا کر۔ نیز اس کی رہائی کیلئے مجھے روزانہ کا وظیفہ بھی بتا دیا۔ مفتی سید رفیع کہتے ہیں کہ مجھے وظیفہ شروع کیے ابھی چند روز ہی ہوئے تھے اور میں ایک دن مصروف وظیفہ تھا کہ حضرت سیدی میرے گھر میں (روحانی طور پر) ظاہر ہوئے اور فرمایا کہ

''اٹھو اور اس قیدی کے گھر جا کر اطلاع کر دو کہ قیدی رہا ہو گیا ہے۔''

میرے لیے چند عدد کا وظیفہ ابھی باقی تھا۔ میں نے چاہا کہ اس کو پورا کرلوں تو پھر اٹھوں' مگر حضرت سیدی دوبارہ ظاہر ہوئے اور تاکید کے ساتھ فرمایا۔

''جلدی اٹھو! فلاں آدمی قید سے رہا ہو گیا ہے اس کے گھر اطلاع کر دو۔''

میں نے یہ تاریخ لکھ لی اور اطلاع دینے چلا گیا۔

دوسری صبح میں حضرت سیدی کی خدمت میں حاضر ہوا اور خواہش تھی کہ یہ واقعہ ان کے سامنے بیان کروں کہ حضرت سیدی نے اپنی انگلی اپنے ہونٹوں پر رکھ کر مجھے اشارے سے منع فرمایا دیا۔ اور کہا کہ ''بس! بس!۔'' میں ڈرا اور خاموش ہو گیا۔ پھر جب میں نے قیدی کے گھر سے خبر حاصل کی تو معلوم ہوا کہ قیدی نے اسی دن قید سے رہائی پائی تھی جس دن حضرت سیدی نے قید سے رہائی کی اطلاع دی تھی۔

با کریماں کارہا دشوار نیست

مسجد الحرام (بیت اللہ شریف) میں ایک جمیعت کے سامنے شیخ فریدؒ پشاوری نے بیان کیا کہ جن دنوں میر مقصود حاکم بنور تھا اور فقرا کی خدمت اور رعایا کی نگہبانی حتیٰ الامکان کیا کرتا تھا' کے بارے میں خبر ملی کہ بادشاہ نے میر مذکور کو فلاح تاریخ سے معزول کر دیا ہے اور اس کی جگہ ایک دوسرا حاکم روانہ کر دیا گیا ہے اس خبر کو سن کر میر مقصود حضرت سیدی کی قدم بوسی کیلئے حاضر ہوا اور آپ کو بادشاہ کے حکم سے آگاہ کیا آپ متفکر ہوئے اور فرمایا کہ دوسرا حاکم راستے میں ہے اور (بظاہر) یہ امر تبدیلی کی گنجائش سے بالاتر ہے لیکن فرمایا۔

Marfat.com

باکریماں کارہا دشوار نیست

(سخی اور بزرگ لوگوں کیلئے کچھ کام دشوار نہیں ہے)

ان دنوں میر مقصود کی کثرت التجا کی وجہ سے حضرت سیدی زیادہ دیر تک متوجہ رہتے تھے کچھ دنوں کے بعد آپ نے اپنا سر اٹھایا اور مسکراتے ہوئے فرمایا۔ اس التجا کی وجہ سے درگاہ الٰہی سے مجھے یہ القا ہوا ہے۔

اولیا راہست قدرت از الہٰ
تیر جستہ باز گردانند ز راہ

اولیا کو اللہ کی طرف سے یہ قدرت حاصل ہے کہ وہ کمان سے نکلے ہوئے تیر کو راستے سے واپس کر دیتے ہیں۔ پھر فرمایا۔ اے میر مقصود تو مزید پانچ سال تک یہاں حاکم رہے گا اس واقعہ کے چند دنوں بعد خبر ملی کہ میر مقصود کو اپنی جگہ پر بحال کر دیا گیا ہے اور اس کی جگہ لینے والے کو راستے ہی سے واپس بلا لیا گیا ہے راوی کہتا ہے کہ جب پانچ سال گزر گئے اور چھٹے سال کی بھی ایک فصل گزر گئی تو میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ حضرت سیدی نے تو پانچ سال تک میر مقصود کے حاکم رہنے کی بشارت دی تھی اب تو وہ مدت گزر چکی۔ اس خیال سے میں متحیر تھا کہ بنور کے نئے حاکم کے تقرر کی خبر آ پہنچی۔ یہ سن کر حضرت سیدی کے بارے میں میرا یقین اور زیادہ پختہ ہو گیا۔

نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی۔۔۔

شیخ فریدؒ کہتے ہیں کہ حضرت سیدی کی مجلس میں روزانہ بہت سے طالب علم آیا کرتے تھے اور مستفید ہوتے ہم چار ساتھی تھے ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حاضر ہو کر تلقین خاصہ کی درخواست کی جب انہوں نے ہمیں مخلص پایا تو استخارہ کرنے کا حکم دیا ہم چاروں اٹھ گئے اور کچھ دیر بعد دوبارہ آپ کے سامنے حاضر ہوئے آپ نے پہلے طالب علم کی طرف توجہ کی نظر کی تو

Marfat.com

اسے فرمایا۔

"تو بغیر استخارہ کے میرے پاس آ گیا ہے"

دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر فرمایا۔

"تو تمباکو پی کر میرے پاس آ گیا ہے تمہاری صحبت کسی اور وقت کیلئے ملتوی کی جاتی ہے۔"

دونوں نے اپنے اپنے قصور کا اعتراف کر لیا اور اٹھ کر چلے گئے ہم میں سے باقی دو نے اول مجلس میں اس کرامت کا مشاہدہ کیا تو ڈرے آخرکار حضرت سیدی کی صحبت کی برکتوں سے سکون قلب حاصل ہوا اور ہماری توجہ اور التفات میں حضرت سیدی نے کوئی کسر نہ چھوڑی۔

راوی کہتا ہے کہ حضرت خلیفہ الزمانی شیخ آدم بنوری کو من جانب اللہ کشف قلوب بعض اوقات اس قدر کثرت سے وقوع پذیر ہوتا کہ آپ اپنے دل کو اس سے محفوظ رکھنے میں تنگ آ جاتے لیکن جوں جوں آپ کو علم لدنی حقیقی سے وافر حصہ حاصل ہوتا گیا آپ ظہور کرامات واظہار عجائبات سے ترک تصرف فرمانے لگے۔

یہاں جن خوارق وکرامات کا ذکر ہو رہا ہے ان میں سے کچھ حضرت سیدی کے ابتدائی ایام سلوک میں واقع ہوئی تھیں اگر اتفاقاً اس قسم کا ظہور ہو جاتا تو آپ اسے اس طرح پیش کرتے گویا وہ درمیان میں نہیں تھے حضرت سیدی نے فرمایا

"مجھ سے جو خوارق (کرامات) ظاہر ہوئے ہیں میں ان کے درمیان نہیں ہوتا۔"

مراد یہ ہے کہ اولیائے کرام ارادتاً کسی کرامت کا (برائے نمائش) اظہار نہیں کرتے بلکہ یہ سب کچھ منجانب اللہ ہوتا ہے جس کا بعض اوقات ان کو پتا بھی نہیں ہوتا۔

پیشانی پر نقش نورانی

شیخ محمد شریف شاہ آبادی قدس سرہ جو سفر حج میں حضرت سیدی کے ہمراہ تھے بیان کرتے ہیں کہ مدینہ طیبہ کے قیام کے دوران حضرت سیدی سے کئی کرامات ظہور میں آئیں اور

Marfat.com

عجیب وغریب حالات رونما ہوئے ان میں سے ایک یہ بھی تھا کہ آپ کی پیشانی پر لفظ اللہ بہ خط نور چمکتا تھا جس کا عام چرچا اہل مدینہ میں ہوا ایک مدت تک ایسا ہوتا رہا ایک دن ہم نے حضرت سیدی کے سامنے اس بات کا ذکر کیا تو آپ کے چہرے پر غیر معمولی تبدیلی پیدا ہوئی اور اپنی پیشانی پر انگلی رگڑ دی جس سے وہ نورانی نقش جاتا رہا اس طرح کے نقوش اولیاء کرام کی جبینوں پر بارہا ظاہر ہوئے اور یہ حضرت خواجہ غریب نوازؒ اور حضرت محبوب الٰہیؒ کی بابت خاص طور پر مذکور ہے۔

حضرت سیدی کے کوچہ میں شیطان کی رسوائی

شیخ نور محمد پشاوری (خلیفہ حضرت سیدی) سے مذکور ہے کہ ایک دن ہم حضرت سیدی کے گھر کے دروازے (بنور) میں کھڑے تھے اور حضرت سیدی اللہ تعالیٰ کی صفات بیان کر رہے تھے کہ اچانک شیطان ایک آدمی کی صورت میں ظاہر ہوا اور حضرت سیدی سے کہا۔

''تیری صورت ایک پل کیلئے دیکھنا بھی میری لیے سخت تر ہے اور تیرے ہاتھوں تو میں ہلاکت میں پڑ گیا ہوں۔''

نیز ایک صاحب طریقت نے خواب میں شیطان کو دیکھا کہ وہ حضرت سیدی کے کوچے سے بھاگ جاتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے اس کوچہ میں قرار نہیں۔

شاہ جنات کی حاضری

شیخ ابونصرؒ نے حضرت سیدی کے ایک مرید مخلص شیخ عبداللہ کے حوالے سے یہ واقعہ لکھا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ایک دن میں حضرت سیدی کی خدمت کر رہا تھا کہ ایک ساعت کے بعد انہوں نے فرمایا کہ چلے جاؤ اور آرام کرو اور مجھ سے دور ہو جاؤ۔ مگر میں نہ گیا اور مسلسل خدمت میں لگا رہا اچانک میں نے ہولناک آوازیں سنیں اور بہت شور سنا اور روشنی دیکھی یہ

Marfat.com

دیکھ کر میں بہت خوفزدہ ہوا اور بے ہوش ہو کر میرا سرا ایک طرف ڈھلک گیا کچھ دیر بعد میں ہوش میں آیا تو حضرت سیدی نے مجھے ملامت کی اور فرمایا'

''میں نے تجھے کہا تھا کہ دور ہو جاؤ مگر تم نے گستاخی کی اور باہر نہیں گئے''

میں نے پوچھا ''حضرت یہ شور وغل کیسا تھا؟''

فرمایا'' جنوں کا بادشاہ ایک دور دراز مقام سے میری ملاقات کیلئے آیا تھا اور اس کے ساتھ کثیر تعداد میں جن بھی تھے۔''

ایک صالحہ کا خواب

شیخ ابونصر سے روایت ہے کہ ایک صالحہ (نیک) عورت نے کہا کہ ایک دن میرے دل میں یہ خیال آیا کہ کیا حضرت سیدی کو اس بات کا علم ہے کہ میں ان کے فرزندوں کی مرید ہوگئی ہوں اچانک مراقبہ میں دیکھا کہ حضرت سیدی ظاہر ہوئے اور فرمایا کہ

''جو کوئی میرے ادنیٰ مرید کے ساتھ بھی توسل کرے گا میں اس کیلئے حاضر ہوں۔''

چند دیگر کرامات

☆ شیخ ابونصرؒ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص بنور آیا اور حضرت سیدی کے سامنے اخلاص کا پے در پے اقرار کیا اگر چہ قبل ازیں وہ بزرگان کا منکر تھا لیکن محبت کی کشش اور حضرت سیدی کے التفات نے آخر کار اس کو گمراہی کے جنگل سے حضرت سیدی کی صحبت میں پہنچا دیا اور وہ تائب ہو کر رجوع الی اللہ کی حالت کو پہنچ گیا جب وہ حضرت سیدی کی مجلس سے رخصت ہو کر اپنے گھر روانہ ہوا تو حضرت سیدی نے اس کے بارے میں فرمایا۔ اس شخص نے اچھے وقت میں توبہ کی اس کی مدت حیات بہت کم ہے۔ حاضرین یہ بات سن کر حیران ہوئے اور اس اشارے کی حقیقت تلاش کرنے لگے جب دوسرا دن ہوا تو ہم نے سنا کہ اس شخص کا انتقال ہو گیا ہے۔ اس واقعے

Marfat.com

سے ہمارے دل میں حضرت سیدی کیلئے مزید اخلاص پیدا ہو گیا۔

☆ شیخ ابونصرؒ نے ہی اپنے رسالے میں ایک واقعہ لکھا ہے کہ فاسقین میں سے ایک شخص جو حکومت میں عہدے دار تھا۔ آیا اور حضرت سیدی اور آپ کے مریدوں کی دعوت کی خواہش ظاہر کی حضرت سیدی نے اسے کہا کہ اگر تو بدعات ومنکرات سے توبہ کرتا ہے تو ہم تیری دعوت قبول کرتے ہیں وہ فاسق یہ سن کر غصہ میں آ گیا اور بے ادبانہ گفتگو کرتے ہوئے چلا گیا حضرت سیدی نے اس کی طرف تیز نگاہ کی اور فرمایا

''چلا گیا! چلا گیا! اب اس کی واپسی روز قیامت ہی ہوگی۔''

(یعنی دوبارہ ادھر نہیں آئے گا) وہ شخص وہاں سے جانے کے بعد شکار کو چلا گیا مگر جنگل میں اس کا سامنا دشمنوں سے ہو گیا جنہوں نے اسے قتل کر دیا۔

☆ شیخ ابونصرؒ نے اپنے رسالے میں ایک بزرگ شیخ فتح اللہ پوربی کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ کہتے تھے کہ جب میرے دل میں ولولہ عشق الٰہی پیدا ہوا اور اس سلسلے میں میں بہت سے مشائخ و بزرگان کی خدمت میں حاضر ہوا مگر اپنے مقصد کو نہ پہنچا ایک دن مایوسی اور غم کی حالت میں جنگل کی طرف نکل گیا وہاں میری ملاقات ایک مجذوب سے ہوگئی اس نے مجھ سے کہا کہ اگر تو اپنا کمال چاہتا ہے تو سید آدم بنوری کے پاس جا تاکہ تو اپنی مراد حاصل کر لے۔ یہ بشارت سن کر میں بجائے جنگل میں پھرنے کے بنور کی طرف روانہ ہوا جب بنور کی قریب پہنچا تو بے اختیار دل میں یہ خیال آیا کہ اگر آپ واقعی بزرگ ہیں تو میری ضیافت حلوہ سے کریں گے جب میں آپ کی قدم بوسی کر چکا تو انہوں نے اسی وقت خادموں سے فرمایا برائے ایصال ثواب مردگان حلوہ پکایا جائے اور اس مہمان کو جی بھر کر کھلایا جائے کیونکہ یہ حلوے کا طالب ہے۔ ان کے اس کشف سے میں شرمندہ ہوا اور ان سے توسل کرنے کا ارادہ اور مضبوط کر دیا۔

Marfat.com

باب سوم

مناقب روحانی و معارف علمی

Marfat.com

اپنی خوبی کا اظہار۔۔۔شکر نعمت خدا ہے‘ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے نعمت کا بیان‘
اظہار شکر ہے اور اس کو چھپانا کفر ہے۔ اولیاء اللہ و مشائخ نے اپنے اور دیگر بزرگوں کے مناقب
فخریہ بیان کیے ہیں مثلاً امام ابو حنیفہؒ نے خواب میں آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ
1 ”نعمان میری امت کا چراغ ہے“۔ امام ابو حنیفہ نے اس خواب کا برملا چرچا کیا جلال الدین
سیوطیؒ جو کہ ایک عظیم مفسیر و محدث گزرے ہیں کہتے ہیں کہ حضورؐ نے خواب میں مجھے شیخ الحدیث
کے خطاب سے نوازا ہے حضرت بایزید بسطامیؒ نے اپنے آپ کو سلطان العارفین کہا اسی طرح
امام نووی‘ امام غزالی‘ امام حجر و امام شعرانی وغیرہ نے بھی اپنے مناقب خود بیان کیے ہیں حضرت
شیخ عبدالقادر جیلانی نے اپنے مناقب قصیدہ غوثیہ میں بیان کیے ہیں اور آپ یہ قصیدہ اپنی مسجد
کے منبر پر بیٹھ کر حاضرین کے سامنے پڑھا کرتے تھے۔ ”میرا قدم ہر ولی کی گردن پر ہے اور میرا
نسب اعلیٰ ہے“ شیخ فرید گنج شکرؒ نے کہا ”سال ہا سال اللہ تعالیٰ نے مجھے جو حکم دیا وہ میں کرتا رہا۔
اب (حال یہ ہے کہ) جو کچھ میں کہتا ہوں اللہ تعالیٰ اسے پورا کر دیتا ہے۔“ اسی طرح شیخ
احمد سرہندی نے اپنے آپ کو مجدد الف ثانیؒ و قطب زمانی و مرشد آخر الزمان فرمایا ہے۔

حضرت شیخ سید آدم بنوریؒ نے اپنے آپ کو افضل الاولیا و فرید الدھر و خلیفہ زماں تحریر
کیا ہے۔

حضرت سید آدم بنوریؒ کے مناقب‘ مکشوفات‘ ملفوظات (علمی و روحانی) بے شمار ہیں

---

1 نعمان‘ امام ابو حنیفہ کا اصل نام تھا اور چراغ سے مراد چراغ علم و حکمت ہے۔

Marfat.com

اور ان میں سے اکثر حقائق ومعارف علم لدنی پر مبنی ہیں۔ اور بقول مولانا محمد امین بدخشی (بدخشانی) ''جو کچھ آپ کی کتابوں اور رسالوں میں موجود ہے وہ اس کا عشر عشیر بھی نہیں جتنا حضرت سیدی اپنی مجالس میں بیان کرتے تھے۔'' حضرت سیدی کے مناقب ومحاسن پر مشتمل ایک کتاب ''مناقب آدمیہ'' بھی لکھی مولانا محمد امین بدخشی نے جو کہ حضرت سیدی کے صحبت یافتہ تھے اور جن کو آپ نے خلافت بھی عطا کی تھی آپ کے احوال، اقوال ومناقب کو ''نتائج الحرمین'' کی کتابی صورت میں جمع کیا ہے فرماتے ہیں کہ

''جب مجھے حضرت سیدی کے مناقب لکھنے کا خیال آیا تو تاکہ آئندہ زمانے میں آنے والے لوگ بھی ان سے مستفید ہوسکیں تو میں نے کئی بار استخارے کیے جن میں مجھے یہ کام کرنے کی بشارت ملی، ایک دفعہ خود حضرت سید نے بھی خواب میں آکر ان مناقب کے لکھنے کا حکم دیا اور ترغیب دی اور میرے لیے خوش ہوکر دعا دی۔''

اسی طرح سابق خطیب ضلع کوہاٹ کرنل (ر) سید سلطان علی شاہ مرحوم جو کہ مولف کتاب ہذا (اظہار سعد بنوری) کے قریبی عزیز تھے اور حضرت سیدی کے حالات ومناقب کے بارے میں ایک جامع کتاب لکھنے کا ارادہ رکھتے تھے مگر ان کے انتقال کی وجہ سے یہ کام مکمل نہ ہوسکا جب راقم الحروف نے حضرت سیدی کے حالات ومناقب سے متعلق اس کتاب پر کام شروع کیا تو کرنل صاحب مرحوم نے خواب میں آکر بشارت دی کہ آپ نے جو کام شروع کیا ہے وہ نہایت اچھا ہے اور چاہئے کہ یہ تکمیل کو پہنچے اسی لیے مولف نے اس کتاب کا انتساب بھی انہی کے نام کیا ہے۔

اولیاء کرام کے حالات ومناقب اسی لیے بیان کیے جاتے ہیں کہ لوگ ان سے استفادہ حاصل کریں اور ان کی تحقیر وانکار سے بچیں۔

Marfat.com

مناقب روحانی

حضرت سید آدم بنوری قدس سرہ نے اپنی تصنیفات (نکات الاسرار وخلاصہ المعارف) میں لکھا ہے کہ اس فقیر کی تربیت روحانی مخصوص طریقوں سے آنحضرتؐ سے ہوئی (اس کی تصیل باب مصافحات میں درج ہے) نیز خلفائے راشدین حضرت فاطمہ الزہراؓ و دیگر اصحاب کرام سے بھی ہوئی اور حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانیؒ حضرت بایزید بسطامیؒ خواجہ بہاء الدین نقشبندیؒ اور حضرت خواجہ علاؤ الدین عطارؒ سے بھی ہوئی علاوہ ازیں حضرت ابراھیم ادھم بلخیؒ، شیخ بہاؤ الدین ذکریاؒ، شیخ فرید الدین گنج شکرؒ و شیخ شرف الدین پانی پتیؒ سے بھی ہوئی۔

حضرت سیدی نے لکھا ہے کہ ایک موقع پر میں شیخ شرف الدین پانی پتیؒ کے مزار کے قریب ذکر الٰہی میں مشغول تھا کہ حالت استغراق میں میں نے پوری توجہ کے ساتھ دیکھا کہ فرشتے اولیاء اللہ کے نام ایک کاغذ پر لکھ رہے ہیں اور اس فقیر کا نام افضل الاولیا لکھ دیا ہے۔

اس باب میں چند ایسے واقعات بیان کیے گئے ہیں جن میں حضرت سیدی کے مناقب روحانی کا ذکر ہے۔

حضرت سیدی کا روحانی نام عبداللہ

بہ روایت حاجی محمد امین بدخشی کہ لاہور میں ایک شخص امانت خان نامی میرے پاس آیا

Marfat.com

اور بتایا کہ مجھے (امانت خان کو) ایک بزرگ نے بتایا ہے کہ انہوں نے خواب میں دیکھا ہے کہ مجلس اولیاء میں حضرت سیدی کو آدم کے نام سے نہیں بلکہ عبداللہ کے نام سے پکارا جاتا ہے آپ حضرت سیدی کے قدیم یاروں میں سے ہیں آپ اس واقعہ کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ میں (حاجی امین بدخشی) نے جواب دیا کہ یہ درست ہے حضرت سیدی نے بھی اپنی کتاب ''نکات الاسرار'' میں اس بات کو واضح کیا ہے اور فرمایا ہے کہ قابلیت استعدادیہ کے لحاظ سے میرا نام عبداللہ ہے کیونکہ میرا مربی اللہ ہے اور ہر ولی کو اللہ تعالیٰ کے اسماء الحسنیٰ میں سے ایک نام بہ تخصیص مربی دیا جاتا ہے معلوم رہے کہ یہ نام (عبداللہ) صرف قطب مدار کو ہی دیا جاتا ہے جو دنیا میں صرف ایک ہی ہوتا ہے حضرت بہاؤالدین ذکریاؒ ملتانی، حضرت خواجہ یحیٰ کبیر غور غشتیؒ اور شیخ رحمکارؒ کو بھی یہ روحانی مرتبہ حاصل تھا۔

مجلس حضور ﷺ میں حاضری

۱۔ شیخ فریدؒ پشاوری نے یہ واقعہ اپنے رسالے میں مفتی محمد رفیع کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ ایک دفعہ میں نے خواب میں اپنے آقا حضور پرنورؐ کو دیکھا کہ ایک مقام بلند پر اپنے اصحاب کے ساتھ تشریف فرما ہیں۔ سرکار ﷺ نے میری جانب دیکھا اور برائے ترغیب (شوق) یہ آیات تلاوت فرمائیں۔

اِن الذین امنو وعملو الصالحات۔۔۔ الا آخر

پھر فرمایا، عمل صالح کیا کر اور مسکینوں کو کھانا کھلانا بھی عمل صالح ہے۔

بعد ازاں حضورؐ اپنے اصحاب کے ساتھ رخصت ہو گئے جب میں بیدار ہوا تو صبح ہی صبح حضرت سیدی کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے چاہا کہ رات کا واقعہ بیان کروں ابھی میں نے بات شروع ہی نہیں کی تھی کہ حضرت سیدی نے فرمایا ''تو عمل ہائے صالحہ میں کامل ہے'' پھر آپ

Marfat.com

نے میرے پورے خواب کی تعبیر بیان کی اور فرمایا ''حضور ﷺ عمل صالح کی ترغیب دی ہے آگاہ رہو کہ نماز شب (تہجد) افرائض کے بعد بہترین اعمال میں شمار کی جاتی ہے اگرچہ جنت کا دخول محض بہ فضل الٰہی ہے'' حضرت سیدی کے اس کشف سے میں حیران ہوا اور کہا سبحان اللہ گویا حضرت سیدی سرورعالمؐ کی مجلس میں حاضر تھے کہ تمام واقعہ تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا۔

۲۔ ایک درویش چند بار حضرت سیدی کی خدمت میں حاضر ہوا اور درخواست کی کہ ''یا حضرت مدت ہوئی ہے کہ مجھے سرورعالمؐ کے دیدار کی آرزو ہے دعاؤں، نماز اور خیرات سے بھی یہ آرزو پوری نہیں ہوسکی اس لیے میں امیدوار ہوں کہ آپ میرے اوپر توجہ فرمائیں کہ میرا مقصود مجھے مل جائے اور میری دکھیا آنکھوں کو حضورؐ کے حسن جہاں تاب کے دیدار سے روشنی اور آسودگی حاصل ہو ورنہ اسی تمنا کے پورا نہ ہونے سے میں مرجاؤں گا''

بعدازاں ایک دن حضرت سیدی نے اسے ازروئے بشارت فرمایا کہ موزوں وقت پر میں نے تمہاری گزارش سرکار مدینہؐ کے حضور پہنچادی ہے اور آج رات مجھے آنحضرتؐ کا دیدار نصیب ہوا اور حضورؐ نے فرمایا کہ ''اے آدم!'' تیری خاطر میں نے اس درویش کو اپنی زیارت کرائی ہے اور اس کی شام ہجر کو صبح سعادت میں تبدیل کردیا ہے اور اس درویش کے ساتھ کلام بھی کیا ہے آخرکار اس درویش نے اس دیدار مصطفےٰؐ کی برکت سے اطمینان قلب اور فوائد کثیر حاصل کیے اور شادمان ہوا۔

۳۔ اسی طرح ایک شخص نے التماس کیا کہ یا حضرت جب بھی آپ کو حضورؐ کی مجلس میں حاضری کا شرف حاصل ہو تو میرے احوال بھی عرض کردیں اور میرا نصیب مجھے دلوادیں۔ میری مراد مجھے مل جائے۔ جب حضرت سیدی کو وہ خاص مجلس میسر ہوئی تو آپ نے دربار رسالتؐ میں اس شخص کے احوال کا ذکر کیا تو سرکارؐ نے فرمایا کہ اس شخص کے اوقات اوباشی، رندی (پابندی شریعت سے بے توجہی) اور تندی (غصہ) میں گزرتے ہیں لہذا وہ اس دولت کا مستحق نہیں۔ (العیاذ باللہ)

Marfat.com

صلوٰۃ تراویح کا مسئلہ

ایک دفعہ رمضان کی انتیس تاریخ کو آپ مسجد (خانقاہ بنور) میں بیٹھے ہوئے تھے کہ فرمایا کہ

''یہ رات مہینہ کی اول ہے (یعنی چاند رات ہے) میں نے چاند دیکھ لیا ہے اور صلوٰۃ تراویح نہ پڑھو''

اہل شہر نے بلندی پر سے چاند دیکھنے کی کوشش کی لیکن نہ پایا آپ کے مریدوں میں سے کوئی بھی چاند نہ دیکھ سکا اکابرین شہر نے فیصلہ کرلیا کہ تراویح پڑھی جائیں کیونکہ یہ حکم شرعی ہے کشف ظنی ہوتا ہے اور اس پر اہل ظاہر کو اعتماد نہیں کرنا چاہیے حضرت سیدی بھی متحیر تھے کہ اگر تراویح پڑھیں تو یہ خلاف علم کشف ہوگا اور اگر نہ پڑھیں تو خلاف حکم شرعی ہوگا اسی تردد کی کیفیت تھی کہ اطراف سے گواہان پہنچ گئے اور چاند کے دیکھے جانے کی خبر پہنچائی اور وہی نشانیاں بتائیں جو حضرت سیدی نے بیان کی تھیں۔

عبادت کی نورانیت

مولانا محمد امین بدخشی نے لکھا ہے کہ ایک دفعہ ماہ رمضان کی پچیس تاریخ تھی کہ حضرت سیدی نے بوقت عشاء فرمایا ''یہ شب قدر ہے'' اور صبح تک اس کے انوارات پھیلے رہیں گے'' جب ستائیسویں شب آئی تو یہ رات بھی بے حد نورانی تھی۔ ہمیں تعجب ہوا کہ یہ رات تو سال میں صرف ایک دفعہ ہوتی ہے یہ تعدد کیوں! آخر حضرت سیدی نے فرمایا کہ یہ نورانیت لوگوں کی اطاعت وعبادت گزاری کا نتیجہ ہے کہ وہ شب قدر سمجھ کر عبادت وگریہ کرتے ہیں اس لیے اللہ تعالیٰ نے انوار پیدا کردیے ہیں اسی طرح ایک دفعہ تیئسویں شب کو حضرت سیدی نے فرمایا کہ یہ شب قدر ہے عبادت واذکار میں مصروف رہو۔

Marfat.com

عالم قدس سے مریدوں پر نظر

ا۔ شیخ سلیمان "حضرت سیدیؒ کے صادق مریدوں میں سے ہیں' نے بیان کیا کہ بعد از وفات حضرت سیدی ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک عالی شان مکان ہے اور میں نے چاہا کہ میں اس مکان میں داخل ہو جاؤں تو دربان نے مجھے روکا تو میں نے حضرت سید ی کا نام لیا کہ میں ان کے مریدوں میں سے ہوں تو دربان نے مجھے اندر جانے کی اجازت دے دی میں اندر چلا گیا دیکھا کہ وہاں نہایت عالی شان مقامات ہیں جن کی خوب صورتی بیان سے باہر ہے میں خوفزدہ و حیران آگے بڑھا اور ایک مجلس تک پہنچ گیا دیکھا کہ حضرت سیدی وہاں موجود ہیں مجھے دیکھ کر دور سے پکارا۔ میں نزدیک گیا اور باادب کھڑا ہو گیا آپ نے فرمایا ''سلیمان فکر مت کرو میں نے تمہارا کام بخوبی کر دیا ہے اپنے پیر بھائیوں سے کہہ دو کہ وہ ظاہر و باطن میں دین پر سختی سے قائم رہیں۔''

۲۔ شیخ مسعود انبائیؒ نے بھی اسی طرح کا ایک واقعہ بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت سیدی کی وفات کے بعد میں غمگین تھا ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کہ آپ مریدین کے مجمع میں بیٹھے ہیں اور ایک بڑا سا برتن جو نعمت سے پُر ہے آپ کے سامنے رکھا ہے آپ نے مجھے اشارہ کیا کہ اس کو تقسیم کرو میں نے سب (مریدین) میں زیادہ زیادہ تقسیم کیا پھر وہ برتن آپ کے پاس واپس لے گیا دیکھا کہ وہ اسی طرح نعمت سے پُر ہے پھر آپ نے سب مریدوں پر نظر کی اور فرمایا۔

''تم گھبراتے کیوں ہو غمگین مت ہو تسلی رکھو میں تمہارے ساتھ ہوں اور تم سے جدا نہیں ہوں''

اس خواب سے ہمیں تسلی ہوئی۔

Marfat.com

مشوانی سید ہیں

سلطان مشوانی جو کہ حضرت سیدی کے مریدین میں سے تھا ایک دن ملتمس ہوا کہ ہم قوم مشوانی کو سید کہتے ہیں اور شجروں میں بھی یہی لکھا ہے اس لیے ملتمس ہوں کہ جب آپ کی دربار رسالتؐ میں (روحانی طور پر) حاضری ہو تو آپ اُنؐ سے درخواست کریں کہ مشوانی کیا واقعی سید ہیں نور محمد پشاوری بھی اس موقع پر حاضر تھا اور اس کا بھی یہی سوال تھا۔ حضرت سیدی اس التماس کی بناء پر متوجہ ہوئے تو دوران مراقبہ حضور سرکار دو عالمؐ کو دیکھا کہ اوپر سے ظاہر ہوئے اور فرمایا

''میرے بیٹے! میں تیری خاطر عرش سے آیا ہوں مشوانی سید ہیں لیکن انہوں نے برا کیا کہ اپنے آپ کو سید نہیں کہتے یا خاموش رہتے ہیں اس لیے افغان مشہور ہو گئے ہیں اور ان کی سیادت پر پردہ پڑ گیا ہے۔''

Marfat.com

معارف علمی

شیخ العارفین حضرت شیخ سید آدم بنوری قدس سرہ کے معارف علمی بھی بے شمار ہیں جن کی تفصیلات کیلئے ایک الگ دفتر درکار ہے اجمالاً چند معارف علمی کا یہاں ذکر کیا جاتا ہے تاکہ یہ کتاب ان معارف سے بھی خالی نہ رہے۔

جیسا کہ آپ کے ابتدائی حالات میں مذکور ہے کہ آپ کا وجود عطیہ نبویؐ تھا پھر بھلا کیسے آپ کو علوم باطنی سے مالا مال کر کے علوم ظاہری سے محروم رکھا جاتا۔ اگر چہ علوم ظاہری کی تکمیل کیلئے آپ باقاعدہ کسی مدرسہ میں داخل نہیں ہوئے لہذا اس بارے میں ایک قسم کی تشنگی سی باقی تھی لیکن علم لدنی کی دولت عطا کر کے رب کریم نے آپ کے سینہ کو جملہ علوم سے بھر دیا جن میں حفظ قرآن کی نعمت عظمیٰ بھی شامل تھی متعدد کتابوں ورسالوں کے علاوہ آپ کے متوسلین ومریدین کے ذریعے آپ کے بے شمار علمی مناقب ومعارف بیان کیے گئے ہیں ان میں چند ایک تمثیلاً درج ذیل ہیں۔

حکمت:۔ حضرت سیدی نے فرمایا کہ احکامات شرعی میں سراسر انسان کے لیے منافع ہے اور حکمتیں ہیں مثلاً حکم وضو وغسل میں تطہیر کے علاوہ دیگر فائدے بھی ہیں اور وہ یہ کہ اس سے اعضائے رئیسہ کو قوت اور روح کو تازگی حاصل ہوتی ہے جب کسی شخص کو حدث ہوجاتا ہے تو قوی

Marfat.com

سست ہوجاتے ہیں اور طبیعت پژمردہ ہوجاتی ہے اور تھکن محسوس ہوتی ہے۔ اور بذریعہ وضو وطہارت قوائے انسانی کو تازگی وفرحت محسوس ہوتی ہے اور وہ اطاعت الٰہی کے قابل ہوجاتا ہے۔

مکاشفہ:۔ حضرت سیدی نے فرمایا کہ اوائل سلوک' کشف قبور کا معاملہ مجھ پر اس قدر غالب تھا کہ معمولی توجہ کے ساتھ میتوں کا حال مجھ پر ظاہر ہوجاتا تھا حتیٰ کہ اگر میں چاہتا تو مشرق سے مغرب تک کی میتوں کے احوال سے واقف ہوجاتا لیکن میرا دل یہ نہیں مانتا کہ اس عمر مختصر کو غیر ضروری امور پر صرف کرنا بے انصافی ہے بقول خاقانی ؎

پس از سی سال ایں معنی محقق شد بہ خاقانی — کہ یک دم برخدا بودن بہ از ملک سلیمانی

ترجمہ:۔ تیس سال کے بعد یہ نکتہ خاقانی کی سمجھ میں آیا کہ خدا کی طرف ایک لمحے کی توجہ ملک سلیمان سے بھی زیادہ قیمتی ہے۔

مسئلہ:۔ فرمایا کہ فقہا کے نزدیک یہ بات مقرر ہے کہ نماز میں قراءت رکوع وسجود کے موقع پر قہقہہ لگانا نماز فاسد کردیتا ہے اور وضو کو بھی ناقص کردیتا ہے لیکن نماز جنازہ میں قہقہہ مفسد نماز تو ہے لیکن مفسد وضو نہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ نماز کیلئے بھی نور ہوتا ہے اور وضو کیلئے بھی نور اور وہ نماز جس میں سجدہ ورکوع ہوں' وہاں نور نماز' محیط وضو ہوتا ہے اس لیے جب محیط (نور نماز) ہی زائل ہوگیا تو لازماً محاط (وضو) بھی زائل ہوگیا۔

لیکن دوسری صورت میں یعنی نماز جنازہ میں وضو کا نور' محیط نماز ہوتا ہے اور قہقہہ لگانے سے محاط یعنی نماز فاسد ہوگئی لیکن محیط یعنی وضو باقی ہے اس کو بذریعہ شکل یوں ظاہر کیا جاسکتا ہے۔

Marfat.com

نماز فرض عین

محیط
وضو
نور نماز

نماز جنازہ

محیط
نماز
نور وضو

ذکر اسم ذات:۔ ایک مکتوب میں حضرت سیدی نے لکھا ہے کہ اسم ذات تمام اسمائے صفاتی کا جامع ہے ضروری ہے کہ ذکر اسم ذات میں درست عقیدہ کے ساتھ مشغول ہو یہ وہ اسم ہے جس کا کوئی مسمیٰ نہیں اور یہ ذکر ہمیشہ ادب اور محبت کے ساتھ کیا جائے اور ساتھ ہی مراقبہ قلبی اور حاضر دل کے ساتھ ہو۔ اور کسی وقت بھی غفلت نہ کی جائے آج کے دن کا وقت نقد ہے اگر اس میں عمل صالح کرو گے تو فائدہ اٹھاؤ گے اگر نہیں کرو گے تو اپنا نقصان کرو گے۔

حقیقت کعبہ: اپنے وطن (ہندوستان) میں قیام کے زمانے میں جب ایک دفعہ بعض مریدین نے آپ سے حقیقت کعبہ کے بارے میں استفسار کیا تو آپ نے فرمایا

"حقائق و معارف علمیہ کے بارے میں جو مجھے معلوم ہیں جب تک میزان شرع کی رو سے احسن موازنہ نہ کرلوں تب تک میں ایسے حقائق اور مصارف کو زبان پر نہیں لاتا اور تم بھی اس بارے میں اچھی طرح دیکھو کہ جو بات تم کہتے ہو وہ تمہارے ادارک و عقل و فہم و کشف سے باہر تو نہیں ہے"

کچھ مدت بعد جب آپ حج بیت اللہ کے لیے تشریف لے گئے تو ایک دفعہ بعض مریدین نے آپ سے حقیقت کعبہ کے بارے میں استفسار کیا تو آپ نے فرمایا۔ "حق تعالیٰ نے کمال بندہ پروری کرتے ہوئے میرے سامنے حقیقت کعبہ معظّمہ ظاہر کردی ہے۔ اور جمال حقیقت خانہ کعبہ کا علم عطا فرمایا۔" پھر آپ نے حقیقت کعبہ کے بارے میں اس قدر حقائق و معارف بیان کیے کہ سننے والے ان کو سمجھنے سے عاجز آ گئے خلاصہ اس کا یہ ہے۔ آپ نے فرمایا

Marfat.com

''صورت کعبہ سے مراد پتھر اور مٹی (کی عمارت) نہیں ۔ بلکہ یہاں تک کہ اگر پتھر درمیاں میں نہ رہے تو تب بھی کعبہ کعبہ ہی رہے گا اور مخلوق کیلئے مسجود الیہ ہے بلکہ صورت کعبہ اس حیثیت سے کہ عالم خلق ہے اور وہم وخیال سے باہر ہے عالم محسوسات میں سے ہے لیکن محسوس نہیں وہ متوجہ الیہا ہے اشیاء کیلئے اور کوئی توجہ ہستی کی صورت میں نہیں رکھتا کیونکہ وہ لباس نیستی کی صورت میں پوشیدہ ہے وہ نیستی ہے جو لباس ہستی پہن کر اپنے آپ کو ظاہر کیے ہوئے ہے جہت میں بے جہت ہے اور سمت میں بے سمت ۔ عقل اس کی تشخیص کرنے سے عاجز ہے۔''

نیز حقیقت کعبہ کو بہ طریق دیگر اس طرح بیان کیا ''حقیقت کعبہ ایک تعین سے عبارت ہے جو کہ تعینات نور محمدیؐ میں سے ایک تعین ہے اور یہ تعین قابلیت' مظہریت و مسجودیت کا حامل ہے اور قبلہ اس کا نام ہے اور یہ بات درست ہے کہ خلق اول نور محمدیؐ ہے اور عام مخلوقات اسی نور کی تعینات ہیں اور ان میں سے ہر ایک اپنی قابلیت ومظہریت مخصوصہ کے ساتھ ظہور میں آیا ہے ۔ مثلاً زمین جو بیت اللہ کی محدودہ ہے اور جو کہ اس بیت کی مظہریت کے وقوع کی قابلیت بھی رکھتی ہے ۔ اور یہ معلوم ہے کہ فضل کلی کُل کیلئے ہے جو کہ تمام تعینات کا جامع ہے اور میں نے جو کہا ہے کہ وہ تعین قابلیت ومظہریت ومسجودیت کا حامل ہے اس معنی سے نہیں کہ وہ تعین خود کی قابلیت کی جہت رکھتا ہے تمام جہات سے معبود حقیقی کی طرف گویا وہ واسطہ ہے ساجد ومسجود اور عابد ومعبود کے درمیان'' ۔

ہے پرے سرحد ادراک سے اپنا مسجود
قبلہ کو اہل نظر قبلہ نما کہتے ہیں

نیز اپنے درویشوں کو فرمایا۔

''یہی وہ مکان عظیم الشان ہے کہ کتاب وسنت اس کی مدح کرتی ہے اور اس کی عظمت سے انکار کرنے والوں کو رد کرتی ہے اور اکثر انبیاء واولیاء اس کی حقیقت کے فضائل کو اجمالاً ظاہر کرنے میں ناطق ہیں اور اس قدر قرب وعرفان کے باوجود اس کی حقیقت کے بارے میں

Marfat.com

ساکت ہیں۔ پس اے دوستو! جب آپ خانہ کعبہ کے پاس جائیں تو اس کی حقیقت کو دریافت کرنے میں نہ لگ جائیں بلکہ ہزار ادب اور تواضع ظاہری و باطن کے ساتھ طواف کرتے ہوئے اصلی کام کی طرف متوجہ ہوں جو کچھ بھی ظاہر ہو وہ آپ کی استعداد کے مطابق ہوگا حق سبحانہ تعالیٰ نے محض اپنے کرم سے اس مسکین کو کعبہ معظّمہ کے متعلق جو علم دیا ہے وہ تحقیقات سے بالاتر ہے۔''

مکاشفہ: ایک دن حضرت سیدی نے فرمایا کہ بعد از طواف میں نے چاہا کہ زمزم کے کنوئیں کی طرف جاؤں میں نے وہاں سے دیکھا کہ جس قدر لوگ طواف کر رہے ہیں اسی قدر بیت اللہ بھی اپنی ماہیت یعنی بیت اللہ کے طواف میں مشغول ہے جو کہ مرکز عرشی کا نور ہے اور تحت الثریٰ سے لے کر مرکز عرش الٰہیٰ تک پھیلا ہوا ہے درحقیقت وہی تمام قبلہ ہے اور نماز میں متوجہاں احدیت ذات جل شانہ ہے۔

حکایت کا راز: شیخ محمد شریفؒ جو حضرت سیدی کے اکابر خلفا میں سے تھے اپنے رسالے میں لکھتے ہیں کہ حضرت سیدی کی مجلس میں ایک دانا شخص نے بغرض امتحان ایک واقعہ بیان کیا کہ ایک دفعہ قحط سالی کی وجہ سے لوگ عاجز آ گئے تو ایک بزرگ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور نزول بارش کیلئے دعا کی درخواست کی اس بزرگ نے لوگوں کے اضطراب کو دیکھ کر آسمان کی طرف دیکھا اور فرمایا۔ ''اے آسمان! یہ بخل اور بے رحمی تو نے کہاں سے سیکھی؟'' اس بات کے کہتے ہی بارش برسنی شروع ہوگئی۔

یہ قصہ سن کر حضرت سیدی کی مجلس میں سب لوگ حیران رہ گئے حضرت سیدی نے حاضرین سے پوچھا ''کیا اس حکایت کا راز کسی کو معلوم ہے'' حاضرین نے عرض کیا ''نہیں! بلکہ ہم اس بات کے بارے میں حیرت زدہ ہیں۔'' حضرت سیدی نے اس واقعے کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ ''ہر خدمت کیلئے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ موکل ہے لہذا جب اس بزرگ نے

Marfat.com

لوگوں کے حال پر رحم کیا تو اسی فرشتے پر نظر کی جو بارش برسانے پر نگہبان ہے اور اسی سے مخاطب ہو کر یہ کہا تھا کہ یہ بخل تو نے کس سے سیکھا۔ چونکہ یہ بزرگ مقبولین میں سے تھے اس لیے اس فرشتے نے اس بزرگ کی دعا پر فوراً بارش برسانے کا بندوبست کر لیا۔ اس معاملے کے حل پر حاضرین کو حیرت اور خوشی ہوئی کہ اللہ کے مقبول بندوں کو قدرت کے کیا کیا سربستہ رازوں کی خبر ہوتی ہے۔"

(من جانب اللہ)۔

Marfat.com

باب چہارم

ہم عصر بزرگان

Marfat.com

یہ محض اللہ تعالیٰ کی شان کریمی ہی ہے کہ اس نے انسانوں کی ہدایت ورہنمائی کے لیے بعداز ختم نبوت ہر دور میں اور ہر جگہ اپنے نیک بندوں واولیاء کو مامور فرمایا جو امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا فریضہ بہ طریق احسن سرانجام دیتے رہے۔ ظاہر ہے سید العارفین حضرت سید آدم بنوریؒ کا زمانہ بھی گلستان ولایت کے ان رنگ برنگے پھولوں سے مہک رہا تھا۔ ان بزرگوں میں سے بعض کے ساتھ حضرت سیدی کی ملاقاتیں بھی ہوتی رہیں اور ان ملاقاتوں میں روحانی وعلمی موضوعات پر باہم خوشہ چینیاں بھی ہوتی رہیں یہاں مختصراً حضرت سیدی کے زمانے کے چند مشہور بزرگوں کا تعارف درج ہے۔

شیخ سید محمد طاہرؒ لاہوری بندگی

آپ حضرت سیدی کے زمانے کے سلسلہ قادریہ کے بڑے بزرگوں میں سے تھے۔ سلسلہ عالیہ قادریہ میں آپ نے شاہ سکندر کیتھلیؒ سے خلافت حاصل کی اور انہی کے حکم سے 994ھ میں ملتان سے لاہور تشریف لائے اور تاحیات وہیں قیام کیا۔ جبکہ سید شیخ طاہرؒ لاہوری کو سلسلہ نقشبندیہ میں حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ سے اجازت وخلافت حاصل تھی یہی وجہ تھی کہ حضرت مجدد الف ثانیؒ کی وفات کے بعد شیخ سید آدم بنوریؒ نے لاہور آ کر آپ کی صحبت اختیار کی اور آپ سے نسبت قادریہ حاصل کی اس بارے میں حضرت سیدی نے فرمایا ''میں نے کسی قادری نسبت والے کو اس نسبت عالی کا حامل نہیں پایا تھا'' اس کے علاوہ حضرت سیدی نے آپ سے نسبت نقشبندیہ بھی کمال درجہ میں پائی حضرت سیدی طاہر لاہوریؒ نے ایک عرصے تک

Marfat.com

لاہور میں درس وتدریس کا سلسلہ جاری رکھا اور اپنی روحانی وعلمی بصیرت سے پنجاب وسرحد میں خلق خدا کو فیض پہنچاتے رہے۔ 1040ھ میں لاہور میں آپ کا انتقال ہوا۔ اور وہیں پر مدفون ہیں۔

شیخ عبدالوہاب المعروف اخون پنجو باباؒ

شیخ العارفین حضرت سید عبدالوہاب المعروف اخون پنجو باباؒ حضرت سیدی کے زمانے کے مشہور مشائخ میں سے تھے۔ آپ 937ھ میں مردان [1] میں پیدا ہوئے اور 1040ھ میں اکبر پورہ (پشاور) میں وفات پائی۔ آپ حسینی سید تھے۔

آپ کے والد شیخ سید برہان الدین غازی بابا سلسلہ چشتیہ صابریہ میں حضرت شیخ عبدالقدوسؒ گنگوہی کے مرید تھے اور خلیفہ تھے اس لیے آپ نے سلسلہ چشتیہ صابریہ میں اپنے ہی والد ماجد سے نسبت حاصل کی۔ چونکہ شیخ عبدالوہاب بھی اپنے علاقے (وادی پشاور کابل) میں وہی کام کررہے تھے جو حضرت مجدد الف ثانیؒ ہندوستان میں کررہے تھے اور چونکہ دونوں کا مشن بھی ایک تھا اس لیے شیخ عبدالوہاب حضرت مجدد الف ثانیؒ سے متاثر ہوئے اور سلسلہ نقشبندیہ میں حضرت مجدد الف ثانی سے بیعت [2] کی (حضرت مجدد کی ولادت 971ھ کی ہے اس لحاظ سے آپ حضرت مجدد الف ثانیؒ سے عمر میں تقریباً پینتیس (35) برس بڑے تھے۔)

اسی طرح آپ حضرت سید آدم بنوری کے سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ میں برادر طریقت

---

[1] مردان کے ایک گاؤں ترہ کئی میں۔

[2] یاد رہے کہ حضرت مجدد الف ثانیؒ سلسلہ چشتیہ میں اپنے والد شیخ عبدالاحد کے واسطے سے شیخ عبدالقدوس گنگوہی کے مرید ہیں اور شیخ عبدالوہاب شیخ جلال الدین تھانیسری کے واسطے سے شیخ عبدالقدوس گنگوہی کے مرید ہیں۔ اس طرح یہ دونوں ایک واسطے سے سلسلہ چشتیہ میں ایک دوسرے کے پیر بھائی (برادران طریقت بھی تھے)۔ اثر افغانی نے لکھا ہے کہ شیخ عبدالوہاب نے حضرت مجدد الف ثانیؒ سے سلسلہ نقشبندیہ میں تجدید بیعت بھی کی تھی (روحانی رابطے)

Marfat.com

ٹھہرے، جبکہ قاضی میر احمد رضوانی نے ۔۔تحفۃ الاولیا میں (بحوالہ حافظ محمد شعیب تورڈھیریؒ کی کتاب مراۃ الاولیاء) شیخ عبدالوہاب کو حضرت سید آدم بنوریؒ کے خلفاء میں سے لکھا ہے جبکہ عبدالحلیم اثر افغانی نے اس کی تردید کی ہے تاریخی لحاظ سے یہ تردید درست ہی معلوم ہوتی ہے کیونکہ شیخ عبدالوہاب کی وفات کے وقت حضرت سیدی کی عمر چالیس برس تھی۔اور حضرت سیدی کی شہرت شیخیت کا دور 1035ھ کے بعد کا ہے۔جبکہ 1040ھ شیخ عبدلوہاب کی وفات کا سال ہے) برادران طریقت ہونے کے ناطے ایک دوسرے کیلئے باہمی محبت واحترام کا رشتہ ضرور ہوگا۔

ہاں البتہ بعد میں شیخ عبدالوہاب کے چوتھے بیٹے شیخ فریدالدین (المعروف شیخ فرید) حضرت سیدی سے بیعت ہوئے اور خلافت بھی حاصل کی یہ وہی شیخ فرید ہیں جو حضرت شیخ حبیب پشاوری اور حضرت حاجی بہادر کوھاٹی کے بھی اولیں مرشد طریقت تھے اور مذکورہ بالا دونوں بزرگوں نے بھی سلسلہ چشتیہ صابریہ میں ہی آپ (شیخ فرید سے) بیعت کی تھی بعض روایتوں میں ہے کہ ان دونوں نے شیخ فریدؒ سے سلسلہ نقشبندیہ میں بیعت کی تھی۔ (واللہ اعلم)

شیخ رحمکار کاکاؒ (نوشہرہ)

صوبہ سرحد میں سلسلہ سہروردیہ کے جو بزرگ گزرے ہیں ان میں سب سے بڑے بزرگ شیخ رحمکار کاکاؒ ہیں جو کہ پٹھانوں کے علاقہ میں زیادہ تر (کاکا صاحب) کے نام سے معروف ہیں یہ لفظ پٹھانوں میں باپ اور چچا کو مخاطب کرنے کے علاوہ بزرگوں کو بھی مخاطب کرنے کیلئے بولا جاتا ہے۔

آپ کا اصلی نام سید کستیر گل (بمعنی زعفران) تھا جو کہ بہت کم لوگوں کو معلوم ہے آپ سادات بخاری سے تعلق رکھتے تھے اور آپ کے بزرگ بلوچستان (شین) سے ہجرت کرتے کرتے گزنی خوست اور کوھاٹ کے راستے موجودہ علاقے نوشہرہ میں آکر آباد ہوئے اس لیے ان علاقوں میں آپ کی بزرگوں کے مزارات ہیں جن میں ایک بزرگ سیدنا آدم بخاری کا مزار

Marfat.com

کوھاٹ کے علاقے دوآبہ (موجودہ ضلع ھنگو) میں ہے۔

شیخ رحمکار کاکا 981ھ میں پیدا ہوئے اور 1063ھ میں نوشہرہ میں وفات پائی اور وہ علاقہ جہاں آپ کا مزار ہے اب زیارت کا کا صاحب کے نام سے مشہور ہے۔ پشتو کے مشہور شاعر اور دانشور صاحب سیف و قلم خوشحال خان خٹک بھی آپ کے جنازے اور تجہیز و تکفین میں شریک تھے۔

آپ کے روحانی فیوضات و خلفاء پنجاب سے لے کر کابل تک اور سوات سے لے کر جنوب میں قندھار تک پھیلے ہوئے ہیں کوھاٹ میں آپ کے خلفاء میں خواجہ سید عبدالرحیم (شیویکی۔ شکردرہ روڈ) شیخ فتح گل، خواجہ پنی خان، خواجہ شادی خان مزار شادی خیل، خواجہ کمال خان، (مزار کمال خیل) شامل ہیں۔ حضرت سیدی کے خلیفہ حاجی دریا خان چمکنی بھی حضرت سیدی کی وفات کے بعد آپ سے بیعت ہوئے اور خلافت پائی۔

شیخ رحمکارؒ کی حضرت سیدیؒ سے ملاقات

حضرت سیدی ایک دفعہ ہندوستان سے وادی پشاور جاتے ہوئے جب سرائے اکوڑہ (موجودہ نام اکوڑہ خٹک) پہنچے تو حضرت شیخ رحمکار کاکا کو حضرت سیدی کی آمد کی اطلاع ملی تو آپ اعزاز و اکرام کے ساتھ حضرت سیدی سے ملاقات کے لیے تشریف لائے۔ دونوں بزرگوں کی ملاقات ہوئی شیخ رحمکار کاکا نے حضرت سیدی کو نہایت محبت و خلوص سے اپنی خانقاہ میں تشریف لانے کی دعوت دی۔ حضرت سیدی نے دعوت قبول کر لی۔ اور حضرت شیخ نے حضرت سیدی کی خوب خاطر مدارت کی جب ظہر کی نماز کا وقت آیا تو شیخ صاحب نے حضرت سیدی سے فرمایا۔ ''اے حضرت آپ آگے آیئے! تاکہ آپ کی امامت میں نماز ادا کریں شاید اللہ آپ کی نماز کی برکت سے مجھ پر اور میرے ساتھیوں پر رحم فرمائے۔'' حضرت سیدی نے جواب دیا۔ ''یہاں میں آپ کی امامت نہیں کروں گا۔ (کیونکہ آپ صاحب خانہ ہیں) آپ ہی امامت کیجئے۔ اس کے علاوہ جو کچھ آپ کہیں گے ہم مان لیں گے۔''

Marfat.com

آخر کار حضرت سیدی کے اصرار پر شیخ رحمکار جائے امامت پر کھڑے ہو گئے اور نماز پڑھائی۔ حضرت سیدی تین دن تک شیخ رحمکار کے مہمان رہے اور حضرت شیخ سے خوب علمی صحبتیں رہیں تین دن بعد جب آپ وہاں سے رخصت ہوئے تو راستے میں اپنے مریدوں سے فرمایا۔ ''چند نمازیں میں نے حضرت شیخ احمد سرہندی (مراد شیخ مجدد الف ثانیؒ) کے پیچھے پڑھیں اور پندرہ نمازیں اب حضرت شیخ (رحمکار کاکا) کے پیچھے پڑھیں۔ ان کے علاوہ نماز پنجگانہ میں سے کوئی نماز نہ میں نے خود اس طرح پڑھ سکا ہوں اور نہ کوئی اور ایسا ہے کہ اس کے پیچھے اس طرح ادا کر سکوں۔'' یعنی ان دو بزرگوں کے پیچھے نماز ادا کرنے میں جو سرور آیا وہ کہیں اور نصیب نہیں ہوا۔

اس ملاقات میں حضرت شیخ رحمکار کاکا نے اپنے صاحبزادے محمد گل [1] کو حضرت سیدی کے سپرد کیا جو آپ کے ہمراہ سفر حج کے بھی رفیق رہے اور آپ کی صحبت میں رہ کر بے شمار روحانی و علمی فیوضات حاصل کرنے کے علاوہ آپ سے خلافت بھی پائی۔

شیخ احمد سون غرغشتیؒ (جالندھری)

قطب الولایت حضرت شیخ احمد سون غرغشتی، شرقی پنجاب کے ضلع جالندھر کے گاؤں بجواڑہ میں پیدا ہوئے، سون آپ کا قبیلہ ہے اور نسلاً پٹھان تھے۔ آپ کے والد کا نام شیخ محمد الیاس تھا۔ علوم شریعت و طریقت اپنے والد شیخ محمد الیاس اور شیخ اللہ داد لاہوری سے حاصل کیے، سلسلہ عالیہ قادریہ تھا اپنی والد کی وفات کے بعد 995ھ میں گدی نشین ہوئے۔

حضرت سیدی کے شیخ طریقت حضرت مجدد الف ثانیؒ اور شیخ احمد سون میں قدر مشترکہ یہ تھی کہ ان دونوں بزرگوں کو شہنشاہ جہانگیر نے اپنے دربار میں سجدہ، تعظیمی کیلئے بلایا تھا اور

---

[1] حضرت خواجہ محمد گل کا مزار اپنے والد بزرگوار کے مزار کے ساتھ ہی واقع ہے آپ کو نقشبندیہ کے علاوہ سلسلہ قادریہ میں بھی نسبت حاصل تھی۔

Marfat.com

دونوں نے انکار کر دیا تھا۔ اور دونوں بزرگ دو مختلف وقتوں میں قلعہ گوالیار میں قید کیے گئے تھے۔ (حضرت مجدد الف ثانیؒ کی قید کا دور شیخ احمد سون کے بعد کا ہے۔)

شیخ احمد سون کو قلعہ گوالیار میں قید کرنے کا واقعہ 1012ھ میں پیش آیا 1019ھ میں جہانگیر نے خان جہان لودھی کو دکن کا حاکم مقرر کیا تو دکن جاتے ہوئے وہ جب گوالیار پہنچا تو شیخ احمد سون کے حالات سے اسے آگاہی ہوئی تو اس نے شہنشاہ جہانگیر کو خط لکھا جس میں شیخ احمد سون کی رہائی کے لیے درخواست کی گئی تھی یہ درخواست جہانگیر نے منظور کر لی۔ قید سے رہائی پا کر آپ خان جہان لودھی کے ہمراہ دکن چلے گئے اور وہاں دو سال تک خان جہاں لودھی کی فوج میں شامل ہو کر کفار کے خلاف جہاد کیا۔ اور 1021ھ میں جب خان جہاں لودھی کو آگرے واپس طلب کیا گیا تو شیخ احمد سون بھی اپنے وطن (بجواڑہ) کو واپس آ گئے۔

اس کے علاوہ حضرت شیخ احمد سون اور حضرت مجدد الف ثانیؒ دونوں شیخ ابن عربی کے نظریے وحدت الوجود کے مخالف تھے لیکن ان سب باتوں کے باوجود تواریخ کی کتابوں میں یہ واضح نہیں کہ ان دونوں بزرگوں کی آپس میں کبھی ملاقاتیں ہوئیں یا نہیں نہ ہی حضرت سیدی سے شیخ احمد سون کی کسی ملاقات کا کہیں تذکرہ موجود ہے۔ اگر چہ یہ سب ہم عصر بزرگ تھے۔

ان کے علاوہ اس وقت لاہور میں حضرت شاہ ابوالمعالی قادریؒ کی وفات 1044ھ حضرت شاہ بلاول قادری 1046ھ وفات، حضرت شیخ میاں میر قادری 1045ھ جیسے بلند پایہ قادری سلسلہ کے بزرگ موجود تھے لیکن حضرت میاں میرؒ قادری کے علاوہ کسی اور سے حضرت سیدی کی ملاقاتوں کا ذکر نہیں ہے۔

علاوہ ازیں دہلی میں شاہ عبدالحق محدث دہلوی، اور سرحد میں اخوند رویزہ بابا (وفات 1048ھ) اور سید ابراھیم بخاری (وفات 1033ھ)، بھی حضرت سیدی کے دور کے بزرگ ہیں۔ ان کے علاوہ شیخ محمد اسماعیل غوری (996ھ تا 1111ھ) جو سرحد کے اکابر صوفیا میں شمار ہوتے ہیں (اور حضرت سیدی کے خلیفہ شیخ سعدی لاہوری کے مرید و خلیفہ تھے) نے بھی حضرت سیدی سے ان کے قیام لاہور کے زمانہ میں ملاقاتیں کیں۔

Marfat.com

Marfat.com

باب پنجم

روانگی حرمین شریفین

Marfat.com

روانگی حرمین شریفین

1049ھ میں جب ایک طرف شاہ جہاں کے دور اقتدار کا سورج نصف النہار پر تھا تو دوسری طرف حضرت سید آدم بنوریؒ کی ولایت و بزرگی کا سورج بھی اسی سرزمین پر پوری آب وتاب سے چمک رہا تھا۔ اور حضرت سیدی تبلیغ دین و اصلاح امت کی خاطر کبھی ایک شہر کا دورہ کرتے تو کبھی دوسرے شہر میں ہوتے۔ اسی طرح شہر شہر ہوتے ہوئے آپ آگرے سے روانہ ہوکر دہلی میں فروکش ہوئے۔ تو آپ کے ہمراہ ہزاروں مریدوں کا ایک لشکر تھا ان میں حضرت میاں شیخ نور محمد (نبیرہ اخوند رویزہ بابا) حضرت اخوند الیاسؒ حضرت حاجی بہادر کوہاٹی، میاں محمد عمر اتمان خیل، میاں محمد صدیق (مردان) جیسے بزرگ بھی شامل تھے۔ حضرت سیدی کے مریدوں میں اکثریت افغانوں (پٹھانوں) کی تھی۔ مغل حکمران ماضی کے تجربے کی روشنی میں افغانوں کے متعلق بہت محتاط رویہ رکھتے تھے اس کے علاوہ کچھ حکومتی عہدے دار اور سپہ سالار (میر منصور اور جنرل بہادر خان وغیرہ) بھی حضرت سیدی کے عقیدتمندوں میں سے تھے۔ اس لیے جب شاہ جہاں کو آپ کے دہلی میں قیام کی اطلاع ہوئی تو وہ خائف ہوا اور آپ کو دہلی سے چلے جانے کیلئے کہا۔ حضرت سیدی دنیاداری کو عرصہ پہلے ٹھکرا چکے تھے اور ان کا حکومت کی طرف

Marfat.com

مائل ہونے کا کوئی خیال نہیں تھا لیکن پھر بھی آپ دہلی سے رخصت ہو کر عازم لاہور ہوئے۔

جب آپ کو لاہور میں ٹھہرے ہوئے چند مہینے گزر گئے (اب 1050ھ شروع ہو چکا تھا) اور آپ کی خدمت میں حاضر ہونے والوں کا ہجوم رہتا تھا ان میں علماء صلحاء اور امراء سبھی شامل تھے سفر لاہور کے دوران بھی کم وبیش بیس ہزار افغان آپ کے ہمراہ تھے بعض روایتوں میں تعداد اس سے بھی زیادہ بتائی گئی ہے۔ سارا لاہور آپ کا گرویدہ ہو چکا تھا۔ اس عام گرویدگی، امراء کی نیازمندی اور افاغنہ کی عقیدت وتابعداری نے شاہی ایوانوں کو لرزہ براندام کر دیا۔ اور یہ صورت حال شاہجہاں کیلئے دہلی کے حالات سے کہیں بڑھ کر فکر انگیز ہوگئی۔ اور اسے ان افغانوں کی طرف سے بغاوت کا خطرہ محسوس ہونے لگا۔ چنانچہ اس نے تحقیق اور صورتحال کا جائزہ لینے کیلئے اپنے وزراء سعد اللہ خان اور ملا عبد الحکیم سیالکوٹی کو آپ کے پاس بھیجا۔ جب یہ دونوں وزراء حضرت سیدی کے پاس حاضر ہوئے تو آپ اس وقت مراقبہ میں تھے اس لیے دونوں کو کافی دیر انتظار کرنا پڑا۔ جب حضرت سیدی مراقبے سے فارغ ہوئے تو دونوں سے ملاقات کی لیکن دوران ملاقات نہ ان کی دنیاوی شان وشوکت سے مرعوب ہوئے اور نہ ان کی کوئی خوشامد کی۔ جس کی وجہ سے دونوں کا مزاج بگڑ گیا اور سعد اللہ خان نے کہا کہ "میں تو دنیا دار شخص ہوں اس لیے (آپ کے نزدیک) لائق تعظیم نہیں لیکن ملا عبد الحکیم تو عالم ہیں ان کی تعظیم تو ضروری تھی۔" یہ سن کر حضرت سیدی نے فرمایا۔ "حدیث شریف میں ہے کہ جب تک علماء بادشاہوں سے دور رہیں محافظ دین ہیں لیکن جب بادشاہوں کے دربار میں پہنچ جائیں تو وہ علماء نہیں بلکہ چور ہیں۔"

پھر سعد اللہ خان نے پوچھا۔ "آپ کا نسب کیا ہے؟"

آپ نے جواب دیا۔ "باپ دادا کی طرف سے سید ہوں لیکن چونکہ افغانوں میں بہت عرصہ رہا ہوں اور ہماری مائیں افغان ہیں اس لیے افغان مشہور ہو گیا ہوں۔ میں نے بارہا حضورؐ کو خوابوں میں دیکھا ہے اور ان سے بھی مجھے سید ہونے کی بشارت ملی ہے۔"

Marfat.com

سعد اللہ خان نے پھر پوچھا "ہم نے سنا ہے کہ آپ علم لدنی کا دعویٰ کرتے ہیں؟"

آپ نے فرمایا۔ "الحمد اللہ! جی ہاں"

یہ ساری گفتگو سعد اللہ خان نے جا کر شاہجہان بادشاہ کو اس طرح بتائی کہ شیخ آدم' سید ہونے کا دعوے دار ہے اور افغانوں کی اکثریت ان کے ساتھ ہے اور خطرہ ہے کہ افغانوں کی مدد سے شیخ کہیں علم بغاوت نہ بلند کر دے اور تخت سلطنت پر قابض نہ ہو جائے۔ شہزادہ دارا شکوہ بھی جو مشرکانہ عقائد رکھتا تھا اور حضرت سیدی کے خلاف تھا اس نے بھی فوراً سعد اللہ خان کی ہاں میں ہاں ملائی' بادشاہ یہ سن کر پریشان ہوا۔ اور پھر حضرت سیدی کو یہ پیغام بھیجا کہ آپ حج کیلئے تشریف لے جائیں 1۔

چونکہ حضرت سیدی کے دل میں عرصے سے زیارت مدینہ اور حج کرنے کی خواہش مچل رہی تھی اس لیے آپ نے یہ موقع غنیمت جانا اور سفر حج کی تیاری شروع کر دی۔ جب آپ حدود لاہور سے نکلے تو لشکر شاہجہانی کا ایک جرنیل بہادر خان آپ کے پاس آیا اور سلطنت کے خلاف بغاوت کرنے کی اجازت چاہی لیکن حضرت سیدی نے اسے سختی سے اس فعل سے منع کیا اور فرمایا "مجھے سلطنت کی خواہش نہیں اور تجھے سلطنت حاصل نہیں ہو گی لہذا ہرگز فتنہ انگیزی نہ کرنا۔"

لاہور سے روانہ ہو کر آپ بنور 2 پہنچے اور وہاں سے اپنے والد کے مزار واقع اکبر آباد (آگرہ) پر فاتحہ کیلئے گئے وہاں سے واپس آئے سرہند میں اپنے مرشد حضرت مجدد الف ثانی ؒ کے مزار پر حاضری دی' مخدوم زادوں سے ملاقات کی اور رخصت ہوئے' اور بمع اپنے اہل وعیال اور سینکڑوں مریدوں سمیت حج کے مبارک سفر پر روانہ ہوئے۔ صرف آپ کے بڑے

1۔ بادشاہ اس پیغام کے ذریعے دو مقاصد حاصل کرنا چاہتا تھا۔ ایک تو سفر حج پر بھیجنے سے حضرت سیدی کی طرف سے انکار ناممکن تھا۔ دوسرے حضرت سیدی کے ہند سے چلے جانے سے ان کے افغان مریدوں کی طرف سے ممکنہ (فرضی) بغاوت کا خطرہ ٹل سکتا تھا۔ حاسدوں کے ورغلانے کے باوجود بادشاہ نے آپ سے نرمی اختیار کی کیونکہ وہ درویشوں کی قدر کرتا تھا۔

2۔ یہ 1050ھ کا زمانہ تھا۔

Marfat.com

صاجزادے شیخ غلام محمد خانقاہ کی دیکھ بھال و دیگر امور کے واسطے بنور میں رہ گئے۔ یہ 1050ھ کے آخری دن تھے آپ دکن کے راستے سے ہوتے ہوئے سورت کی بندرگاہ کی طرف روانہ ہوئے۔1 آپ کی روانگی کے ساتھ ہی بادشاہ نے ایک خواب دیکھا کہ اس کے دربار کے ستون گر گئے ہیں یہ خواب دیکھ کر بادشاہ بہت گھبرایا اور اس خواب کی تعبیر معلوم کی تو اسے بتایا گیا کہ اس نے کسی مرد خدا کو ناراض کیا ہے جس کی وجہ سے اس پر افتاد آنے والی ہے بادشاہ چونکہ معاملے کی تہہ تک پہنچ گیا تھا لہذا اس نے فوراً تیز رفتار گھوڑ سواروں کا ایک دستہ سورت کی بندرگاہ کی طرف بھیجا تاکہ حضرت سیدی کو راضی کر کے واپس لایا جائے۔ چونکہ حاکم سورت آپ کا عقیدت مند تھا اس لیے اس نے فوری طور پر ایک بحری جہاز کا بندوبست کر کے حضرت سیدی کو بمع ساتھیوں و اہل وعیال کے سفر حج پر روانہ کر دیا تھا۔ اور اب وہ مغل حکمرانوں کی دسترس سے دور ہو چکے تھے اور حرمین شریفین کی معطر ہوائیں ان کے راستے میں تھیں اور اب اس سفر سے واپسی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔

میر منصور جو کسی ضلع کا حاکم تھا اور حضرت سیدی کے مخلصین میں سے تھا۔ رخصت حج کے لیے بادشاہ کے پاس گیا اور موقع دیکھ کر بادشاہ کے دل سے ان وساوس کو دور کیا جو حضرت سیدی کے حاسدوں نے بادشاہ کے دل میں پیدا کر دیے تھے۔ بادشاہ کا دل حضرت سیدی کی طرف سے صاف ہو گیا اور اسے حضرت سیدی کے ساتھ اپنے رویے پر تاسف ہوا اور اس نے حضرت سیدی کیلئے ایک قیمتی خلعت اور بہت سے تحائف بھیجے۔ اور کہا کہ آپ حرمین شریفین سے جلد واپس آجائیں۔ میں آپ سے ملاقات کا خواہش مند ہوں۔ (1051ھ)

اس واقعے کے بعد کچھ سالوں تک تو شاہ جہاں آرام سے حکومت کرتا رہا پھر اس کے بیٹوں میں تخت نشینی کیلئے جنگ چھڑ گئی جس میں اورنگزیب غالب رہا اور اس نے تخت پر قبضہ

1 اسی سفر میں بمقام گوالیار صاجزادہ محمد محسن کی پیدائش بھی ہوئی۔

Marfat.com

کر کے بادشاہ کو آگرے کے قلعے میں قید کر دیا جہاں اسی حالت میں سات سال کی نظر بندی کے بعد اس کا انتقال ہو گیا۔ 1

سفر حرمین شریفین کے دوران حضرت سیدی کے ہمراہ آپ کے جو نامور خلفاء شامل تھے ان میں شیخ اخوند الیاسؒ شیخ محمد شریفؒ شیخ فرید الدینؒ اکبر پوری، حضرت حاجی بہادرؒ کوہاٹی، شیخ سعد اللہ وزیر آبادیؒ حاجی محمد امین بدخشیؒ شیخ ابوالفتحؒ، حاجی عبداللہ سندھیؒ عبداللہ انبالویؒ میر منصور اور شیخ محمد گلؒ (ابن شیخ رحمکارؒ کاکا) خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

---

2 انتقال کے وقت شاہ جہاں کی عمر ۷۴ سال تھی اور ۱۶۶۶ء تھا۔

Marfat.com

قیام حرمین شریفین

حرمین شریفین میں حضرت سیدی کا عرصہ قیام تقریباً بیس ماہ رہا۔ مکہ المکرّمہ پہنچ کر آپ نے حج وزیارت کی سعادت حاصل کی اور مخلوق خدا کو ارشاد و تلقین کیا اس دوران آپ کے بعض مخلص دوستوں کا انتقال بھی ہوا جن میں شیخ جمال الدین' اور حضرت سیدی کی اہلیہ بی بی شریفہ (والدہ شیخ غلام محمد) شامل تھے۔ بی بی شریفہ جنت المعلٰی کے قبرستان میں ام المومنین حضرت خدیجہؓ کے قریب مدفون ہیں۔ 1

قیام حرمین شریفین کے دوران حضرت سیدی پر اللہ تعالیٰ کے بے شمار عنایتیں اور نوازشیں ہوئیں بیت اللہ شریف میں بار بار اپنے متوسلین کے لیے کی گئی دعاؤں کی قبولیت کی بشارت ملی اسی طرح مدینہ طیبہ میں قیام کے دوران آپ کو سید المرسلین' راحت العاشقین' رحمت اللعالمین حضور ﷺ کے روضہ مبارک سے متعدد بشارتیں ہوئیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ سرکار سید دوعالم حضرت محمد مصطفیٰؐ کی جانب سے مصافحات عظیمہ کی دولت سے آپ کو کئی بار نوازا گیا۔ (ان مصافحات کی تفصیل آگے آئے گی)۔

شیخ دوست محمد جلال آبادی جو کہ حضرت سیدی کے صادق مریدوں سے تھے' کہتے ہیں کہ میں نے مکہ شریف میں خواب دیکھا کہ سرور عالمؐ نے ظہور فرمایا اور حضرت سیدی کو فرمایا۔

"اے میرے بیٹے! جس کسی نے تیرے ساتھ مصافحہ کیا ہے اس نے گویا میرے ساتھ

1. نتائج الحرمین

Marfat.com

مصافحہ کیا ہے اور جو کوئی تیرے سایے میں آیا ہے وہ میرے سایہ رحمت میں آیا ہے۔''

یہ اتنی بڑی نعمت ہے کہ دیگر مشائخ اس کی آرزو میں تڑپتے ہیں اور دوسروں کے واسطے سے بھی یہ نسبت حاصل ہو جائے تو اس پر فخر کرتے ہیں۔

مکہ معظّمہ میں آپ کا قیام دارالخیز ران میں تھا۔ یہ وہی جگہ ہے جو دورِ رسالت مآب میں دارالارقم کہلاتی تھی۔ جہاں حضورؐ اپنے اصحابہ کرام کے ساتھ اہم معاملات پر مشاورت کیا کرتے تھے۔1

مصافحات

طالب حق کیلئے اول یہ ضروری ہے کہ وہ کسی شیخ کامل کی صحبت اختیار کرے۔ پھر مشائخ طالبان کی تربیت ذیل کے طریقوں سے کرتے ہیں۔

۱۔ اسمائے حسنہ ودرود وظائف۔

۲۔ نظر وتوجہ سے۔

۳۔ اور ریاضت ومجاہدہ سے

کرتے ہیں لیکن حضرت سیدی کی تربیت بشمول دیگر طریقوں کے مصافحہ سے تھی۔ اسی لیے حضرت سیدی کو مصافحات کے اظہار کا حکم تھا اور اس طریقے سے سالکین کو بہت فائدہ پہنچتا تھا۔ حضور سرور کائناتؐ کی حیات پر نور کا لمحہ لمحہ امت کیلئے باعث نعمت و رحمت ہے کبھی آپ نے اپنی انگلیوں سے میٹھے پانی کے چشمے جاری کر کے تشنہ گان امت کو سیراب کیا تو کبھی اپنے لعاب دہن سے کسی نابینا کو بینا کر دیا۔ تو کبھی کسی کے خواب میں اپنی صورت زیبا دکھا کر اس کے سوئے مقدر

1۔ بہ روایت قائد الانام

Marfat.com

جگا دیے حضرت سیدی آدم بنوری قدس سرہ پر حضور سرور کائنات کا یہ خصوصی کرم رہا کہ آپ کو کئی بار سرکار نے دولت مصافحہ سے نوازا۔ اور پھر آپ کے توسط سے حضور کا یہ فیضان دوسروں تک پہنچا۔ اس بات کو ذیل کی واقعے سے بخوبی سمجھا جا سکتا ہے۔

حضرت سیدی کے ایک مرید صادق بیان کرتے ہیں کہ قیام حرمین شریفین کی دوران حضرت سیدی جب مکہ مکرمہ سے مدینہ شریف کی طرف روانہ ہوئے اور میں بوجوہ نہ جا سکا اور بعد میں ان کے پیچھے روانہ ہوا جب مضافات مدینہ میں پہنچا تو سفر کی تکان کے باعث وہیں سو گیا خواب میں دیکھا کہ آنحضرتؐ اپنے اصحاب و اولیاء کے ہمراہ تشریف فرما ہیں اور مختلف اقسام کے ہمراہ تشریف فرما ہیں اور مختلف اقسام کے کھانے و میوہ جات و دیگر نعمتیں آنحضرتؐ کے سامنے حاضر ہیں اور آپ کے حکم سے ان کی تقسیم تمام حاضرین میں ہو رہی ہے جب میری باری آئی تو تو ندا ہوئی کہ تمہارا حصہ تمہارے شیخ کے پاس ہے۔ جب میں بیدار ہوا اور حضرت سیدی کی خدمت میں جا کر حاضر ہوا تو آپ بہت محبت سے پیش آئے اور پھر خلوت میں مجھے دولت مصافحہ مخصوصہ سے نوازا۔ اس مصافحے کی حلاوت سے مجھے محسوس ہوا کہ اس خواب کا نتیجہ اب ظاہر ہوا ہے اور میرا حصہ مجھے اب ملا ہے۔

اس واقعے سے ظاہر ہوتا ہے کہ بہ طریق مصافحہ حضرت سیدی کے مریدوں کو کس قدر فائدے حاصل ہوتے تھے۔ اور ان کے روحانی درجات میں ترقی ہوتی تھی۔

حضرت سیدی کے اولیں سوانح نگار ملا محمد امین بدخشی جو سفر حج میں آپ کے ہمراہ تھے ان مصافحات کی تفصیل اس طرح بیان کی ہے۔

ا۔ مصافحہ قدوم:

حضرت سیدی جب حج کر چکے تو بہ غرض زیارت سرکار دو عالمؐ مدینہ منورہ کو روانہ ہوئے تو جب مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو بہ طریقہ سنت پہلے مسجد قبا میں تشریف لے گئے۔ وہاں

Marfat.com

سے بعد از نماز ظہر مدینہ طیبہ کی طرف اس طرح روانہ ہوئے کہ وہاں سے ہر قدم کے بعد دو دو رکعت نماز نفل ادا کرتے گئے۔

اے راہروان شوق! یہاں سر کے بل چلو
طیبہ کے راستے کا تو کانٹا بھی پھول ہے
ہر اک قدم پہ اس میں ضروری ہے احتیاط
عشق بتاں نہیں ہے یہ عشق رسولؐ ہے

اسی طرح یہ تین میل کا فاصلہ ایک دن اور ایک رات میں طے کیا اور روضہ مبارک پر پہنچ کر نہایت عجز و انکساری کے ساتھ روضہ سرکارؐ کی جالیوں کے قریب کھڑے ہو گئے اور صلوٰۃ وتسلیمات پیش کیا سرکارؐ کی جانب سے سلام کا جواب پایا۔

جانے والے مدینے کی جانب تجھے
سجدہ شکر ہر قدم چاہیے

کچھ دیر سرکارؐ کے قدموں میں بیٹھے رہے اور پھر حضورؐ کے مصافحہ کی دولت سے مشرف ہوئے۔ اسی وقت اپنے مریدوں کو طلب کر کے ایک ایک سے مصافحہ کیا اور خوشی کا اظہار کیا پھر اپنی قیام گاہ پر واپس تشریف لائے اور اس واقعہ کو تفصیل سے بیان کیا کہ اس ساعت سعادت کے وقت میں مواجہہ شریف (جالیوں) کی قریب بیٹھا ہوا تھا کہ سرکار نے اپنے دیدار سے مشرف فرمایا اور دونوں سفید ترین ہاتھوں کے مصافحہ سے مشرف فرمایا اور اس مسکین کو اپنے فضل وکرم سے قبول فرمایا۔

۲۔ مصافحہ باب وقوف:

ایک دن حضرت سیدی مسجد قبا کی زیارت کے لیے پیدل تشریف لے گئے راستے میں

Marfat.com

بکر بہت سی زیارتیں کیں اور جب واپس مسجد نبویؐ میں تشریف لائے تو بہت تھک چکے تھے۔
رود شریف پڑھتے ہوئے نہایت عجز کی حالت میں باب وقوف کے اندر حاضر ہوئے اور صلوٰۃ
نلیم عرض کرتے ہوئے متوجہ ہو کر بیٹھ گئے فراغت کے بعد شکرادا کرتے ہوئے فرمایا کہ ''ان
یک بختی کے اوقات میں میں نے جب یہاں روضہ مبارک پر سلام عرض کیا تو حضورؐ اپنے الطاف
کرم سے ظاہر ہوئے اور اپنے مصافحہ سے مجھے مشرف فرمایا میں نے موقع سے فائدہ اٹھاتے
ہوئے اپنے متوسلین کے بارے میں دعا کی درخواست کی۔ ناگہاں میں نے دیکھا کہ حضورؐ نے
میرے متوسلین (اولین وآخرین) کے ہاتھوں کو اپنے دست مبارک میں مضبوطی سے پکڑا اور
فرمایا۔ ''کیا اس سے بھی زیادہ (انعام) چاہتے ہو۔'' یعنی اس دولت مصافحہ کی آرزو تو جن وانس
کو ہے لیکن ہر کسی کو یہ دولت میسر نہیں۔

۳۔ مصافحہ اعتکاف:

رمضان شریف کے ایام میں جب حضرت سیدی مسجد نبویؐ میں معتکف تھے اس دوران
ایک محبّ بطور اظہار محبت سحری کا کھانا آپ کیلئے لایا۔ آپ نے اس کے خلوص کو دیکھتے ہوئے
اس کھانے میں سے چند لقمے کھالیے۔ اسی اثناء میں شان شفقت حضورؐ جوش میں آئی اور آپؐ
نے ظہور خاص فرمایا اور مسکراتے ہوئے حضرت سیدی کے ہاتھ کو پکڑنے کا ارادہ فرمایا۔ چونکہ
آپ کے ہاتھ کھانے کی روغنیات سے آلودہ تھے اس لیے آپ نے بوجوہ ادب اپنے ہاتھ کو ایک
طرف کر دیا لیکن حضورؐ نے کمال شفقت سے اپنے ہاتھ کو لمبا کر کے آپ کے ہاتھ کو پکڑ لیا اور
آپ کے بارے میں فرمایا ''جو کوئی لذات دنیوی سے اپنے ہاتھ کو روک لیتا ہے اسے اُخروی
نعمتوں کے دینے کا میں ذمہ دار ہوں۔''

Marfat.com

۴۔ مصافحہ اشراق:

اس مصافحے کی دولت سے آپ کو قیام وطن (بنور) کے زمانے میں نوازا گیا تھا۔ حضرت سیدی اس کی تفصیل اس طرح بیان کرتے ہیں۔

''ایک دفعہ ماہ رجب میں اپنے وطن (بنور) میں بوقت اشراق اپنے حلقہ یاران (مریدین) میں بیٹھا ہوا تھا کہ حضورؐ (روحانی طور پر) ظاہر ہوئے اور اپنے دست مبارک کو میری طرف دراز کیا اور فرمایا۔

''جو کوئی تمہارے متوسلین میں سے تمہارے ساتھ مصافحہ کرے گا وہ مصافحہ مجھ سے ہوگا''

بعدازاں اپنا دست مبارک اس فقیر کے سینہ پر ملا پھر تمام چہرے اور سر پر بھی ملا اور سر کے پیچھے تک پھیر کر لے گئے۔ بعدازاں میرے دل میں یہ خیال آیا کہ اس مصافحہ عظیم کا اظہار حاضرین کے سامنے کروں یا نہ کروں تو یہ بات دل میں آئی کہ معاملہ ولایت پوشیدہ رکھنا زیادہ مناسب ہے اس لیے خاموش رہا لیکن اچانک اسی دن کے آخری حصے میں میرا (یہ بات بتانے یا نہ بتانے کا) یہ اختیار لے لیا گیا اور مجھ سے بے اختیار یہ واقعہ بیان کرایا گیا۔''

حاضرین اس مصافحے کی بابت سنتے ہی میرے اردگرد بھاری ہجوم کی صورت میں جمع ہو گئے اور سالکین کو اس واقعہ سے بہت برکتیں حاصل ہوئیں۔

انتقال

مدینہ طیبہ میں جب آپ کے قیام کو کئی ماہ گزر گئے اور آپ نے حضورؐ کی جانب سے لطف وعنایات کی خوب خوب نعمتیں لوٹیں تو وطن واپسی کا ارادہ کیا اور آخری اعتکاف کیلئے روضہ رسول پاکؐ میں معتکف ہوئے اسی دوران آپ کو سرکار دو عالمؐ کی جانب سے مصافحہ عظیم کی دولت سے ایک بار پھر مشرف کیا گیا اس وقت آپ کے ساتھ آپ کے دیگر مریدین و مخلصین

Marfat.com

بھی حاضر تھے حضورؐ کی طرف سے آپ کو یہ امر ہوا کہ

"یاولدی انت فی جواری"

(اے میرے بیٹے! میرے قرب میں رہو)

اور پھر فرمایا!

"یاادم اسکن انت وزوجک الجنۃ"

یہ اس بات کا واضح اشارہ تھا کہ آپ کو مدینہ شریف سے جانے کی اجازت نہ ملی اور آپ بمعہ اہل خانہ اس دیار پاک میں رک گئے لیکن جو افراد و مخلصین آپ کے ہمراہ ہندوستان سے گئے تھے ان کو آپ نے وطن واپسی کی اجازت دے دی۔ اور اپنی عمر مستعار کا بقیہ حصہ سرکارِ دو عالمؐ کے قدموں میں گزارنے لگے۔ یہاں تک کہ 1053ھ کا رمضان المبارک اور عید الفطر آپ نے مدینہ طیبہ میں منائی۔ اس کے بعد آپ کی طبیعت ناساز رہنے لگی۔ بخار نے شدت اختیار کر لی بالآخر 13 شوال (یعنی عید الفطر کے تیرھویں دن) مرتبہ ملکوت میں بوقت تہجد 1053ھ بمطابق 25 دسمبر 1663ء مدینہ طیبہ میں آپ کا انتقال ہوا۔ آپ کا مزار اہل عرب میں مقبرہ شیخ الہند کے نام سے مشہور ہے۔

اور جنت البقیع میں خلیفہ سوئم حضرت عثمانؓ کے مزار کے قریب دائیں جانب مدفون ہوئے۔ شیخ بدرالدین نے تاریخ وفات لکھی ہے۔

اخص الخاص بود سید آدم
چو در انگشتری باشد نگینہ
چہ تاریخ وفاتش گفت ہاتف
کہ با اصحاب داخل در مدینہ

مدینہ طیبہ کے بزرگوں میں سے ایک بزرگ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیدی کی وفات سے پہلے خواب میں میں ایک خاص روحانی مجلس میں حاضر تھا کہ حکم ہوا کہ حضورؐ نے

Marfat.com

حضرت سیدی کو طلب فرمایا ہے اس دوران خواجہ محمد پارسا جو اس مجلس میں حاضر تھے۔ عرض کیا کہ ''ان کے ساتھ تو فقراء کی کثیر جماعت ہے اور اہل خانہ بھی ہمراہ ہیں اور ان کے بغیر وہ غمگین ہوں گے''۔ یہ سن کر حضورؐ نے فرمایا۔

''کسی کی مجال نہیں کہ تقدیر کو روک دیں۔'' اس خواب کے بعد جب میں بیدار ہوا تو معلوم ہوا کہ اسی دن حضرت سیدی وفات پا گئے تھے۔

حضرت سیدی کے ایک مرید صادق عبدالرحیم سے روایت ہے کہ انہوں نے مکہ معظّمہ میں ایک خواب میں دیکھا کہ حضرت سیدی بہشت کے اندر بیٹھے ہوئے ہیں اور اس سے کہتے ہیں ''اے عبدالرحیم! بہشت کی سیر کرو'' شیخ عبدالرحیم نے عرض کیا ''یا حضرت کون سی بہشت کی سیر کروں کیونکہ جنتیں تو بہت ہیں''۔ فرمایا۔ ''یہ جنت کہ جس میں میں ہوں میرے اعمال کا نتیجہ ہے اور دیگر جنتیں عنایات الٰہی سے حاصل ہوتی ہیں۔'' آخر شیخ عبدالرحیم نے جنت کی سیر شروع کی چند دن رات سیر کرتے رہے لیکن بقول ان کے میں جنت کے ایک گوشے تک بھی نہ پہنچ سکا میں نے اس قدر نعمت و دولت وہاں دیکھی کہ بیان سے باہر ہے۔

مقبرہ پر گنبد نورانی

چند فقراء جو حضرت سیدی کی مجلس سے وابستہ تھے کہتے ہیں کہ جب بھی ہم حضرت سیدی کی کے مقبرہ کی زیارت کو جاتے تھے تو آپ کی قبر پر ایک گنبد نورانی کا مشاہدہ کیا کرتے تھے اور اسے برکات واعزازات سے چاروں طرف سے گھرا ہوا دیکھا کرتے تھے ایک اور درویش نے بیان کیا کہ ایک دفعہ میں حضرت سیدی کے مقبرہ کی زیارت کو گیا تو مقبرہ کو کھلا ہوا پایا۔ یہ سب ان کی قبولیت اور احترام کی بنا پر تھا۔ مولانا محمد امین بدخشی نے بھی اسی قسم کے مشاہدے کا ذکر کیا ہے۔

Marfat.com

ایک ذاتی مشاہدہ

1995ء میں مولف (کتاب ہٰذا) کو جب عمرے کی سعادت حاصل ہوئی اور پھر مدینہ طیبہ میں روضہ رسولؐ پر حاضری کا شرف حاصل کرنے کے بعد جب جنت البقیع میں مدفون اہل بیت، ائمہ کرام اور دیگر بزرگوں کے مزارات پر بھی حاضری اور فاتحہ کیلئے حاضر ہوا تو حضرت عثمان ذوالنورینؓ کے مزار پر فاتحہ پڑھنے کے بعد مزار کے قرب وجوار میں دیگر مزارات پر نصب چھوٹی چھوٹی سلوں پر ایک نظر دوڑائی اور دل میں سوچا کہ ان مزارات کی قطاروں میں کون سا مزار حضرت سیدی کا ہوسکتا ہے تا کہ مزار کے قریب کھڑے ہوکر حضرت سیدی کے لیے اظہار عقیدت ومحبت پیش کرسکوں لیکن مزاروں کی ایک جیسی قطاروں میں کچھ پتہ نہیں چلتا تھا کہ ان میں کون سا مزار حضرت سیدی کا ہوسکتا ہے 1۔ بس اندازے سے دو تین مزاروں پر نظر جم گئی کہ ان میں سے کوئی ایک مزار حضرت سیدی کا ضرور ہوگا۔ ناگہاں کہیں سے ایک خوبصورت رنگین سی چڑیا اڑتی ہوئی آئی اور انہی مزارات میں سے ایک مزار پر بیٹھ کر میری طرف منہ کر کے چہکنے لگی، گویا کسی انجانی خوشی کا اظہار کر رہی ہو، ایسی خوبصورت چڑیا میں نے زندگی میں کبھی نہ دیکھی تھی، ایسا لگتا تھا کہ وہ چڑیا قدرت نے حضرت سیدی کے مزار کی شان دہی کیلئے بھیج دی تھی یا پھر حضرت سیدی کی روح اس خوبصورت چڑیا کی شکل میں میرا اندرانہ عقیدت ومحبت وصول کرنے کیلئے آئی تھی (واللہ علم)۔ بہرحال میں نے اسی مزار کو حضرت سیدی کا مزار سمجھ کر فاتحہ خوانی کی تھوڑی دیر بعد جب وہاں سے رخصت ہونے لگا تو دیکھا وہ خوبصورت چڑیا کہیں اڑ چکی تھی اور جہاں تک نظر جاتی تھی اس کا کہیں نام ونشان تک نہیں تھا۔

---

1 جنت البقیع میں سینکڑوں بزرگان اور عام مسلمانوں کی قبریں ہیں اور وہاں پر جگہ کی تنگی کے باعث بڑے بڑے مقبرے بنانے کی اب گنجائش نہیں اس لیے ہر قبر کو ظاہر کرنے کیلئے اس پر ایک چھوٹی سی سل یا پتھر لگا دیتے ہیں جسے کتبہ نہیں کہا جاسکتا۔

Marfat.com

تالیفات

ابتدا میں شیخ سید آدم بنوری ناخواندہ تھے۔ بچپن میں گھر پر ہی چند فارسی رسائل اور ناظرہ قرآن پاک پڑھا تھا مگر بعد میں یہ سب کچھ ذہن سے محو ہوگیا۔ مگر جیسا کہ آپ نے خود اپنے حالات میں لکھا ہے کہ۔ ''مجھ میں خوش نویسی کی صلاحیت اس قدر زیادہ تھی کہ لشکر شاہی کے چند بہترین خوش نویسوں میں میرا شمار ہوتا تھا۔'' جب فقراء کی صحبت اختیار کی تو طلب علم بھی بڑھتی گئی اور پھر قدرت الٰہیہ سے آپ کو علم لدنی کی دولت بھی ملی تو آپ نے اپنی علمی صلاحیتوں کو صفحہ قرطاس پر منتقل کیا آپ کے کچھ ملفوظات اور خطوط کو آپ کے مریدوں نے جمع کر کے کتابوں کی شکل دی ۔ ذیل میں آپ کی چند مشہور کتابوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔

۱۔نکات الاسرار:۔ یہ علوم معرفت وطریقت کے بارے میں معلومات کا ایک خزینہ ہے اور اس میں انتہائی دقیق مسائل سے بحث کی گئی ہے۔

۲۔کلمات معارف:۔ یہ سلسلہ نقشبندیہ کی تعلیمات کے بارے میں ہے اور اس میں معرفت کی بہت سی باتیں ہیں۔

۳۔نتائج الحرمین:۔ یہ حضرت سیدی کے بارے میں فارسی میں لکھی گئی نہایت جامع کتاب ہے اس میں حضرت سیدی کے حالات، تصرفات اور سفر حج کے واقعات شامل ہیں جو ملا محمد امین بدخشی نے نہایت محنت وعرق ریزی اور تحقیق کے بعد جمع کیے ہیں ۔ یہ تین جلدوں پر مشتمل ہے اس کے کچھ حصے کا اردو ترجمہ کرنل سید سلطان علی شاہ (مرحوم) نے کیا تھا اور بقیہ پر کام کر رہے تھے کہ ان کی زندگی نے وفا نہ کی اور اس طرح یہ کام ادھورا رہ گیا۔ کاش کوئی صاحب دل اس نامکمل کام کو مکمل کرنے کا بیڑا اٹھائے۔

Marfat.com

۴۔ خلاصہ المعارف:۔ حضرت سیدی نے اس کتاب میں مختلف علمی مسائل پر روشنی ڈالی ہے اور مسئلہ وحدت الوجود کو تفصیل سے بیان کیا ہے یہ کتاب بھی علم و معرفت کا ایک خزانہ ہے۔

اس کے علاوہ نظم النکات، تفسیر سورۃ فاتحہ، مکتوبات آدم بنوریؒ اور چند دیگر رسائل جو مختلف موضوعات پر تھے حضرت سیدی کی تالیفات میں شامل ہیں مگر ظاہر ہے کہ صدیاں گزرنے کے بعد اب یہ کتابیں ناپید ہیں ہاں اگر ہوں بھی تو کسی پرانی لائبریری یا کسی کے ذاتی کتب خانوں میں خستہ و بوسیدہ حالت میں پڑی ہوں گی اور آج کے اہل علم کے علمی ذوق و قدر ناشناسی کا رونا رو رہی ہوں گی یا پھر اس بات کا غم کہ حضرت سیدی کی اولاد بھی اپنے جد امجد کے اِس علمی ورثے کی حفاظت و قدر نہ کر سکی۔

Marfat.com

ملفوظات حضرت سیدی

☆ کشف وکرامات اولیاء کا منتہائے مقصد نہیں ہوتا بلکہ یہ ابتدائی درجات ہوتے ہیں جوں جوں درجات بلند ہوتے ہیں سالک ان کو رفع کرنے کے خواہش مند ہوتے ہیں۔

☆ جو شخص باطن میں بزرگوں کی شان میں تھوڑی سی گستاخی یا اہانت کا مرتکب ہوتا ہے تو اس کے مرتد ہونے کا خطرہ پیدا ہوتا ہے۔

☆ اللہ کی نسبت یہی ہے کہ اس عالم اسباب میں بغیر واسطوں کے کام نہیں بنتا' اگر بنتا بھی ہے تو نادر موقعوں پر بلکہ بے سبب وجود نہیں آتا۔

☆ ولی کا کوئی فعل یا سخن بے اذن الہیٰ نہیں ہوتا۔

☆ آگاہ رہو کہ نماز شب' (تہجد) فرائض کے بعد بہترین اعمال میں شمار کی جاتی ہے اگرچہ جنت کا حصول محض بہ فضل الہیٰ ہے۔

☆ وقت گزر رہا ہے اس لیے آج کا دن غنیمت سمجھنا چاہیے کل کا کام کل کے عمل میں محسوب ہوگا آج کا دن گزر جائے گا کل کا پتہ نہیں آج کے دن کا وقت نقد ہے اگر اس میں عمل صالح کرو گے تو فائدہ اٹھاؤ گے اگر نہیں کرو گے تو اپنا نقصان کرو گے۔

(ایک مکتوب سے اقتباس)

☆ کسب حلال میں ہی ترقی (روحانی) وحصول عبدیت حقیقی ہے۔

☆ کمتر تصرف یہ ہے کہ طالب کا قلب ذاکر وحاضر ہو جائے اور غفلت وظلمت اس کے دل سے دور ہو جائے اور عالی تر تصرف وتعلیم یہ ہے کہ طالب کا مربی طالب کے تمام بدن وشعور کو ظلمت وغفلت سے پاک کر دے اور اسے نور حضور وشعور سے منور کر دے۔ اور تصرف اکمل اس سے بھی بالاتر ہے مگر وہ عام لوگوں سے پوشیدہ ہے مگر ارباب فہم ونظر سے پوشیدہ نہیں۔

☆ فقراء کی سلامتی عزلت وسکوت میں ہے اور شیخی (بزرگی' اہل طریقت) کی دکان بغیر تکلیف

Marfat.com

وتجس کے نہیں چل سکتی۔

☆ جس کسی کو جس قدر کسی دنیاوی چیز کے ساتھ محبت قلبی ہو جاتی ہے وہ اہل طریقت کے نزدیک اسی قدر شرک خفی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

☆ وہ چیزیں جو حق تعالیٰ کے پاس قدر و شرافت رکھتی ہیں وہ اعمال شرعی و حضور عرفانی و علم حقیقی ہیں۔ سوائے ان چیزوں کے باقی سب جوز و مویز (اخروٹ و کشمش) ہیں کہ ان سے طریقت کے راستے میں بچوں کو تربیت دی جاتی ہے۔

☆ نسبت باطنی کو مختلف ظاہری کاموں کی آزمائش میں ڈالو تاکہ ظاہری توجہ لوگوں کی طرف اور باطنی توجہ اللہ کی طرف لگی رہے۔ یہ ہے کمال تک پہنچنے کا راستہ۔

Marfat.com

باب ششم

اولاد واخلاف

Marfat.com

اولاد و اخلاف

حضرت سیدی کے اہل خانہ میں آپ کی دو بیویاں اور چھ بچے تھے۔ بڑی بی بی کا نام بی بی شریفہ تھا جو سفر حرمین شریفین میں بھی آپ کے ہمراہ تھیں اور مکۃ المکرّمہ میں آپ کا انتقال ہوا اور جنت المعلیٰ میں حضرت خدیجہ الکبریٰ کی قبر کے قریب مدفون ہیں۔ بڑی بی بی سے آپ کے دو فرزند شیخ سید غلام محمد اور شیخ سید محمد اولیا تولد ہوئے۔ جبکہ دوسری بی بی سے شیخ سید محمد عیسیٰ اور شیخ سید محمد محسن پیدا ہوئے۔ ان کے علاوہ آپ کی دو صاحبزادیاں بھی تھیں بڑے دو فرزندان کی تاریخ پیدائش معلوم نہیں جبکہ چھوٹے دو میں سے سید محمد عیسیٰ 1045ھ میں پیدا ہوئے۔ اس وقت حضرت سیدی لاہور میں تھے آپ نے اپنے گھر پیغام بھیجا کہ لڑکے کا نام محمد عیسیٰ رکھا جائے شاید اس کو حضرت عیسیٰ کی بعض خوبیاں عطا ہوں جبکہ سب سے چھوٹے صاحبزادے سید محمد محسن سفر حج پر روانگی کے دوران بہ مقام گوالیار 1052ء میں پیدا ہوئے۔

حضرت سیدی کے زمانہ حیات میں تینوں بڑے فرزندان نوعمر تھے لیکن آپ کی توجہ وتصرف کی بناء پر ذاکر ہو گئے اور وعظ و بیان کرنے لگے تھے۔

حضرت سیدی ان کی جلد تکمیل علم کے منتظر تھے اور خود بھی ان کی تعلیم ظاہری و باطنی میں مشغول رہتے تھے اور ان کو اپنے پیرزادوں (خواجہ محمد سعیدؒ اور خواجہ محمد معصومؒ) کے پاس تربیت کیلئے سرہند بھی بھیجا۔ جب آپ کے صاحبزادوں نے تکمیل علم کر لی تو حضرت سیدی نے ان کو خلافت سے نوازا لوگ حیران تھے کہ اس قدر نوعمری میں جبکہ ان حضرت نے کوئی زیادہ سلوک وریاضت کے مراحل بھی طے نہیں کیے ان کو خلافت کیسے مل گئی ان لوگوں کو یقین نہیں تھا کہ ان کا مہربان والد ایام طفولیت میں بھی ان کی تربیت کیا کرتا تھا اور ان کی طرف سے تسلی ہونے کے بعد حضرت سیدی سفر حج پر روانہ ہوئے حرمین شریفین کے سفر کے دوران شیخ محمد اولیا، شیخ محمد عیسیٰ اور

Marfat.com

شیر خوار محمد محسن آپ کے ہمراہ تھے۔ حضرت سیدی نے بیت اللہ شریف اور مدینہ شریف میں ان کی ترقی و بلندی درجات کیلئے بہت دعائیں کیں۔

شیخ سید غلام محمد

آپ حضرت سیدی کے بڑے صاحبزادے تھے آپ کا شمار اپنے وقت کے بزرگوں میں ہوتا تھا۔ وقار و تمکنت آپ کی طبیعت کا خاصہ تھا پچیس سال کی عمر میں تمام ظاہری علوم حاصل کر چکے تھے اور سلوک کے انتہائی درجات تک پہنچ گئے آپ کا پہلا نام خواجہ محمد تھا' حضرت سیدی نے ان کو سرور عالم (روحانی طور پر) کے سپرد کر کے ان کا نام بدل کر غلام محمد کر دیا۔ 1

واقعہ:۔ سید محمد اشرف سندھی (یکے از مریدان حضرت سیدی) کہتے ہیں کہ ''میں نے ایک رات خواب میں دیکھا کہ یاران طریقت (بزرگوں) کی ایک محفل ہے جس میں شیخ غلام محمد بھی موجود ہیں اور نماز پڑھ رہے ہیں بعدازاں حلقہ یاران میں بیٹھ گئے اس اثناء میں ان پر غلبہ کی حالت طاری ہوگئی اور اپنا سر اپنے زانوں پر رکھ دیا اور سر جھکانے کی وجہ سے دستار سر سے گر گئی تھوڑی دیر بعد حالت میں افاقہ ہوا تو ننگے سر نماز کیلئے روانہ ہوگئے اچانک حضرت سیدی ہاتھ میں وہی دستار پکڑے حاضر ہوئے اور اسے شیخ غلام محمد کے سر پر رکھ دیا اور فرمایا ''روزانہ دو دفعہ حلقہ ذکر کیا کرو''۔ میں نے پوچھا ''یا حضرت یہ دستار آپ کہاں سے لائے۔'' آپ نے فرمایا'' یہ دستار حضورؐ نے خصوصی طور پر میرے فرزند (غلام محمد) کو بخشی ہے چونکہ اس کی برکت سے حالت میں غلبہ واقع ہوگیا تھا اس لیے دستار چھوڑ دی میں یہ لے آیا میرے اس فرزند پر حضورؐ بہت شفقت کرتے ہیں۔''

آپ کا انتقال 1065ھ میں ہوا اور آپ خانقاہ بنور کے صحن میں مدفون ہیں۔ آپ سے کئی ایک کرامات منسوب ہیں۔

---

1 بنوری سادات کے خاندانی شجرے میں آپ کے نام کے ساتھ لاولد لکھا ہوا ہے جبکہ بعض کتابوں میں سید محمد قطب اور سید محمد غوث کو آپ کے بیٹے بتایا گیا ہے۔

Marfat.com

سید محمد اولیاؒ

شیخ سید محمد اولیا حضرت سیدی کے دوسرے صاحبزادے تھے بچپن ہی سے ان کی پیشانی پر آثار ولایت نمایاں تھے۔ بچپن میں حضرت سیدی نے ان کی تربیت کی اور ان کے بارے میں بشارتیں بیان کیں حضرت سیدی کے انتقال کے بعد اپنے برادر بزرگ شیخ غلام محمد سے ظاہری و باطنی تعلیم کی تکمیل کی۔ بھائی کی وفات کے بعد حضرت سیدی کے جید خلیفہ شیخ محمد شریف سے سلوک و تربیت کا تعلق جاری رکھا۔

جب شیخ غلام محمد کا انتقال ہوا تو آپ نے خلافت اپنے چھوٹے بھائیوں (شیخ محمد عیسٰی و شیخ محمد محسن) کے سپرد کرنا چاہی آپ کے انکار کی خبر سن کر آپ کے پیرزادگان یعنی فرزندان حضرت مجدد الف ثانیؒ بنور تشریف لائے۔ اور دستار خلافت آپ کے سر پر سجائی آپ سے بھی بے شمار کرامات و مشاہدات منسوب ہیں۔

واقعہ:۔ حضرت سیدی کی وفات کے چند ماہ بعد سید محمد اولیا جو کہ اس وقت بچے تھے خواب میں دیکھا کہ آپ کے والدین بہشت کے باغات میں گھوم رہے ہیں دونوں نے آپ کو ساتھ بٹھایا اور بہشت کا لذیذ کھانا کھلایا پھر نماز کا وقت ہو گیا تو ایک جماعت سفید لباس میں حاضر ہو گئی حضرت سیدی نے امامت کی اور سب نے ان کے پیچھے نماز پڑھی نماز کے بعد وہ سفید پوش لوگ غائب ہو گئے حضرت سیدی نے سید محمد اولیا سے پوچھا کہ محمد اولیا تو جانتا ہے کہ تم نے کن لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی انہوں نے جواب دیا نہیں حضرت سیدی نے فرمایا۔ ''الحمد اللہ تو نے نماز فرشتوں کے ساتھ ادا کی'' اس کے بعد حضرت سیدی محمد اولیاء کو سرکارؐ کی مجلس میں لے گئے وہاں حضرت عمرؓ بھی حاضر تھے حضورؐ نے فرمایا۔ ''اے عمر! میرے اس بیٹے (محمد اولیا) کو میرے پاس لے آؤ۔'' حضرت عمر فاروقؓ نے یہ سن کر محمد اولیا کو حضورؐ کے قریب بٹھا دیا حضورؐ محمد اولیا کے ساتھ بڑی شفقت سے پیش آئے۔ (اس خواب کی تفصیل نتائج الحرمین میں درج ہے)۔

سید محمد اولیا نے 1075ھ میں دوسرا حج کیا۔ درویشوں کی ایک کثیر جماعت آپ کے

Marfat.com

ساتھ تھی حج سے واپسی پر حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبندؒ کی زیارت کیلئے ثمرقند و بخارا چلے گئے وہاں سے واپسی پر دوبارہ حرمین شریفین کا ارادہ کیا کہ حضرت سیدی کے مزار پر گنبد بھی تعمیر کروائیں گے لیکن جب سورت کی بندرگاہ پر پہنچے تو بیمار پڑ گئے بیماری نے شدت اختیار کرلی تو ناچار خادم آپ کو لے کر برائے علاج واپس وطن کی طرف روانہ ہوئے لیکن راستے ہی میں آپ نے انتقال کیا یہ رمضان شریف کا مہینہ تھا۔ آپ کی میت کو بنور لا کر آپ کے بڑے بھائی سید غلام محمد کے مزار کے پاس دفن کیا گیا۔

دیگر دو صاحبزادوں کے بارے میں کوئی معلومات دستیاب نہیں ہیں لیکن ان سب نے اپنے والد محترم کی روایتوں وطریقوں پر عمل جاری رکھا اور احیاء سنت وازالۂ بدعت کی کوششوں میں لگے رہے اور جو لوگ حضرت سیدی کی مخالفت کرتے تھے وہ بھی آپ کے تابعدار ہو گئے۔

سید محمد قطب بنوریؒ

حضرت سید آدم بنوریؒ کے صاحبزادوں کے بعد اس خاندان میں سید محمد قطب ہی وہ ہستی ہیں جن کی دین اسلام کی سربلندی کیلئے خدمات نمایاں ہیں اور جنہوں نے اپنے بزرگوں کے سلسلے کو آگے بڑھایا۔

سید محمد قطبؒ ۔ حضرت سیدی کے پڑپوتے تھے ۔ اور حضرت سیدی کے دوسرے صاحبزادے سید محمد اولیا کی اولاد میں سے تھے آپ کا شجرہ نسب یوں ہے۔

سید محمد قطب بن سید عبدالاحد بن سید محمد اولیا بن سید آدم بنوری۔

آپ 1045ھ میں بمقام بنور پیدا ہوئے آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے دادا سید محمد اولیا سے حاصل کی اس کے بعد آپ کو حضرت سیدی کے جید خلیفہ شیخ سعدی لاہوری کے حوالے کر دیا گیا تاکہ وہ آپ کو مزید دینی روحانی تعلیم دے سکیں گویا آپ کی تمام دینی و روحانی تعلیم و تربیت حضرت سعدی لاہوری کے زیر سایہ ہوئی حضرت سعدی لاہوری نے اپنے اس پیرزادے کی

Marfat.com

پورے خلوص ومحبت سے ظاہری و باطنی تعلیم کی اور آپ کو سلسلہ نقشبندیہ کے علاوہ سہروردیہ' قادریہ اور چشتیہ میں بھی خلافت عطا کی۔

حضرت سیدی کے ایک اور جید خلیفہ حضرت حاجی عبداللہ بہادر کوھاٹی جب حج کے بعد واپس تشریف لائے تو کوھاٹ میں قیام پذیر ہوئے۔ اس زمانے میں یہاں روافض کا بڑا زور تھا اور اسلام کے نام پر خلاف اسلام رسموں پر عمل ہورہا تھا۔ یہ لوگ خود ساختہ سادات بن گئے تھے لیکن اصل سادات' اہل بیت اور صحابہ کرام سے نفرت کرتے تھے۔ یہ حالات دیکھ کر حضرت حاجی بہادر کوھاٹیؒ نے ان کی اصلاح کا بیڑہ اٹھایا اور ساتھ ہی اپنے روحانی مرکز کی طرف دیکھا اور اپنا ایک قاصد بھیج کر اپنے پیرزادوں میں سے سید قطب بنوریؒ [1] کو کوھاٹ آنے کی دعوت دی چنانچہ صاحبزادہ موصوف فوراً کوھاٹ تشریف لائے اور اس طرح ان دونوں بزرگوں نے مل کر اس علاقے کے لوگوں کے سامنے اسلام کی صحیح تصویر پیش کی اور ان کے عقائد واعمال کو درست کیا کوھاٹ میں تقریباً پانچ ماہ قیام کرنے اور دعوت وتبلیغ کا فریضہ سرانجام دینے کے بعد صاحبزادہ صاحب واپس بنور تشریف لے گئے پھر تین سال بعد بمعہ اہل خانہ مستقل طور پر کوھاٹ تشریف لے آئے۔

حضرت حاجی بہادرؒ کی وفات ۱۰۹۰ھ کے بعد آپ شیخ سعدی لاہوری کی صحبت اختیار کرنے لاہور تشریف لے گئے اور کافی عرصہ وہاں گزارا۔

حضرت میاں محمد عمر چمکنی کی "سرالاسرار" کی روایت کے مطابق حضرت سید محمد قطب کئی دفعہ پشاور تشریف لائے 1105ھ میں آپ شیخ سعدی لاہوری کے ہمراہ پشاور آئے۔ پھر 1106ھ میں جب شیخ سعدی لاہوری واپس لاہور چلے گئے تو صاحبزادہ محمد قطب کوھاٹ چلے

عبدالحلیم اثر افغانی نے آپ کو شیخ غلام محمد کا بیٹا لکھا ہے جبکہ سادات بنور کے شجرہ کے مطابق شیخ غلام محمد لاولد تھے۔ جبکہ نتائج الحرمین میں ملا محمد امین بدخشی نے بھی آپ کو غلام شیخ محمد کا بیٹا لکھا ہے اور ساتھ ہی آپ کے بھائی سید محمد غوث کا نام بھی لکھا ہے میاں عمر چمکنی نے خزینۃ الاسرار میں آپ کو شیخ غلام محمد کا بیٹا لکھا ہے۔

Marfat.com

آئے کیونکہ یہاں آپ کے اہل وعیال رہتے تھے۔ میاں محمد عمر چمکنی نے اگر چہ حضرت سید محمد قطب سے اپنی بیعت کا کہیں ذکر نہیں کیا لیکن آپ سے روحانی فیض حاصل کرنے کا ذکر بہت محبت اور عقیدت سے کیا ہے۔

1107ھ میں آپ براستہ پشاور باجوڑ ایجنسی تشریف لے گئے کیونکہ اس علاقے میں حضرت سیدی کے مریدوں اور عقیدت مندوں کی بہت بڑی تعداد تھی جنہوں نے بہ اصرار آپ کو وہاں آنے کی دعوت دی تھی اس سفر میں آپ کے ہمراہ آپ کے صاحبزادے سید محمد سعید بھی تھے۔ باجوڑ میں قیام کے دوران آپ بیمار پڑ گئے اور آپ نے اپنے صاحبزادے سے کہا کہ مجھے پشاور لے چلو' جب سید محمد سعید آپ کو لے کر پشاور کے قریب مٹہ مغل خیل (چارسدہ) شیخ محمد فاضل پاپینی (جو کہ شیخ سعدی لاہوری کے خلیفہ تھے) کے ہاں لے آئے کیونکہ آپ کی بیماری نے شدت اختیار کر لی تھی اور آپ مزید سفر کرنے کے قابل نہیں تھے۔ آخر شیخ محمد فاضل پاپینی کے گھر 17 رجب بوقت شام 1108ھ میں آپ اس دار فانی سے رخصت ہوئے آپ کے بیٹے آپ کی میت کو بنور لے جانا چاہتے تھے اس لیے آپ کی میت کو پشاور لا کر شیخ حبیب پشاوری کے مزار کے احاطہ میں بطور امانت دفن کر دیا گیا۔ لیکن ایک سال بعد بھی اس پر عمل نہ ہوسکا تو بنور لے جانے کے بجائے آپ کی میت کو وہاں سے کوہاٹ لایا گیا اور حضرت حاجی بہادر کوہاٹیؒ کے مزار کے پہلو میں دفن کیا گیا۔

آپ کے فرزند سید محمد سعید کا مزار خانقاہ بنور میں واقع ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اپنے والد سید محمد قطب کی وفات کے بعد وہ بنور واپس چلے گئے تھے۔ لیکن اس خاندان کے دیگر افراد کب بنور سے واپس کوہاٹ آکر یہاں مستقل آباد ہوئے اس بارے میں کچھ وثوق سے نہیں کہا جاسکتا[1] لیکن یہ احمد شاہ ابدالی کے ہندوستان پر آخری حملے (پانی پت کی تیسری لڑائی

[1] اس زمانے میں مغل حکومت کمزور ہو چکی تھی اور پنجاب میں سکھوں نے لوٹ مار مچا رکھی تھی اور مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ کر رکھا تھا۔ غالباً انہی حالات کے پیش نظر آپ نے بنور سے ہجرت کر کے کوہاٹ میں آباد ہونے کا فیصلہ کیا۔ جبکہ اسی دور میں بنور سے کچھ خاندان پشاور آ کر آباد ہوئے جن کا ذکر آگے آئے گا۔

Marfat.com

1761ء کے زمانے میں یہاں صوبہ سرحد کے مختلف علاقوں میں آ کر سادات بنور کے بہت سے خاندان آباد ہوئے کیونکہ احمد شاہ ابدالی کی فوج کے ہزاروں سپاہی وعہدیدار میاں محمد عمر چمکنیؒ کے مرید وعقیدت مند تھے اور خود احمد شاہ ابدالی بھی فتح کی دعا کیلئے میاں صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ یہ پٹھان جب فتح کے بعد واپس کابل لوٹے تو ان کے ہمراہ کچھ بنوری سادات بھی صوبہ سرحد میں آ کر آباد ہوئے۔

محدث العصر

مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

محدث العصر' امیر تحریک ختم نبوت حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ حضرت سیدی شیخ المشائخ سید آدم بنوریؒ کے دوسرے صاحبزادے سید محمد اولیا کی اولاد میں سے تھے۔ صوبہ سرحد میں سادات بنور کے جو خاندان آباد ہوئے ان میں حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری کا خاندان بھی شامل تھا۔ جو اپنے تقوے' دینداری اور روحانیت کے سبب مشہور تھا۔

مولانا سید محمد یوسف بنوری پشاور کے قریب ایک بستی میں مہابت خان میں سید محمد ذکریا کے ہاں 1908ء (بمطابق 1326ھ) میں پیدا ہوئے آپ کا سلسلہ نسب نویں پشت میں اپنے جد امجد حضرت سید آدم بنوریؒ سے جاملتا ہے۔

قرآن پاک گھر پر اپنے والد سے پڑھا پھر امیر حبیب اللہ خان کے دور میں کابل جا کر وہاں فقہ کی ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد مزید دینی تعلیم حاصل کرنے کیلئے دارالعلوم دیوبند تشریف لے گئے۔ دیوبند میں علامہ شبیر احمد عثمانی اور علامہ انور شاہ کشمیری جیسے اساتذہ سے اکتساب فیض کیا۔

قیام پاکستان کے بعد مولانا کراچی چلے آئے اور نیوٹاؤن میں عالم اسلام کے عظیم مدرسہ جامعہ العلوم اسلامیہ (عربیہ) کی بنیاد پر رکھی جس میں پاک وہند کے علاوہ عرب' افریقہ

Marfat.com

چین، فرانس، انڈونیشیا اور دوسرے کئی ممالک کے سینکڑوں طلباء اس چشمہ علم سے سیراب ہو کر دنیا کے گوشے گوشے میں درس و تدریس اور تبلیغ دین میں مصروف ہیں۔

ایک بہت بڑے اور مشہور خاندان سے تعلق رکھنے کے باعث علوم ظاہری کی تعلیم کے ساتھ ساتھ آپ نے باطنی روحانی ترقی کیلئے شیخ العلماء حضرت حاجی امداد اللہؒ مہاجر مکی کے خلیفہ حاجی شفیع الدین نگینویؒ کے ہاتھ پر بیعت کی اور سلوک کے مراحل طے کرنے کے بعد اپنے شیخ سے خلافت حاصل کی اس کے علاوہ مولانا حسین احمد مدنی سے بھی بیعت ہوئے تھے۔

حضرت مولانا محمد یوسف بنوری کے علمی و دینی کارنامے قدر زیادہ ہیں کہ اگر ان کو جمع کیا جائے تو ان پر کئی ایک کتابیں لکھی جا سکتی ہیں مولانا نے منکرین حدیث، منکرین ختم نبوت اور پرویزیت کے خلاف زبردست جہاد کیا اور ایک کتاب (الاستاذ المودودی) میں مولانا مودودی کی تفسیری اغلاط کا احاطہ کیا۔ 1974ء میں پاکستان بھر کے علماء آپ کی قیادت میں اکٹھے ہوئے اور قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا قانون پارلیمنٹ سے پاس کروایا اور اس نوے سالہ فتنے کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا پاکستان کی تقلید میں اب دیگر کئی ملکوں جن میں سوڈان، مراکش، موریطانیہ جنوبی افریقہ اور انڈونیشیا شامل ہیں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا گیا ہے اس موقع پر عالم اسلام کے نامور عالم دین مولانا سید ابوالحسن علی ندوی نے کہا

''اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ کے اس کارنامے سے آپ کے جدامجد حضرت سید آدم بنوریؒ اور ان کے شیخ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ اور آپ کے استاد مولانا انور شاہ کشمیری کی ارواح مسرور ہوئی ہوں گی اور یہ بھی امید ہے کہ روح مبارک نبویؐ کو بھی مسرت حاصل ہوئی ہوگی اگر میری آپ سے ملاقات ہوئی تو میں آپ کے دست مبارک کو بوسہ دوں گا۔''

آپ کے علمی کارناموں میں سب سے بڑا کام جامع ترمذی کی شرح ہے جو معارف السنن کے نام سے چھ جلدوں میں ہے اور ہر ایک جلد تین ہزار صفحات پر مشتمل ہے اس کے علاوہ

Marfat.com

آپ نے سورۃ فاتحہ کی تفسیر بھی لکھی ہے جو کئی جلدوں پر مشتمل ہے عربی زبان میں آپ کی سلاست وروانی اور محاورات' ضرب الامثال اور اشعاروں کا استعمال دیکھ کر عربی دان بھی دانتوں تلے انگلیاں دبا لیتے تھے۔

آپ کے قائم کردہ مدرسہ جامعۃ العلوم اسلامیہ (بنوری ٹاؤن) کے نظم وضبط اور معیار کو دیکھ کر حکیم محمد سعید دہلوی (جو کہ ساری دنیا کی یونیورسٹیوں میں گھوم پھر چکے تھے) نے کہا تھا کہ۔ مولانا کا یہ مدرسہ کیمرج اور آکسفورڈ کا مقابلہ کرتا ہے

مولانا بنوری ایک بین الاقوامی شخصیت تھے انہوں نے مصر' سوڈان' ترکی' سعودی عرب' کویت' مراکش' اردن' نائیجریا' شام' عراق اور افریقہ کے کئی دوسرے ممالک کا سفر کیا اور وہاں مختلف دینی کانفرنسوں میں تقاریر کیں اور مقالے پیش کیے اور وہاں کے علماء سے داد وتحسین حاصل کی۔ مفتی اعظم فلسطین ہوں یا مصر کے علامہ طنطاوی' سب مولانا کی علمی عظمت کے قائل تھے۔

اللہ پر توکل کا یہ عالم تھا کہ ایک دفعہ عرب کی ایک مخیر شخصیت نے دارالعلوم کا سارا خرچہ (جو اس وقت سالانہ لاکھوں میں تھا) خود اٹھانے کی پیشکش کی لیکن آپ نے اسے خودداری کے خلاف سمجھتے ہوئے شکریے کے ساتھ رد کر دیا۔

پاکستان میں اسلامی قانون نافذ کرانے کی جدوجہد میں عمر بھر علماء کا ساتھ دیا اسی خاطر اسلامی نظریاتی کونسل کے ممبر بنے اور کونسل کے اجلاس میں شرکت کی غرض سے راولپنڈی آئے ہوئے تھے کہ دل کا دورہ پڑا اور بالآخر سید آدم بنوریؒ کے علمی ودینی خانوادے سے تعلق رکھنے والا یہ آفتاب رشد وہدایت 17 اکتوبر 1977ء کو صبح پانچ بجے غروب ہو گیا۔ قیادت وسعادت کا یہ روشن چراغ اور حریم نبوت کا پاسبان اپنے پیچھے ہزاروں لاکھوں' شاگردوں اور عقیدت مندوں کو سوگوار چھوڑ کر عالم فنا سے عالم بقا کو روانہ ہوا۔ راولپنڈی میں آپ کی نماز جنازہ شیخ الحدیث مولانا عبدالحق نے پڑھائی پھر آپ کی میت کو کراچی لایا گیا جہاں ڈاکٹر عبدالحئی نے آپ کی نماز جنازہ

Marfat.com

پڑھائی آپ کو جامعہ کے احاطہ میں دفن کیا گیا۔

عالم اسلام، اس عالم بے بدل، عالم باعمل، عارف کامل، عاشق ختم الرسل شیخ التفسیر والحدیث، امیر مجلس تحفظ ختم نبوت کے قائم کردہ دارالعلوم جامعۃ اسلامیہ اور مجلس دعوۃ وتحقیق اسلام (شعبہ نشرواشاعت) سے آج بھی فیض یاب ہو رہا ہے۔

سید فضل صمدانی بنوری

سادات بنور میں سے جو خاندان صوبہ سرحد کے تاریخی شہر پشاور میں آباد ہوئے ان میں بھانہ ماڑی کے علاقہ میں بسنے والا خاندان اپنی دینی خدمات وسیاسی بصیرت کے حوالے سے بہت شہرت رکھتا ہے برصغیر کے اسی نامور علمی دینی خاندان میں سید فضل ربانی کے گھر میں 1882ء (1300ھ) میں سید فضل صمدانی پیدا ہوئے۔

سید فضل صمدانی بنوری مرحوم کی ساری عمر علم وفضل کے موتی جمع کرنے میں گزری ور اس کے لیے آپ دیس دیس گھومے اور جہاں کہیں سے بھی آپ کو نوادرات وتبرکات یا قیمتی قدیم کتب نظر آئیں آپ نے اکٹھی کر لیں آپ نے ان نوادرات اور قدیم کتب کو حفاظت سے رکھنے کیلئے کئی کمرے اور لائبریری قائم کی بقول سید امیر شاہ گیلانی قادری (مولف تذکرہ علماء مشائخ سرحد)

''سید فضل صمدانی کے پاس لگ بھگ دس ہزار کے قریب انتہائی نایاب اور قدیم کتب کا ذخیرہ تھا اس کتب خانہ سے فائدہ اٹھانے کیلئے پورے برصغیر سے علماء، مورخ اور محقق دور دراز سے سفر کر کے آتے اور فیض اٹھاتے۔''

اس عظیم علمی ذخیرے میں سے 1960ء میں آپ نے پشاور یونیورسٹی کو چار ہزار قدیم کتب اور سات سو قلمی نسخوں کا عطیہ دیا۔ سید فضل صمدانی کی برصغیر کی ممتاز علمی ہستیوں سے خط وکتابت ہوتی رہتی تھی۔ ان کی لائبریری میں مولانا حسین احمد مدنی، سید سلیمان ندوی،

Marfat.com

مولانا شبیر احمد عثمانی، مولانا ظفر علی خان، نواب بہادر یار جنگ، شہید ملت لیاقت علی خان، سردار عبدالرب نشتر اور سابق صدر ہند سید ذاکر حسین کے خطوط بھی شامل تھے۔

دین کی عملی خدمت آپ نے اس شکل میں کی کہ بھانہ ماڑی میں 1441ھ میں آپ نے مدرسہ رفیع الاسلام کی بنیاد رکھی جہاں درس نظامی کی تعلیم دی جاتی تھی یہ مدرسہ پینتیس سال تک چلتا رہا بعد ازاں بند ہو گیا۔ مگر یہ بات یقینی ہے کہ اسی مدرسے نے دوبارہ دارالعلوم سرحد کے نام سے جنم لیا۔ کیونکہ دارالعلوم سرحد کا مہتمم و نگراں بھی یہی گھرانہ ہے۔

1969ھ میں آپ کی وفات ہوئی آپ کے بعد آپ کے صاحبزادے سید فاروق شاہ بنوری (صوبائی ایڈمنسٹریٹر محکمہ اوقاف صوبہ سرحد) اس عظیم علمی ورثے اور اسلامی و تاریخی ذخیرے کی حفاظت کر رہے ہیں۔

حاجی سید سعید شاہ بنوری (جماعتی)

انیسویں صدی میں حضرت سید آدم بنوریؒ کی اولاد میں دین کے شعبے میں نمایاں خدمات سرانجام دینے والوں میں سے مولانا سید محمد یوسف بنوری جیسی نابغۂ روزگار ہستیاں پیدا ہوئیں وہاں سیاسی محاذ پر حاجی سید سعید شاہ بنوری کا نام بھی صوبہ سرحد کے سیاسی افق پر جگمگا رہا ہے۔ آپ تحریک پاکستان کے ایک بے لوث اور نڈر مجاہد تھے۔

آپ 1893ء میں کوہاٹ شہر کے محلہ گڑھی بنوریاں میں پیدا ہوئے والد کا نام سید اعظم شاہ تھا۔ آپ حضرت سید آدم بنوریؒ کے چھوٹے صاحبزادے سید محمد محسن کی اولاد میں سے تھے۔

روحانی طور پر آپ سید جماعت علی شاہ محدث علی پوریؒ کے حلقہ ارادت سے وابستہ تھے۔ 1939ء میں علی پور شریف (سیالکوٹ) میں آپ نے عرس کے موقع پر اپنے مرشد سے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں خلافت حاصل کی آپ نے اپنے مرشد کی معیت میں حج بھی ادا کیا۔

آپ نے اپنے زمانہ شباب میں تمام دینی و ملی تحریکوں میں حصہ لیا ان میں تحریک

Marfat.com

ہجرت، تحریک خلافت اور تحریک مسجد شہید گنج وغیرہ شامل ہیں۔

ان دنوں تحریک پاکستان بھی زور پکڑ رہی تھی اور آپ کو اپنے مرشد کی طرف سے یہ حکم تھا کہ میرے سب مرید تحریک پاکستان میں بھرپور حصہ لیں اسی لیے 1938ء میں آپ نے کوہاٹ شہر میں مسلم لیگ کی بنیاد رکھی اور کوہاٹ میں مسلم لیگ کے کئی عظیم الشان جلسے کرائے صوبہ سرحد میں سرخ پوشوں کا زور توڑنے کیلئے صوبہ بھر کے دورے کیے اور اپنی شعلہ نوائی سے مسلمانوں کے دلوں کی دھڑکن بن گئے قائداعظم محمد علی جناح نے آپ کی کاوشوں کو سراہتے ہوئے آپ کو تعریفی خطوط لکھے اور تحریک پاکستان کیلئے آپ کی محنت و کوشش کو خراج تحسین پیش کیا۔

آپ نے تحریک سول نافرمانی کے دوران قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کیں قیام پاکستان کے وقت 14 اگست 1947ء کو کوہاٹ کے قلعے سے انگریزوں کے جھنڈے یونین جیک کو اتارنے اور پاکستان کا سبز ہلالی پرچم لہرانے کی سعادت بھی آپ کو نصیب ہوئی اس یادگار تاریخی تقریب میں انسانوں کا ٹھاٹھیں مارتا ایک سمندر تھا اور نعرہ تکبیر اور پاکستان زندہ باد کے نعروں سے فضاء گونج رہی تھی اس موقع پر پاک فوج کے ایک دستے نے قومی پرچم کو سلامی پیش کی اور پھر آپ کو گارڈ آف آنر پیش کیا۔

قیام پاکستان کے بعد قائداعظم کے اصرار کے باوجود نہ تو آپ نے کوئی سرکاری عہدہ قبول کیا اور نہ کوئی جائیداد اپنے نام الاٹ کروائی۔ (حالانکہ تحریک پاکستان کے لیے آپ اپنی خاندانی جائیداد فروخت کر چکے تھے) بلکہ فرمایا کہ یہ سب کچھ تو میں نے ملی و دینی جذبے کے تحت کیا تھا نہ کہ کسی غرض و لالچ کیلئے۔

آخری عمر میں بینائی کھو جانے کی وجہ سے آپ عملی سیاست سے کنارہ کش ہو گئے اور یاد الٰہی میں مشغول ہو گئے۔ آپ نے 29 اکتوبر 1970ء کو کوہاٹ میں وفات پائی اور اپنے آبائی قبرستان میں دفن ہوئے۔ حکومت پاکستان نے آپ کی علمی، دینی، وسیاسی خدمات کے اعتراف میں آپ کو بعد از وفات 2001ء میں گولڈ میڈل دیا۔

Marfat.com

سید مخدوم شاہ بنوری

سید مخدوم شاہ بنوری، کوہاٹ شہر کے سیاسی و مذہبی طور پر انتہائی مردم خیز علاقے، محلہ میاں بادشاہ[1] میں 16 اکتوبر 1910ء میں پیدا ہوئے۔ والدِ گرامی کا نام سید محی الدین شاہ بنوری تھا۔

آپ نے زمانہ طالب علمی سے ہی خدمت خلق کو اپنا شعار بنالیا تھا۔

ہر کہ خدمت کرد اُو مخدوم شد

بہ حیثیت سکاوٹ، سکاوٹ کیمپوں کے ساتھ ہندوستان کے کئی شہروں میں گئے اور ناگہانی آفتوں، قحط سالی اور دیگر مصیبتوں میں لوگوں کی خدمت کی۔ اس زمانے میں تحریک آزادی ہند عروج پر تھی۔ آپ کو ہندوستان کے تمام رہنماؤں کو قریب سے دیکھنے اور سننے کا موقع ملا اور سیاست میں آنے کا شوق پیدا ہوا۔

میٹرک کرنے کے بعد پہلے پہل آپ خاکسار تحریک سے وابستہ ہوئے اور سری نگر میں جیش کی تربیت حاصل کی۔ پھر کچھ عرصہ کے لیے کانگرس میں شامل ہو گئے۔ پھر اس کے بعد مجلسِ احرار میں شمولیت اختیار کرلی۔

تحریک آزادی ہند کے دوران جن بڑے بڑے لیڈروں کے ساتھ مل کر آپ نے کام کیا ان میں سید عطاء اللہ شاہ بخاری، خان عبدالغفار خان، پنڈت جواہر لال نہرو، آغا شورش کاشمیری اور نوابزادہ نصر اللہ خان شامل ہیں۔

---

[1] ضلع کوہاٹ کے دو سابق خطیب پیر سید میر عالم شاہ بنوری مرحوم، کرنل (ریٹائرڈ) سید سلطان علی شاہ بنوری مرحوم، سابقہ ایم این اے حاجی جاوید ابراہیم پراچہ، ماہنامہ ''القانون'' کے ایڈیٹر سید لیاقت بنوری ایڈووکیٹ اور سابق گورنر سرحد لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) محمد شفیق اسی محلے کے رہنے والے ہیں۔ ان کے علاوہ ایک اور سابقہ گورنر سرحد فضل حق مرحوم کا زمانہ طالب علمی بھی اسی محلے میں گزرا۔

Marfat.com

قیام پاکستان کے وقت ہندوستان سے ہجرت کرنے والے بہت سے خاندانوں کی عورتوں کو ہندوؤں اور سکھوں نے روک لیا تھا۔آپ نے ہندوستان جا کر وہاں اپنے ذاتی اثر ورسوخ کی بنا پر سینکڑوں مسلمان عورتوں کو ہندوؤں اور سکھوں کی قید سے آزاد کرایا اور ان کو پاکستان لائے۔

اپنی سیاسی سرگرمیوں کی وجہ سے انگریزوں کے دور میں بھی آپ کئی بار گرفتار ہوئے اور قیام پاکستان کے بعد بھی اپنی حق گوئی و بے باکی وجہ سے حکومتِ وقت نے آپ کو متعدد بار گرفتار کیا۔ یہاں تک کہ شادی کے موقع پر بھی آپ کو گرفتار کیا گیا۔اس عرصۂ قید و بند میں ایک دفعہ قلعۂ لاہور میں بھی آپ نے تین سال قید کاٹی۔ بار بار کی اس قید و بند کی وجہ سے آپ کا کاروبار تباہ ہو گیا۔ جائیداد بھی بحکم سرکار ضبط ہوئی اور آپ کے خاندان کو شدید مالی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا لیکن آپ نے ہمیشہ حق کی آواز بلند کی اور اصولوں پر کبھی سمجھوتہ نہیں کیا۔

زندگی کا بیشتر حصہ جیلوں میں گزارنے کی وجہ سے آپ کی صحت گرنے لگی۔ بالآخر 5 اگست 1980ء کو آپ کا انتقال ہوا۔

آپ زندگی بھر اقبالؒ کے اس شعر کی عملی تصویر بنے رہے۔

آئین جواں مرداں، حق گوئی و بے باکی
اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

ان کے علاوہ اس خانوادے (سادات بنور) کی جن دیگر شخصیات نے اہل کوھاٹ کی دینی، روحانی، تعلیمی ادبی اور سیاسی طور پر خدمت وراہنمائی کی ان میں سید میر عالم شاہ خطیب کوھاٹ، کرنل (ر) سید سلطان علی شاہ، سید عسکر علی شاہ (ایڈیٹر روزنامہ خیبر میل پشاور) سید مخدوم شاہ (مجلس احرار) سابقہ اور ہردلعزیز علمی شخصیت سید عظمت علی شاہ (ہیڈ ماسٹر) شامل ہیں۔ (جن کے بڑے صاجبزادے سید شجاعت علی شاہ 1971ء کی پاک بھارت جنگ میں غازی آبدوز میں بطور آفیسر خدمات سرانجام دیتے ہوئے شہادت کے مرتبے پر فائز ہوئے۔ جبکہ 2003ء میں سید طارق بنوری (پشاور) کو علمی واقتصادی میدان میں گراں قدر خدمات سرانجام دینے پر حکومت پاکستان نے تمغہ امتیاز دیا۔

Marfat.com

حضرت غوث زمان، افضل الاولیا سید آدم بنوری ؒ کے مریدوں کی تعداد لاکھوں میں تھی اوران میں سے سینکڑوں مرتبہ خلافت پر فائز ہوئے ان سب کے حالات ومناقب بیان کرنا یہاں ناممکن ہے البتہ یہاں ان چند اکابر خلفاء کے مختصر حالات ومناقب کا ذکر کیا جائے گا جن کے ذریعے سلسلہ نقشبندیہ آدمیہ آگے چلا، پھلا پھولا اور پھیلا اور لاکھوں بندگان خدا کیلئے رشدو ہدایت کا موجب بنا۔ یہ سلسلہ بنگال سے لے کر کابل وترکستان تک پھیلا ہوا تھا۔ نتائج الحرمین میں حضرت سیدی کا ایک قول درج ہے۔

''باوجود ترک تصرف کے اس فقیر سے بذریعہ ارشاد جلی (عام) ہزاروں افراد بہرہ مند ہوئے ہیں اور ارشاد خاص سے بھی سینکڑوں خوش نصیب ہوئے ہیں اور ارشاد خاص الخاص سے تقریباً ایک سو کامل ہو گئے ہیں۔''

Marfat.com

باب ہفتم

شیخ آدم بنوریؒ کے اکابر خلفاء

Marfat.com

صاحب کوہات از بیک صد و بیست و ہشتاد ہشتاد و شصت

شصت کس دیگر بولایت کاملہ رسیدہ اند واللہ اعلم بالصواب

الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب تحفۃ السالکین بوقت نماز پیشین روز

دوشنبہ بیزدہ روز عرفہ بدستخط محمد سعید باستخاطر خاطر حیات

حضرت پیرہ حاجی بہادر کوہاٹی نقشبندی سہ پسلی الکبرہ

باتمام رسید ... بار برمن مکن قہر و عتاب کہ خطائی رفتہ باشد

در کتاب آن خطائی رفتہ اصلاح کنند از کرم واللہ اعلم بالصواب

رب یسر بسم اللہ الرحمن الرحیم و تمم بالخیر

بعد تحمید رافع الدرجات | بر محمد و آل او صلوات
شجرۂ نقشبند بطریق نسب | اکلہا دائم چو بعید از نسب
شجرۂ طیبۂ بجان لا رید | تا بہر صورت بدست آرید
شجرۂ اصل اولیاء اللہ | شد محمد بردستان لللہ

ورد محمد

حضرت حاجی بہادر" کوہاٹی کے شجرہ طریقت کا عکس جو کہ حضرت سید آدم بنوری" سے ان کی بیعت کا ثبوت ہے "از تحفہ السالکین"

Marfat.com

وز محمد خلیفه سر حق
شد ابوبکر افضل و اسبق

بعد ه شد امین این مخزن
شیخ سلمان خلیفه باطن

بعد ازو شد براه حق تحقیق
قاسم آن نور صدقه صدیق

بعد ازو شاه جعفر صادق
گشت علم سلوک را حاذق

شد ازو بایزید بسطامی
سالکان طریق را حامی

شد ازو بوالحسن خرقانی
هادی سالکان ره عرفانی

شد ازو بوعلی فارمدی
موصل حق و زاهد ابدی

شد ازو سیدی ابو یعقوب
همدان یافت زو حیات طیب

شد ازو واقف ره سبحان
عبد خالق غجدوان سلطان

شد ازو عارف ربی عرفان
خواجه عارف سر ریوگر جهان

شد ازو فغنوی مکمل دین
خواجه محمود صاحب تمکین

شد عزیزان ازو براهی تقا
از کرامات پنج نوبت زن

شد ازو چشم خواجه بابا
بر جمال و جلال حق بینا

شد از و قطب وقت میر کلال　　عاشق خضر جمال او گشت

شد از و غوث حق بهاء الدین　　خواجه خواجگان بحق الیقین

گشت یعقوب چرخی را ماهی　　روشن از وی زماه تا ماهی

گشت احرار از و عبید الله　　سرو آزاد باغ ذکر اسم

شد سر زاهدان از و در تا　　زاهد هر دو کون هو لیتا

شد فقیر نفیه شفت در کتی　　زاهد حق محمد درویش

شد از خواجگی امکنگی　　خانه دل از و بر و شستگی

شد از و جام عشق را ساقی　　فانی الغیر خواجه باقی

شد از و احمد مجدد دین　　الف ثانی از و چو باغ بر تنیا

شد از و سید رجال آدم　　روشن از وی دو دیده آدم

شد از و حاجی آن بنا در دین　　سرور و بادشاه ملک یقین

زین بهادر دگر چو بحر زخار　　از فتوحات موج زد بکنار

شد از و محمد یعقوب　　از غم عشق روز و شب مکروب

اکم از و

Marfat.com

خلفا شیخ ملوک دیوانہ کو

ہم ازان آن قلوب دیوانہ　　از پی جام عشق مستانہ

ہم ازو یافت صیقل صافی　　آن ولیجان صوفی و صافی

ہم ازو گشت عارف کامل　　خواجہ عارف یکان مکمل واصل

ہم ازو بہرہ یافت شیخ کمال　　گشت ازو منظہر جمال و کمال

ہم زمین تو جستش بہ نہفت　　شیخ لعل آیت دلی گفت

ہم ازو شد حبیب ماہ وری　　در حریم وصال حق گذری

شد ازو شاہ دلاور چپے　　موصل حق و واصل اللہ کیا

ہم ازو گشت عارف و واصل　　شیخ ماموریت وری کامل

ہم ازو گشت شیخ آخوند نعیم　　از وصال حبیب یافت نسیم

ہم ازو گشت عارف باشر　　در حد گرچہ آخوند بابر

شیخ رحمکار عاشق و صادق　　ہم ازو بہرہ یافت شد لائق

ہم ازو یافت تاج فقر جلیل　　آخوند آن صالح فقیر دلی

شد ازو پیر پیر شیوہ نکی　　دل او گشت زو پیر و ستنگی

Marfat.com

حضرت حاجی بہادرؒ کوھاٹی

تاریخ پیدائش.......... آگرہ 984ھ

تاریخ وفات.......... کوھاٹ 1078ھ

جبکہ مولانا محمد امین بدخشی نے مناقب آدمیہ میں تاریخ وفات 1090ھ لکھی ہے۔

حضرت حاجی حافظ عبداللہ بہادر کوھاٹی' حضرت سید آدم بنوری کے اکابر خلفاء میں سے سرفہرست ہیں آپ کے قبیلے کے لوگ صدیوں سے دین اسلام کی خدمت وتبلیغ واشاعت میں مصروف تھے اور آپ کے بزرگ سلسلہ چشتیہ سے وابستہ تھے آپ کے قبیلے کے کچھ لوگ خویشکی (پشاور) سے جا کر 530ھ کے لگ بھگ قصور (پنجاب) میں جا کر آباد ہو گئے تھے۔

دور اکبری میں آپ کے والد اور دادا اکبر کے پایہ تخت آگرہ (اکبر آباد) میں مقیم تھے اور وہیں پر 984ھ میں آپ کی پیدائش ہوئی۔ جبکہ اثر افغانی نے "روحانی رابطے" میں آپ کی پیدائش کا علاقہ قصور (پنجاب) لکھا ہے۔

آپ کے والدہ کے بقول آپ نے چھ برس کی عمر میں قرآن پاک حفظ کر لیا تھا اور آثار ولایت بچپن سے ہی آپ کی ذات سے ظاہر ہونا شروع ہو گئے تھے لڑکپن اور نوجوانی میں حصول علم اور معرفت الٰہی کیلئے آپ نے بڑے لمبے لمبے سفر کیے پہلے قصور میں کچھ عرصہ رہے وہاں آپ کی ملاقات مشہور صوفی بزرگ حضرت اخوند رویزہ بابا کے بیٹے میاں کریم داد سے ہوئی جو آپ کے ہم وطن تھے اس طرح یہ تعلق دوستی میں بدل گیا۔ 1 ایک روایت کے مطابق آپ

1۔ 1040ھ میں جب حضرت سیدی لاہور سے قصور آئے تو یہاں دوران قیام اخون الیاس میاں نور محمد بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ حضرت حاجی بہادر بھی اس زمانے میں قصور میں مقیم تھے۔ غالباً اسی زمانے میں وہ حضرت سیدی کے پاس حاضر ہو کر بیعت ہوئے۔ اس کے بعد حضرت حاجی بہادر دکن چلے گئے۔

Marfat.com

نے میاں کریم داد سے سلسلہ عالیہ چشتیہ میں بیعت بھی کی تھی اور ان سے ان کی تالیف (شرح جام جہاں نما) کا درس بھی لیا تھا۔ کچھ عرصہ بعد آپ میاں کریم داد کے ساتھ دکن چلے گئے مختلف علاقوں میں قیام کی وجہ سے آپ کبھی عبداللہ خویشگی کہلائے، کبھی عبداللہ قصوری تو کبھی عبداللہ کوھاٹی۔ خویشگی اور قصور میں قیام کے دوران آپ کی توجہ روحانیت کی طرف بھی برابر جاری رہی اور اس دوران آپ نے سلسلہ قدریہ سہروردیہ' کبرویہ اور چشتیہ میں بھی خلافت حاصل کی۔ شروع میں آپ نے مشہور بزرگ سید عبدالوہاب اخون پنجو بابا کے صاحبزادے شیخ فریدالدینؒ اکبر پوری سے سلسلہ چشتیہ میں بیعت کی تھی (غالبًا) یہ 1012ھ کا زمانہ تھا مجمع الانساب کے مطابق جو کہ آپ کے پوتے میاں نور محمد کی تصنیف ہے اور زمانہ حضرت حاجی بہادرؒ کے قریب لکھی گئی ہے یہ مذکور ہے کہ آپ کا اولیں طریقہ نقشبندیہ تھا۔ (واللہ اعلم)۔

قصور اور دکن میں قیام کے دوران آپ نے شرح دیوان حافظ شیرازی مکمل کی اس کے بعد آپ وہاں سے آگرے چلے آئے جو آپ کی جائے پیدائش تھا۔

حضرت سیدی سے ملاقات و بیعت

1048ھ میں دکن سے لوٹنے کے بعد جس وقت آپ آگرے میں قیام پذیر تھے۔ اتفاق سے حضرت سیدی بھی انہی دنوں آگرہ میں مقیم تھے (حضرت سیدی اپنے والد ماجد کے قبر پر فاتحہ کیلئے کبھی کبھی آگرے آیا کرتے تھے) اس وقت حضرت سیدی کے ہمراہ سینکڑوں ہزاروں افغان ودیگر مریدین کا ایک جم غفیر تھا اور آپ کی شہرت و بزرگی کا چرچا سارے ہندوستان میں پھیلا ہوا تھا۔ ضرت حاجی بہادرؒ کے ساتھی میاں کریم داد کے بیٹے میاں نور محمد جو پہلے سے ہی حضرت سیدی کے ہمراہ تھے اور مخلص مریدین میں سے تھے بیان کرتے ہیں کہ حضرت حاجی بہادرؒ کی حضرت سیدی سے پہلی ملاقات یہیں آگرے ہی میں

Marfat.com

ہوئی تھی 1۔ اور پھر وہ حضرت سیدی کے حلقہ ارادت میں آ گئے اور یہ سلسلہ ارادت ومحبت ایسا بڑھا کہ اس کے بعد حضرت سیدی جہاں جہاں بھی گئے حضرت حاجی بہادرؒ آپ کے ہمراہ رہے۔ آگرے سے دہلی پھر لاہور اور پھر سفر حج آپ نے کہیں بھی اپنے مرشد کا ساتھ نہ چھوڑا اور ان کے رنگ میں ایسے رنگے گئے کہ باقی سب نسبتیں پیچھے رہ گئیں اور جس مرشد کا دامن طریقت سب سے آخر میں تھاما انہی کا طریقہ (نقشبندیہ) دوسرے سب طریقوں پر مقدم ہو گیا۔ اور یہی طریقہ آپ کی پسند ٹھہرا یہی آپ کی پہچان بنا اور اسی طریقے کو آپ نے آگے پھیلایا۔

حضرت سیدی کے ساتھ حضرت حاجی بہادرؒ کی وابستگی کا زمانہ اگر 1048ھ کو ہی مان لیا جائے تو پھر حضرت حاجی بہادرؒ کے سن پیدائش کے مطابق آپ کی عمر اس وقت ساٹھ باسٹھ برس سے زیادہ ہی ہوگی اور حضرت سیدی کی عمر انچاس برس کے قرب۔ تو پھر سترہ یا اٹھارہ برس کی عمر میں میر محمد کلاں ملک میری (مزار رگی شینو خیل نزد شاہ پورہ روڈ کوھاٹ) کے ہمراہ حضرت سیدی کی خدمت میں آپ کا حاضر ہونا درست معلوم نہیں ہوتا۔ 2

1 حضرت سیدی چونکہ شیخ فریدالدین ابن اخوان پنجو بابا کے بھی مرشد تھے۔ جو کہ سلسلہ چشتیہ میں حضرت حاجی بہادرؒ کے پیر طریقت تھے۔ اس لیے حضرت حاجی بہادرؒ کیلئے حضرت سیدی کا نام نیا نہیں تھا۔ بلکہ وہ پہلے ہی سے آپ کے (شیخ فرید کے واسطے سے) دادا پیر تھے۔ مولانا امین بدخشی نے لکھا ہے کہ آپ شیخ فرید کی وساطت سے حضرت سیدی سے سلوک کی تعلیم کے واسطے بنور آئے تھے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ حضرت سیدی سے آپ کی پہلی ملاقات نہ تھی بلکہ پہلے بھی آپ ان سے مل چکے تھے۔

۲ بعض لوگوں میں یہ بات مشہور ہے کہ میر محمد کلاں ملک میری جن کا مزار رگی شینو خیل نزد شاہ پور روڈ کوھاٹ کے پہاڑوں کے دامن میں ہے۔ اور جو حضرت سیدی کے مریدوں میں سے تھے۔ آپ کو ہمراہ لے کر حضرت سیدی کی خدمت میں گئے تھے۔ تاریخی طور پر اس بات کا کوئی ثبوت کسی کتاب میں نہیں ملتا۔ (مولف)

Marfat.com

اپنے پیر طریقت حضرت سید آدم بنوریؒ کے سفر حرمین شریفین میں بھی آپ ان کے ہمراہ تھے۔ چنانچہ وہیں پر یعنی مکہ مکرمہ میں حضرت سیدی نے آپ کے احوال عالیہ کی تکمیل کر کے سلسلہ نقشبندیہ میں 16 شعبان 1052ھ بروز بدھ بعد از نماز عصر خلافت سے نوازا۔

حرمین شریفین کے اس مبارک سفر میں اپنے مرشد کی رفاقت میں جہاں آپ کو اور بہت سے روحانی فیوضات حاصل ہوئے وہاں پر سب سے اعلیٰ واقع یہ تھا کہ آپ کو حضور سرکار دو عالمؐ کے ساتھ مصافحہ عظیمہ کی نعمت بے بہا نصیب ہوئی۔ جس وقت آپ حضرت سیدی کے ہمراہ بارگاہ رسالت میں حاضر تھے کہ روضہ انور سے دست مبارک نبویؐ ظاہر ہوا۔ اپنے مرشد کی اجازت پا کر آپ آگے بڑھے اور نہایت عقیدت ومحبت سے دست مبارک کو چوما۔ اس نعمت عظمیٰ کی برکت سے آپ پر علم ظاہری و باطنی کے خزانوں کے منہ کھل گئے۔ 1

حضرت سیدی جب مدینہ منورہ میں وفات پا گئے تو اس کے بعد بھی حضرت حاجی بہادرؒ چند سال تک حرمین شریفین میں ٹھہرے رہے اور وہاں کے علماء وصوفیا کے ساتھ علمی وروحانی مجلسوں میں شریک ہو کر فیض یابی اور فیض رسانی کا سلسلہ جاری رکھا آپ کے بارے میں مولانا محمد امین بدخشی کہتے ہیں۔

''معرفت خاصہ حضرت سیدیؒ میں آپ بہادر ہیں اور تحقیق عرفانی وفصاحت لسانی میں آپ بے نظیر ہیں۔''

ملا محمد عثمان نے ایک خط میں آپ کے بارے میں لکھا۔

میری ملاقات شیخ عبداللہ کوھاٹی سے ہوئی وہ بہت زیادہ معرفت دقیق کے حامل ہیں اور بلند دعوے کرتے ہیں۔ نیز بہت فصیح البیان ہیں اول ایام میں وہ عامی مرد تھے اور کچھ نہیں جانتے تھے اس وقت حضرت خلیفہ الزمانی (حضرت سیدی) کی صحبت کی برکت اور حرمین وپیغمبرؐ

---

1 جیسا کہ باب مصافحات میں گزر چکا ہے کہ حضرت سیدی بہ طریق مصافحہ بھی اپنے مریدین کی تربیت کیا کرتے تھے۔ لیکن بالواسطہ۔ لیکن حضرت حاجی بہادرؒ کے ساتھ بوجہ شفقت خصوصی بلاواسطہ مصافحہ عظیم کی دولت سے نوازا گیا۔

Marfat.com

ی زیارت کے طفیل انہوں نے بہت ترقی کی ہے اور نہایت مشکل معارف وحقائق کو حل کر دیتے ہیں۔

آپ کے برادر طریقت اسد اللہ لاہوری نے آپ کے بارے میں کہا کہ۔"آپ بہادر زماں ہیں اور معرفت میں درجہ عالیہ رکھتے ہیں اور علم لدنی میں بلند دعویٰ رکھتے ہیں۔"

1067 ھ میں آپ دوبارہ زیارت حرمین شریفین کیلئے گئے اور حج وزیارت کیا اکثر پیر بھائی آپ کے احوال عالیہ پر رشک کرتے تھے آپ علم ومعرفت کے ایسے ایسے نکات بیان کرتے کہ اکثر لوگ ان کو سمجھنے سے قاصر رہتے۔ آپ جو بات کرتے وعلم ومعرفت اور نصیحت سے پر ہوتی۔

حرمین شریفین سے واپس آنے کے بعد آپ نے کوہاٹ میں مستقل سکونت اختیار کی چونکہ یہاں روافض کا بہت زور تھا اور دین کے نام پر بے دینی عروج پر تھی اس لیے آپ نے ان لوگوں کی اصلاح کا بیڑا اٹھایا اور بدعتوں کے خلاف ان سے جہاد کیا۔ اور مناظرے کیے ہزاروں لوگ آپ کے دلائل سے قائل ہو گئے اور مرید ہوئے اور جو قائل نہ ہوئے انہیں جلاوطن کر دیا گیا۔ لہذا آپ کے حاسدان بھی بہت ہوئے۔

آپ دعویٰ رویت الٰہی بھی کرتے تھے[1] چنانچہ اس مسئلے پر مغل شہنشاہ اورنگزیب نے آپ کو اپنے درباری علماء سے بحث ومناظرے کیلئے دعوت دی چنانچہ حسن ابدال (بعض روایتوں میں لاہور مذکور ہے) کے مقام پر یہ مناظرہ ہوا۔ یہ درباری علماء حضرت حاجی بہادرؒ کے دلائل کے قائل ہو گئے۔ ان میں سے مولوی نور محمد مدقق لاہوری تو مستقل طور پر آپ کے پیچھے کوہاٹ آ گئے اور آپ کے مناقب پر مبنی کتاب کشف الاسرار (فارسی) لکھی۔ ایک اور عالم شاہ مراد دہلوی نے بھی آپ کے مناقب پر (مناقب حضرت کوہاٹی) نامی کتاب لکھی۔

---

[1] یعنی دعویٰ خدا بینی۔ (سر کی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کا دیدار کرنا) جو کہ کسی انسان کیلئے قطعی طور پر ممکن نہیں ہے۔ ماسوائے سرکار دوعالم ﷺ کے جنہوں نے شب معراج میں سر کی آنکھوں سے حق تعالیٰ سبحانہ کا دیدار کیا۔

Marfat.com

آپ کا ایک لقب صاحب الولایت بھی ہے آپ کے مریدوں کی تعداد ایک لاکھ سے لے کر تین لاکھ تک بتائی جاتی ہے جو سوات اور بنیر سے لیکر وزیرستان تک اور افغانستان سے لیکر دہلی و لاہور تک پھیلے ہوئے تھے۔

آپ نے سلسلہ اویسہ کے ذریعہ اپنے روحانی بزرگوں حضرت مجدد الف ثانیؒ اور خواجہ باقی باللہؒ سے بھی فیض حاصل کیا 1090ھ میں آپ نے کوہاٹ میں وفات پائی اور یہیں پر آپ کا مزار ہے۔

آپ کے مشہور خلفاء میں شیخ شہباز مہمندؒ پشاوری شیخ مامون یوسف زئیؒ (تھکال بالا) شیخ قلوبؒ دیوانہ وزیرستان شیخ اخوند صالحؒ تپی کوہاٹ، شیخ جنگی خان دولت خیل کوہاٹ وغیرہ شامل ہیں۔

شیخ حبیبؒ پشاوری

ولادت ------------ سرہند 987ھ

وفات ------------ پشاور 1093ھ

حضرت حافظ شیخ حبیب اللہ المعروف شیخ حبیب پشاوری حضرت سیدی کے ممتاز خلفاء میں سے تھے حضرت سیدی کے حلقہ ارادت میں آنے سے پہلے آپ شیخ عبدالوہاب المعروف اخون پنجو باباؒ کے فرزند شیخ فریدالدینؒ (شیخ فرید) سے سلسلہ چشتیہ صابریہ میں بیعت تھے جبکہ "تحفۃ الاولیا" کے مطابق آپ نے شیخ فرید سے سلسلہ سہروردیہ میں بیعت کی تھی پھر انہی کے توسط سے حضرت سیدی کی خدمت میں پہنچے اور سلسلہ نقشبندیہ میں بیعت ہوئے۔

آپ کی پیدائش بھی سرہند میں ہوئی اور ابتدائی تعلیم بھی آپ نے وہیں پر حاصل کی جب آپ کی عمر اکتالیس برس ہوئی تو 1028ھ میں آپ حضرت سیدی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پھر

Marfat.com

حضرت سیدی کی وفات تک ان کی صحبت نشین رہے سفر حج میں بھی آپ اپنے مرشد کے ہمراہ تھے مکہ مکرمہ میں 1052ھ میں حضرت سیدی نے آپ کو خلافت سے نوازا۔1

جب حضرت سیدی کی مدینہ شریف میں وفات ہوئی تو آپ ان کی وفات کے بعد بھی حرمین شریفین میں رکے رہے اور وہاں پر دیگر بزرگوں سے روحانی ربط و تعلق قائم رکھا اور بہت سے فیوضات سمیٹنے کے بعد 1061ھ میں واپس پشاور تشریف لائے وطن واپس لوٹنے کے بعد آپ اپنے ہی برادر طریقت اور حضرت سیدی کے خلیفہ حضرت حاجی بہادرؒ کوھاٹی کے حلقہ صحبت میں رہے اور ان سے بہت سے روحانی فیوضات حاصل کیے اور ان سے تجدید بیعت بھی کی۔

صوبہ سرحد میں سلسلہ نقشبندیہ آدمیہ کو پھیلانے میں آپ کا کردار بہت نمایاں ہے حضرت حاجی بہادرؒ کی وفات کے بعد ان کے خلیفہ شیخ شہباز مہمند نے آپ سے تجدید بیعت کی۔

شیخ حبیب پشاوریؒ نے 1093ھ میں پشاور میں وفات پائی اور پشاور شہر کے وزیر باغ میں مدفون ہیں آپ کا مزار آج بھی زیارت گاہ خاص و عام ہے۔

شیخ سعدی بخاری لاہوری

پیدائش۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سرہند

وفات۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔لاہور ۱۱۰۸ھ

شیخ حاجی سعدی بخاری لاہوری (مجددی) کا اصل نام سید سعد اللہ بخاری تھا۔ سرہند میں پیدا ہوئے۔ آپ مادرزاد ولی تھے بچپن سے ہی لہو و لعب اور دنیا کے ہنگاموں سے دور رہ کر اللہ کی عبادت میں مشغول رہتے ابتدائی تعلیم دہلی سرہند اور لاہور کے ممتاز علماء سے حاصل کی۔

شرف الدین مجددی کشمیری نے ''روضہ السلام'' میں آپ کے تفصیلی حالات آپ ہی کی زبانی اس طرح بیان کیے ہیں۔

1 آئینہ تصوف

Marfat.com

''میری عمر ابھی آٹھ سال کی ہوگی کہ میں اپنے گاؤں کے باہر ایک کنوئیں پر وضو کر رہا تھا کہ اتفاقاً ادھر سے حضرت سیدی (سیدؒ آدم بنوری) وہاں سے گزرے اور مجھے نہایت احتیاط سے وضو کرتے ہوئے دیکھ کر متعجب ہوئے کہ اس کمسنی میں یہ بچہ کس قدر انہماک سے وضو کر رہا ہے اس کے بعد وہ اپنے ہمرائیوں کے ساتھ روانہ ہوگئے لیکن میرے دل میں یہ شوق پیدا ہوا کہ ایسے بزرگ آدمی کا ساتھ نہیں چھوڑنا چاہیے چنانچہ میں ان کے پیچھے چل پڑا لیکن میں نے یہ احتیاط رکھی کہ ان سے کافی فاصلے پر پیچھے پیچھے چلتا رہا یہاں تک کہ بنور آ گیا جب حاجی صاحب' (حضرت سیدی) کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ان سے تمام ساتھیوں کے بارے میں استفسار کیا پھر میری طرف مخاطب ہو کر فرمایا'' یہ لڑکا کون ہے؟ حاجی سعد اللہ نے جواب دیا۔''

''حضرت! یہ ہمارے ساتھ آیا ہے۔''

حضرت سیدی نے یہ سن کر فرمایا۔

''نہیں! بلکہ یوں کہو کہ تم اس کے ساتھ آئے ہو۔''

پھر مجھ سے مخاطب ہو کر میرا نام پوچھا۔ میں نے نام بتایا تو آپ نے فرمایا۔

''تم ازلی سعادت مند ہو اور جہاں بھی جاؤ جہاں بھی رہو' سعدی (خوش نصیب) رہو۔ تم دنیا و آخرت میں سعدی ہو۔''

اس کے بعد حضرت سیدی' شیخ سعدی کو اپنے گھر لے گئے اور بے حد شفقت فرمائی' شیخ سعدی کئی برس تک اپنے پیر و مرشد کی خدمت میں رہے اور وہاں پر تعلیم و تربیت و روحانی فیوض حاصل کیے حضرت سیدی کو شیخ سعدی سے اس قدر پیار تھا کہ وہ آپ کو بمثل اپنی اولاد سمجھتے تھے اور آپ کو پیار سے سعدی کہہ کر پکارتے تھے۔ آپ اس نام سے اس قدر مشہور ہوئے کہ آپ کا اصل نام (سعد اللہ) بھی دب گیا یہ اسی خلوص و اعتبار کا نتیجہ تھا کہ حضرت سیدی کے پڑپوتے سید قطب بنوری کی ساری تعلیم و تربیت و روحانی مدارج آپ ہی کے ہاتھوں پایہ تکمیل کو پہنچے۔

Marfat.com

سفر حج سے واپسی کے بعد آپ کا قیام زیادہ تر لاہور میں رہا اور آپ کے ذریعے
ں پر سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ آدمیہ کو خوب فروغ حاصل ہوا آپ مستجاب الدعوات تھے اور آپ
ے مریدوں کی تعداد بے شمار تھی۔

حضرت سعدی لاہوری نے اپنی عمر کے آخری سالوں میں وادی پشاور کے کئی دورے
یے ان دوروں کا مقصد تبلیغ دین کے علاوہ اپنے برادران طریقت سے ملاقات بھی تھا۔ جن میں
ولانا محمد عمر چمکنی اور مولانا محمد امین بدخشی، شیخ محمد فاضل پاپینی وغیرہ شامل ہیں۔

اثر افغانی نے روحانی رابطے میں آپ کے ان مشہور خلفاء کا ذکر کیا ہے۔

۔ شیخ اسماعیل غوریؒ پشاور۔ ۲۔ شیخ عبدالغفورؒ کشمیری۔ ۳۔ شیخ یحییٰؒ چغتائی۔

۴۔ سید محمد قطب بنوریؒ۔ ۵۔ عبدالقادر خٹک ابن خوشحال خان خٹک۔

۶۔ حلیمہ سعدیہ دختر خوشحال خان خٹک۔

ان کے علاوہ محمد فاضل پاپینیؒ جو کہ حضرت سیدی کے خلیفہ شیخ عبدالخالق قصوریؒ سے
بیعت تھے نے بھی آپ سے تجدید بیعت کی تھی۔

آپ کی وفات ربیع الثانی 1108ھ میں لاہور میں ہوئی اور علاقہ مزنگ میں دفن
ہوئے جس گوشے میں آپ کا مزار ہے اسے سعدی پارک کہتے ہیں۔

مولانا شیخ سعداللہ وزیرآبادی

پیدائش ---------- وزیرآباد 977ھ

وفات ---------- وزیرآباد 1102ھ

شیخ المشائخ، شیخ سعداللہ وزیرآبادی سلسلہ نقشبندیہ بنوریہ کے نامور بزرگوں میں سے
ہیں ان کے روحانی فیوضات سارے پاکستان اور افغانستان میں پھیلے ہوئے ہیں۔

آپ 977ھ میں وزیرآباد (پنجاب) میں پیدا ہوئے اور وہیں پر وقت کے نامور علماء

Marfat.com

سے تعلیم حاصل کی۔ بعد میں لاہور چلے آئے اور وہاں بھی نامور علماء سے تکمیل علم کی۔ یہ معلوم نہیں کہ آپ نے کس سن میں حضرت سیدی کی بیعت کی لیکن جیسا کہ شیخ سعدی لاہوریؒ کے حالات سے پتہ چلتا ہے کہ آپ گاہے بہ گاہے اپنے مرشد کی خدمت میں حاضری دینے کیلئے بنور جایا کرتے تھے۔

آپ کو 14 صفر 1037ھ میں حضرت سیدی نے بنور میں بعد از نماز ظہر خلافت سے نوازا آپ بھی ان خوش نصیبوں میں شامل تھے جو حضرت سیدی کے ساتھ حج کے مبارک سفر میں شامل تھے۔

سفر حج سے واپسی کے بعد آپ کافی عرصہ تک اسلام کی تبلیغ واشاعت کے سلسلے میں افغانستان خراسان اور پنجاب کے مختلف علاقوں میں محو سفر رہے آخر کار 1083ھ میں وزیر آباد واپس لوٹے۔

آپ نے طویل عمر پائی اور رشد وہدایت کے کئی چراغ روشن کرنے کے بعد (125) ایک سو پچیس سال کی عمر میں بروز جمعرات 19 ذوالحجہ 1102ھ میں وفات پائی اور اپنے وطن وزیر آباد میں دفن ہوئے آپ مرتبہ جبروت پر فائز تھے آپ کے نامور خلفاء یہ ہیں۔

ا۔میاں عبدالحی المعروف شیخ حبیب اللہؒ سندھی:۔ میاں عبدالحیٔ المعروف شیخ حبیب اللہ سندھی کا شمار شیخ سعد اللہ وزیر آبادی کے نامور خلفاء میں ہوتا ہے جو کہ مشہور صوفی شاعر سید شاہ عبداللطیف بھٹائی کے والد ماجد ہیں جس وقت 1107ھ میں آپ کی وفات ہوئی اس وقت شاہ عبداللطیف بھٹائی کی عمر اٹھارہ یا انیس برس تھی اور وہ اپنے والد سے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ وچشتیہ میں خلافت حاصل کر چکے تھے شاہ عبداللطیف بھٹائی کی بقیہ روحانی تربیت آپ کے والد کے خلیفہ شیخ شہباز قلندری قادری 1 نے کی شیخ جنیدؒ پشاوری بھی شیخ حبیب اللہ کے خلیفہ تھے۔

1 یہ شیخ شہباز قادری نقشبندی وہ بزرگ نہیں ہیں جو شیخ عبداللہ حاجی بہادرؒ کے خلیفہ ہیں لیکن دونوں بزرگوں کے مزارت

Marfat.com

۲۔ شیخ احمد داودزئی:۔ یہ شیخ سعد اللہ وزیر آبادی کے نامور خلیفہ تھے اور علاقہ داودزئی پشاور کے رہنے والے تھے اپنے وقت کے عارف کامل اور پشتو کے ایک بڑے ادیب وشاعر تھے علم فقہ پر ایک منظوم کتاب "الشریع ولاحکام" لکھی۔ آپ کے توسط سے سلسلہ مجددیہ بنوریہ کو خوب فروغ حاصل ہوا۔

شیخ محمد الیاس اخوند (یوسفزئی)

پیدائش۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ دیر 990ھ

وفات۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔لاجبوک 1086ھ

شیخ المشائخ، قدوۃ العلماء زبدۃ العرفا وقطب الاقطاب حضرت شیخ اخوند محمد الیاس یوسفزئی (ملی زئی) حضرت سیدی کے مشہور خلفاء میں سے ہیں موجودہ صوبہ سرحد اور افغانستان میں آپ کے توسط سے سلسلہ مجددیہ بنوریہ بہار کے پھولوں کی خوشبو کی طرح پھیلا پھولا اور مہکا۔ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ بنوریہ میں آپ کا درجہ بہت بلند ہے اور آپ صاحب کشف وکرامات ہیں۔

آپ ریاست دیر میں آباد پٹھانوں کے ایک معزز قبیلے یوسف زئی کی ایک شاخ ملی زئی سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کے والد کا نام محمد عیسیٰ خان تھا۔ آپ کے قبیلے نے اس علاقے میں جہاد میں حصہ لے کر اسلام کی ترویج واشاعت میں عملی طور پر حصہ لیا۔ اور یہاں آپ کے قبیلے کے ایک بزرگ سلطان محمد شاہ کی حکومت بھی قائم رہی۔

یہ قبیلہ صاحب سیف ہونے کے علاوہ صاحب علم وقلم بھی تھا۔ ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ نے حضرت نجیب الدین اخندزادہ سے علم دین حاصل کیا پھر چارمنگ (باجوڑ) اور تلاش میں بھی علم دین حاصل کرنے کیلئے قیام کیا اسی دوران میاں محمد عمر شموزئی اور میاں محمد اسماعیل آپ کے ہم مکتب بنے۔

علم دین میں تکمیل ہونے کے بعد آپ نے معرفت وطریقت کی ظرف توجہ کی اور راہ

Marfat.com

سلوک میں کمال حاصل کرنے کی خاطر کسی مرشد کامل کی تلاش میں ہندوستان کے سفر پر روانہ ہوئے اس سفر میں میاں نور محمد ولد میاں کریم داد[1] بھی آپ کے ہم سفر تھے چونکہ دونوں کا مقصد ایک تھا اس لیے دونوں دوست وہمسفر بن گئے دونوں چلتے چلتے جب لاہور پہنچے تو وہاں انہیں معلوم ہوا کہ سید الطائفہ شیخ آدم بنوریؒ بھی بنور سے لاہور تشریف لائے ہوئے ہیں۔ یہ ۱۰۴۰ھ کا زمانہ تھا جب حضرت سیدی کے برادر طریقت (اور سلسلہ قادریہ میں پیر طریقت) حضرت سید طاہر لاہوری بندگی قادری کا انتقال ہو چکا تھا اور حضرت سیدی ان کے اہل خانہ سے برائے اظہار تعزیت اور فاتحہ خوانی لاہور آئے تھے۔

ان دونوں حضرات (میاں نور محمد اور اخوند محمد الیاسؒ) نے حضرت سیدی کی خدمت میں حاضر ہو کر سلسلہ نقشبندیہ میں بیعت کی پھر کچھ عرصہ ان کے ساتھ لاہور اور پھر قصور میں رہے تھوڑے عرصے بعد میاں نور محمد کے والد میاں کریم داد بھی لاہور آ گئے تو حضرت حاجی بہادرؒ میاں کریم داد کے ہمراہ بیجاپور (دکن) چلے گئے اب یہاں یہ واضح نہیں' آیا اخوند محمد الیاس بھی اس سفر میں ان دونوں بزرگوں کے ہمراہ تھے یا نہیں لیکن جب 1049ھ میں حضرت سیدی آگرے سے اپنے ہزاروں مریدوں کے ہمراہ دہلی پہنچے تو اس وقت اخوند محمد الیاس بھی ان کے ہمراہ تھے۔ پھر سفر حج میں بھی آپ تقریباً چھ برس تک حرمین شریفین میں رکے رہے اور فیوضات روحانی میں اضافہ کرتے رہیں۔ 1060ھ میں واپس اپنے وطن دیر پہنچے اور لاجبوک کے مقام پر سکونت اختیار کر کے مخلوق خدا کی خدمت میں مصروف ہو گئے۔ اور شریعت ومعرفت کے علوم سے اس سارے علاقے کو روشن کر دیا۔

حضرت اخوند محمد الیاس اپنے زمانے کے نہایت عالم وفاضل بزرگ تھے۔ یہ انہی کی برکت تھی کہ آپ کے خاندان میں بعد ازاں برسوں تک علماء وبزرگ پیدا ہوتے رہے۔ آپ

1۔ میاں کریم داد مشہور صوفی بزرگ اخوند رویزہ بابا کے بیٹے تھے۔ مشہور صوفی شاعر عبدالرحمان بابا اسی میاں کریم داد کے مرید تھے۔ (روحانی رابطے)

Marfat.com

کے خاندان کو یہ فخر بھی حاصل ہے کہ عالم اسلام کے مشہور رہنما سید جمال الدین افغانی کی دادی کا تعلق اسی خاندان سے تھا اور وہ اخوند الیاسؒ کے ایک پوتے غازی اخوندزادہ محمد قاسم خان کی صاحبزادی تھیں۔ جو کہ ریاست دیر کے حکمران بھی تھے اور ان کا دور حکومت کو ریاست دیر کا سنہری دور کہا جاتا ہے۔

حضرت اخوند الیاس 1086ھ میں چھیانوے برس کی عمر میں لاجبوک کے مقام پر واصل بحق ہوئے آپ کا مزار آج بھی مرجع خلائق ہے اور آپ کے خاندان کو آج بھی اس علاقے میں نہایت توقیر ومنزلت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔

حافظ سید عبداللہ اکبر آبادی

حافظ وقاری سید عبداللہ (کھیڑوی) اکبر آبادی حضرت سیدی کے نامور خلفاء میں سے تھے برصغیر کی نامور علمی ودینی شخصیت حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے والد شاہ عبدالرحیم حافظ سید عبداللہ اکبر آبادی کے مرید تھے چونکہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی دینی وروحانی تربیت اپنے والد کے ہی ہاتھوں میں ہوئی تھی 1۔ اس لیے برصغیر کا یہ عظیم علمی وروحانی گھرانہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ آدمیہ سے ہی وابستہ تھا۔ حضرت شاہ ولی اللہ نے نہایت خلوص ومحبت سے اس کا اظہار ان الفاظ میں کیا ہے۔

"ہماری تمام تر علمی ودینی کاوشیں حضرت سید آدم بنوریؒ کے مے خانہ علم کے دم قدم سے ہیں۔"

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے انفاس العارفین میں سید عبداللہ اکبر آبادی سے متعلق بہت سے واقعات لکھے ہیں جو انہوں نے اپنے والد شاہ عبدالرحیم سے سنے تھے ایسے ہی ایک

1۔ حضرت شاہ ولی اللہ کو والد ماجد شاہ عبدالرحیمؒ نے سلسلہ نقشبندیہ آدمیہ میں پندرہ برس کی عمر میں بیعت کر کے توجہ تلقین اور آداب طریقت کے تمام مراحل طے کرانے کے بعد خرقہ خلافت پہنایا اور اجازت درس دی۔ (انفاس العارفین)۔

Marfat.com

واقعے میں وہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد ابتدا میں خواجہ خرد نامی ایک بزرگ کے پاس بیٹھا کرتے تھے جب باطنی طور پر سلوک کی کافی منزلیں طے کر چکے تو خواجہ خرد سے دریافت کیا۔

''اب میری اصلاح کی کیا صورت ہے؟''

تو انہوں نے خود بیعت کرنے کی بجائے انہیں سید آدم بنوریؒ کے کسی خلیفہ 1 سے بیعت کرنے کو کہا۔ کیونکہ یہ لوگ اتباع سنت میں بہت سخت (پابند) ہیں چونکہ سید عبداللہ ان کے پڑوس میں رہا کرتے تھے۔ اس لیے خواجہ عبدالرحیم انہی سے بیعت ہو گئے۔

سید عبداللہ کے والد قصبہ کھیڑی کے رہنے والے تھے جو بارہہ کے نواح میں ہے۔ بعد میں سید عبداللہ اکبرآباد میں آ بسے۔ سید عبداللہ سے منقول ہے کہ ایام آغاز میں جب میں سید آدم بنوریؒ کی خدمت میں پہنچا تو میرا دل نسبت روحانی سے بالکل خالی ہو گیا یہ صورتحال پا کر میں پریشان ہوا اور شیخ کی خدمت میں پیش ہوا انہوں نے فرمایا ''پہلی نسبت سرکہ کی مانند تھی اور وہ جمیعت جو ہماری صحبت سے حاصل ہو گی گلاب کی مانند ہے اور قاعدہ یہ ہے کہ جب بوتل میں سرکہ ہو اور اس میں عرق گلاب ڈالنا چاہیں تو پہلے اس بوتل کو سرکہ سے خالی کر کے صاف کیا جاتا ہے۔ تاکہ سرکہ کا اثر ختم کیا جا سکے۔ تب وہ گلاب ڈالنے کے قابل ہوتی ہے۔''

واقعہ:۔ حضرت سیدی کی صحبت کے زمانے میں سید عبداللہ ایک دن ایک درخت کے نیچے آنکھیں بند کیے پورے ذوق وشوق سے قرآن مجید کی تلاوت کر رہے تھے کہ درخت سے بہت سی چڑیاں مر کر گر پڑیں سید عبداللہ حافظ قرآن ہونے کے علاوہ نہایت خوش الحان قاری بھی تھے جب وہ تلاوت کرتے تو سب (انسان و چرند و پرند) پر وجد طاری ہو جاتا۔ اس وقت ماوراء النہر (تاشقند' سمرقند و کاشغر کے علاقے) کے کچھ لوگ جو حضرت شیخ کی بیعت کیلئے آئے ہوئے تھے۔ تمام ذوق سماعت سے وجد میں تھے ان میں سے ایک شخص نے جا کر شیخ کو اس بات کی اطلاع کر دی انہوں نے آ کر سید عبداللہ سے کہا کہ ''حافظ بس کر'' یہ سن کر انہوں نے آنکھیں کھولیں

1۔ کیونکہ حضرت سیدی کا اس وقت انتقال ہو چکا تھا۔

Marfat.com

اور احتراماً کھڑے ہو گئے اور پڑھنا بند کر دیا۔

شاہ عبدالرحیم فرماتے ہیں کہ جب حضرت شیخ آدم نے حج کو روانہ ہونے کا ارادہ کر لیا تو سید عبداللہ نے بھی ان کے ساتھ جانے کا ارادہ ظاہر کیا مگر شیخ نے انہیں روک دیا اور کہا کہ تمہارے یہاں رک جانے میں حکمت ہے جو تمہیں معلوم ہو جائے گی۔ اب معلوم ہوا کہ وہ حکمت تمہاری (شاہ عبدالرحیم کی) تربیت تھی۔

واقعہ:۔ شاہ عبدالرحیم سے روایت ہے کہ وہ کہتے تھے کہ ایک دفعہ میں سید عبداللہ کی قبر پر فاتحہ کیلئے اکبرآباد گیا کیونکہ میں ان کے جنازے میں شرکت نہ کر سکا تھا اس لیے قبر کا اتہ پتہ معلوم نہ تھا اس لیے ایک دوست کو ساتھ لیا جو ان کے جنازے میں شریک تھا سید عبداللہ نے وصیت کی تھی کہ میری قبر کو گمنام رکھا جائے اس لیے میرا دوست بھی قبر کو پہچان نہ سکا آخر اندازے سے ایک قبر کی طرف اشارہ کیا میں وہاں بیٹھ کر تلاوت کرنے لگا اتنے میں سید عبداللہ نے میری پشت کی طرف سے آواز دی کہ فقیر کی قبر یہ ہے لیکن جو کچھ تم نے شروع کیا ہے اسے مکمل کرو اور اس کا ثواب اسی قبر والے کو بخش دو اور جلدی نہ کرو۔ یہ سن کر میں نے اپنے دوست سے پوچھا کہ اچھی طرح غور کرو اور سوچ کر بتاؤ کہ سید عبداللہ کی قبر کون سی ہے؟ میرے سامنے والی یا میری پشت پر اس نے غور کیا اور کہا کہ مجھ سے غلطی ہو گئی ان کی قبر تمہاری پشت پر ہے میں ان کی قبر پر بیٹھ گیا اور تلاوت شروع کر دی دل گرفتہ ہونے کے سبب مجھ سے تلاوت میں غلطیاں سرزد ہونے لگیں تو انہوں نے قبر میں سے آواز دی کہ فلاں فلاں جگہ پر تم نے غلطی کی ہے احتیاط کی ضرورت ہے۔

حافظ سید عبداللہ کشف و کرامات سے اخفا کرتے تھے اور عام لوگوں میں مل جل کر رہتے تھے اور اکثر یتیموں اور بیواؤں کے دروازے پر جا کر ان کے کام کرتے اور ان کو سودا سلف وغیرہ لا کر دیتے۔

Marfat.com

شیخ ابوالفتح

یہ حضرت سیدی کے قدیم وخاص مریدوں میں سے تھے اور خادم خاص تھے۔ زمانہ لڑکپن سے ہی حضرت سیدی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور طلب طریقت کی خواہش کا اظہار کیا تو حضرت نے ظاہری تعلیم حاصل کرنے کا حکم دیا۔

نوجوانی میں عشق مجاز کی راہوں سے ہوکر طلب حقیقی کے کوچہ میں قدم رکھا شروع میں مغلوب الحال اور خلوت نشین تھے ایک دن حضرت سیدی نے آپ سے پوچھا "اے ابوالفتح! تمہیں سکر کے طریق سے منزل پر پہنچادوں یا صحو کے راستے سے" بعدازاں حضرت سیدی نے تفصیل بتائی کہ راہ سکر بازار کی مانند ہے کہ تماشا دیکھنے کے بعد راہ گیر منزل کو پہنچتا ہے اور صحو وہ راستہ ہے کہ راہ گیر بے تماشا منزل کو پہنچ جاتا ہے۔" ابوالفتح نے کہا "ارادہ تو مقصود حاصل کرنے کا ہے مقامات کا تماشا کرنے کا نہیں۔" اس سخن سے حضرت سیدی خوش ہو گئے اور ان کی روحانی تربیت کی طرف توجہ دی۔ روزانہ آپ کی روحانی ترقی ہوتی رہی یہاں تک کہ آپ پانچ برس خلوت نشین رہے اور آپ میں بلند درجہ کشف پیدا ہو گیا کہ جنات بھی حاضر ہوکر مطیع ہو گئے آخر حضرت سیدی نے آپ سے فرمایا "کب تک اس طرح خاموش رہو گے حسب ضرورت معاملات میں دخل دیا کرو اور نسبت باطنی کو مختلف ظاہری کاموں کی آزمائش میں ڈالو تاکہ ظاہری توجہ لوگوں کی طرف اور باطنی توجہ اللہ کی طرف لگی رہے۔ یہ ہے کمال تک پہنچنے کا راستہ۔"

حضرت سیدی کی خانقاہ ومدرسہ کے تمام انتظامات آپ کے سپرد تھے۔ اپنے پیرومرشد سے آپ کی محبت وعقیدت کا یہ عالم تھا کہ جب مدینہ منورہ میں حضرت سیدی بیمار ہوئے تو آپ بھی کمال محبت کی بناء پر بیمار پڑ گئے [1] اور اسی بیماری کی حالت میں دوسرا حج کیا۔ اور بوجہ علالت

[1] یہ حضرت سیدی کے انتقال سے قبل کی آخری علالت کا ذکر ہے۔

Marfat.com

واپس مدینہ منورہ یا وطن واپس نہ آ سکے اور 15 محرم 1054ھ کو مکہ مکرمہ ہی میں وفات پائی اور جنت المعلیٰ میں حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرؓ کے پاؤں کی جانب مدفون ہیں آپ حضرت سیدی کے مناقب و کرامات سے بہت باخبر تھے اگر وہ سب جمع کر دیے جاتے تو ایک کتاب بن جاتی۔

شیخ نور محمد پشاوری

آپ حضرت سیدی کے کبار خلفا میں سے تھے' سخاوت شجاعت و ریاضت میں بے نظیر تھے نوجوانی میں لاہور و قصور میں بعض علوم حاصل کیے آپ کے والد شیخ عبدالکریم (المعروف میاں کریم داد) اور دادا املا اخوند رویزہ باباؒ علماء متقی و کبار اولیاء میں سے تھے آپ کے دادا املا رویزہ نے ایک گمراہ بدعتی پیر جو کہ افغانوں میں پیر روشان کے نام سے مشہور تھا کے خلاف کتابیں لکھ کر قلمی جہاد کیا تھا اور مسلمانوں کو اس کے غلط عقائد سے نجات دلائی تھی۔

شیخ نور محمد مجاہد باعمل تھے آپ نے کئی جہادوں میں شرکت کر کے کئی کفار کو واصل جہنم کیا اور کئی کو قیدی بنایا مجاہدہ باطنی و ظاہری ہر دو میں کامل تھے۔

حضرت سیدی کی خدمت میں 1050ھ میں بنور میں حاضر ہوئے ان کے ہمراہ دو اور ساتھی بھی تھے ان میں سے ایک حضرت سیدی کی اول توجہ ہی سے بے تاب ہو گیا اور زمین پر بے قراری سے لوٹنے لگا۔ سکر نے اس پر اس قدر غلبہ طاری کیا کہ کلمہ انا الحق نہ صرف اس کی زبان سے بلکہ ہر ہر عضو سے ظاہر ہونے لگا جب شیخ نور محمد نے اس کا یہ حال دیکھا تو مغموم ہوئے کہ کہیں میرا بھی یہ حال نہ ہو جائے' حضرت سیدی نے آپ کو دلاسا دیا اور فرمایا کہ اس شخص کی استعداد خفیف ہے (یعنی اس میں قوت برداشت کی کمی ہے) اور تیری استعداد عالی ہے۔

شیخ نور محمد سے روایت ہے کہ حج کیلئے روانگی سے پہلے کے ایام میں حضرت سیدی اپنے والد ماجد کی مرقد پر حاضری کیلئے اکبر آباد تشریف لے گئے میں بھی ان کے ہمراہ تھا جب ہم پانی پت پہنچے تو وہاں پر دو بزرگوں شیخ شرف الدینؒ (بوعلی شاہ قلندر) اور شیخ جمال پانی پتیؒ کے روضے

Marfat.com

ہیں۔ حضرت سیدی نے مجھ سمیت چند اور مریدوں کو حکم دیا کہ ان دونوں بزرگوں کے مزارات پر جا کر ان دونوں کی روحانیت کی طرف متوجہ ہو کر ان میں تفاوت معلوم کرو۔ ہم میں سے ہر ایک نے جا کر جو کچھ مشاہدہ کیا' آ کر حضرت سیدی کے سامنے عرض کر دیا پھر میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ یہ تفاوت حضرت سیدی اور ان دو بزرگوں کے درمیان کیا حیثیت رکھتا ہے متوجہ ہوا تو دیکھا کہ حضرت سیدی کی نسبت آفتاب کی مانند ہے اور دوسروں کی ستاروں کی مانند۔ جب ہم حضرت سیدی کے سامنے بیٹھے تھے تو آپ نے کہا کہ میں شرف الدین (بوعلی شاہ قلندرؒ) کے مزار کے قریب ذکر الٰہی میں مشغول تھا کہ حالت استغراق میں دیکھا کہ ملائکہ' اولیاء اللہ کے نام ایک کاغذ پر لکھ رہے ہیں اور اس فقیر (حضرت سیدی) کا نام افضل الاولیاء لکھا ہے۔ یہ سن کر مجھے یقین ہو گیا کہ میں نے جو کچھ حضرت سیدی کی شان میں مشاہدہ کیا تھا وہ حق ہے اور اگر میں ساری عمر بھی دریائے صدق میں غوطے لگاتا پھروں تو ایسا گوہر آب دار کہیں اور ہاتھ نہیں آئے گا۔

اولیائے دہلی کے مزارات پر حاضری:۔

شیخ نور محمد اسی تذکرے میں آگے چل کر بیان کرتے ہیں کہ جب ہم دہلی پہنچے تو حضرت سیدی شیخ نظام الدین اولیاء قدس سرہ کے مزار پر حاضری دینے کیلئے تشریف لے گئے ارشاد فرمایا کہ ان کی روح مبارک میرے استقبال کیلئے آئی ہے پھر وہاں سے حضرت امیر خسروؒ کے مقبرے کو تشریف لے گئے تو میں نے (شیخ نور محمد نے) مراقبہ میں دیکھا کہ حضرت امیر اردو زبان میں حضرت سیدی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "حق آدمیت اسی طرح ادا کرنا چاہیے جیسا کہ آپ نے کیا ہے"

اس کے بعد ہم شیخ نصیر الدین چراغ دہلویؒ کے مزار پر پہنچے تو حضرت سیدی نے وہاں حاضری دینے کے بعد فرمایا ان بزرگ کے پاس میری جو امانت تھی وہ انہوں نے مجھے دے دی ہے۔ اس کے بعد ہم نے شیخ قطب الدینؒ چشتی کے مزار پر بھی حاضری دی انہوں نے بھی روحانی طور پر ہماری طرف بہت التفات کیا۔

Marfat.com

شیخ محمد جمال پشاوری

شیخ محمد جمال، حضرت سیدی کے صاحب احوال خلفاء میں سے تھے ان سے کئی ایک کشف وکرامات منسوب ہیں شیخ محمد جمال نے ابتدائی احوال حضرت سیدی سے حاصل کیے بعدازاں حضرت سیدی کے خلفاء شیخ محمد شریف، شیخ نور محمد و شیخ یار محمد کی صحبت اختیار کی اور ان سے تکمیل سلوک کی۔

آپ نے حضرت سیدی کی بنور میں بہت خدمت کی اور خانگی امور کی دیکھ بھال کے علاوہ لنگر خانے کیلیے جنگل سے لکڑیاں وغیرہ لانا آپ نے اپنے ذمے لے رکھا تھا۔

ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد

آپ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے جو کچھ بھی روحانی طور پر حاصل کیا ہے وہ اسی خدمت کے طفیل ہے۔

شروع شروع میں افغانی (پٹھان) اس طریقہ (نقشبندیہ) کے خلاف تھے لیکن شیخ محمد جمال کی مساعی سے ہزاروں لوگ اس سلسلہ میں داخل ہو گئے اور راہ ہدایت پائی۔

شیخ نور محمد نے ایک واقعہ بیان کیا ہے کہ جن ایام میں، میں حضرت سیدی کی صحبت میں تھا آپ نے اپنے والد ماجد کی قبر پر فاتحہ پڑھنے کیلیے اکبر آباد تشریف لے گئے تو دیکھا وہاں قبرستان کی جگہ کھیت بن چکا تھا آپ متحیر ہوئے پھر کھیت میں ایک خاص جگہ بیٹھ کر فاتحہ پڑھی اور دیگر دعائیں پڑھیں پھر حاضرین (مریدوں) سے کہا کہ پتھر لاؤ تاکہ قبر کو ظاہر کردیں۔ اس دوران ایک شخص کے دل میں خیال آیا کہ یہ کیا کاروبار (طریقہ) ہے کہ وہ قبر جو کہ کھیت میں گم ہو چکی ہے حضرت اسے اپنے کشف قلبی کے ذریعے دوبارہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں اس طرح تو کھیت والا کھیت کی فصل سے محروم ہو جائے گا حضرت سیدی فوراً بذریعہ کشف اس شخص کے خیال سے آگاہ ہو گئے اور قبر کی تعمیر کو روک دیا۔

Marfat.com

شیخ محمد جمال جب حضرت سیدی کے ہمراہ حرمین شریفین کو گئے تو بعد ازاں وہیں پر رک گئے اور مدینہ منورہ میں مجاور ہو گئے اکثر اہل مدینہ ان کے معتقد ہو گئے تھے۔

بوقت وفات ہشاش بشاش تھے وفات سے پہلے اپنے چہرے پر خوشبو ملی اور سب حاضرین سے مصافحہ کیا تبرکات حاضرین میں تقسیم کیے اور تلاوت قرآن سنتے سنتے جان جان آفریں کے سپرد کی۔ یہ شب جمعہ 25 جمادی الاول 1073ھ تھی۔ آپ کو حضرت سیدی کے قدموں کی جانب دفن کیا گیا یہ جگہ آپ نے خود زندگی میں منتخب کی تھی۔

ان کی وفات کے بعد مسجد نبویؐ کے ایک موذن نے بتایا کہ جب تدفین کی اگلی صبح میں اذان دینے کیلئے مسجد کے مینار پر چڑھا تو دیکھا حضرت شیخ کی قبر پر قندیل نورانی آسمان کی طرف سے لٹکائے گئے ہیں نیز بعض بزرگوں نے دیکھا کہ جنت کی حوریں ان کے روضے کی طرف جارہی ہیں اور کہتی ہیں کہ ہم کو اللہ نے شیخ جمال کیلئے بھیجا ہے۔

مسجد نبویؐ میں میلاد شریف:۔ ایک بزرگ نے خواب میں دیکھا کہ لوگ مسجد نبویؐ میں جمع ہیں اور میلاد شریف پڑھ رہے ہیں میں نے پوچھا یہ میلاد شریف کس کے ثواب کیلئے ہے تو مجھے بتایا گیا کہ یہ شیخ جمال کیلئے ہے۔

آپ کے مریدوں نے آپ کے بہت سے خوارق (کرامات) بیان کیے ہیں جن میں سے چند یہ ہیں۔

☆ آپ کے قرب وجوار میں ایک کنواں تھا جس کا پانی کھارا تھا آپ نے اس کا پانی منگوایا اس پر دم کیا پھر اس پانی کو کنوئیں میں ڈال دیا بہ فضل تعالیٰ اس کنوئیں کا پانی میٹھا ہو گیا۔

☆ آپ کے پاس وضو کا ایک لوٹا تھا ایک دن آپ نے خواب میں دیکھا کہ حضرت اویس قرنیؓ تشریف لائے ہیں اور وہ لوٹا آپ سے طلب کر رہے ہیں آپ نے وہ لوٹا انہیں دے دیا جب آپ نیند سے بیدار ہوئے تو وہ لوٹا نہ پایا۔ ثابت ہوا کہ سالکوں کے خواب سچے ہوتے ہیں۔ ایسے واقعات دوسرے بزرگوں کے ساتھ بھی پیش آئے ہیں۔

Marfat.com

شیخ محمد شریف شاہ آبادی

شیخ محمد شریف شاہ آبادی، حضرت سیدی کے بزرگ خلفاء میں سے تھے۔ حال وقال اور ظاہر و باطن میں اپنے مرشد طریقت کی ہو بہو تصویر تھے۔ حضرت سیدی کبھی کبھی آپ کو اپنے مریدوں کی تعلیم و تربیت پر بھی مامور کر دیا کرتے تھے۔ حضرت سیدی کے فرزندوں نے بھی آپ سے تعلیم حاصل کی تھی حضرت سیدی ایک خط میں ان کے بارے تحریر کرتے ہیں۔

"علوم متعالیہ سے بخوبی آگاہ ہیں ان کا طریقہ اخفا ہے ان کو سمجھنے کی ضرورت ہے ان کی صحبت میں بیٹھنا اور انہیں دیکھنا غنیمت ہے (یعنی خوش نصیبی ہے)۔ اور جو کوئی میرے ساتھ توسل رکھنا چاہے اسے چاہیے کہ ان کے ساتھ توسل رکھے کیونکہ یہ توسل دراصل میرے ساتھ توسل ہے۔"

آپ نے کئی حج و زیارتیں کیں اور سال ہا سال تک مکہ و مدینہ شریف میں قیام پذیر رہے۔ مولانا محمد امین بدخشی کے بقول "میں نے ان میں کوئی مکروہ یا بے ادبی والی چیز نہیں دیکھی۔"

آپ علوم عرفانی و مسائل دینی میں اس قدر عبور رکھتے تھے کہ علماء آپ کی قابلیت دیکھ کر حیران ہوتے تھے اگر آپ بھی دوسروں کی طرح شیخی وارشاد (روایتی پیری مریدی) اختیار کرتے تو ایک عالم آپ کا مرید ہوتا لیکن آپ گوشہ گمنامی میں رہنا پسند کرتے تھے آپ کا ایک قول ہے کہ "مرید اپنے مرشد کے احوال کا آئینہ ہوتے ہیں اور کرامات اولیاء اللہ کی قدرت کا ظہور ہوتی ہیں۔"

مدینہ منورہ میں وفات سے ایک سال پہلے کمال ریاضت کی وجہ سے مجذوب ہو گئے تھے اور اپنا سب مال و متاع فقراء میں بانٹ دیا تھا اور ایک درہم اپنے پاس نہیں چھوڑا روز و شب

Marfat.com

روضہ نبویؐ کی جالیوں کے سامنے حالت استغراق میں پڑے رہتے اور اسی جذبے کی حالت میں معارف عالی اور سخن بلند بیان فرماتے۔ ان سے اکثر کشف وکرامات بیان ہوئی ہیں آخر بروز منگل 15 ذیعقد 1089ھ کو آپ کا انتقال ہوا اور متصل مقبرہ حضرت سیدی دفن ہوئے۔

شیخ محمد شریف نے اپنے رسالہ عرفانیہ میں لکھا ہے کہ جن ایام میں میں حضرت سیدی کی صحبت میں سلوک کی منازل طے کر رہا تھا تو ایک دن طبیعت میں بے چینی کی وجہ سے حضرت سیدی سے اجازت لے کر عازم سفر ہوا تا کہ مزید ریاضت ومجاہدہ ہو لیکن راستے میں سفر جاری رکھنے یا واپس جانے کے بارے میں مضطرب ہو گیا اسی حالت میں مجھے نیند آ گئی خواب میں دیکھا کہ ایک بزرگ مجھے فرما رہے ہیں کہ واپس لوٹ جاؤ کہ ان سے (حضرت سیدی) بہتر صحبت کہیں نہ پاؤ گے آخر میں نے سفر سے واپسی اختیار کر لی اور بعد ازاں دو سال تک آپ کی صحبت میں رہ کر اپنی مراد کو پہنچ گیا۔

اسی رسالے عرفانیہ میں لکھا ہے کہ ایک دن دریا خان شاہ آبادی نے حضرت سیدی کی مریدوں سمیت دعوت کی بعد از فراغت لوگوں نے حضرت سیدی سے التماس کی کہ ''یا حضرت مدت ہوئی ہے کہ بارش نہیں ہوئی لوگ قحط سالی کی وجہ سے ہلاکت کے قریب پہنچ گئے ہیں اس وقت ہم آپ کے الطاف کے بادلوں سے بارش کے قطرات کی امید رکھتے ہیں'' حضرت سیدی کچھ دیر کیلئے مراقبہ میں چلے گئے پھر فرمایا ''جلدی سے دستر خوان وغیرہ لپیٹو کہ بارش آ گئی ہے۔'' ابھی لوگ دستر خوان سمیٹنے بھی نہ پائے تھے کہ بارش شروع ہو گئی اور ایسی برسی کہ تالاب بھی لبا لب بھر گئے۔

Marfat.com

شیخ یار محمد پاپینی (جلال آبادی)

شیخ یار محمد، حضرت سیدی کے صاحب کمال خلفاء میں سے ہیں اور صاحب علم و عرفان تھے آپ کے والد شیخ محمد طاہر بھی حضرت سیدی کے خلفاء میں سے تھے۔ اور اپنے قبیلے کے سردار تھے اور وہ حضرت سیدی کی خدمت میں چند دن رہ کر ہی احوال عالین (عالیہ) کو پہنچے اور خلافت حاصل کرنے کے بعد وطن واپس لوٹ گئے تھے شیخ یار محمد۔ شیخ محمد طاہر کے بڑے بیٹے تھے۔ ابتدائے جوانی میں جب یہ طلب علم میں مشغول تھے کہ انہی دنوں حضرت سیدی کے ایک خلیفہ شیخ اسد اللہ جو پشاور میں مقیم تھے، کی مجلس میں بیٹھنا شروع کیا اور ذوق ولذت حاصل کرنے کے بعد مغلوب الحال ہو گئے اور ترک دنیا کر لیا۔ ایک دن حالت سکر میں الہام (القا) ہوا کہ کھانا کم کھایا کرو جب اس بات پر عمل کیا تو جذب اور زیادہ ہو گیا بالآخر پشاور سے روانہ ہو کر بنور جا پہنچے تا کہ حضرت سیدی کی خدمت میں حاضر رہ کر استغراق سے نکلنے کی کوئی صورت پیدا ہو سکے۔

حضرت سیدی نے آپ پر بہت مہربانیاں کیں اور آپ کی ہمت بڑھائی حضرت سیدی کی توجہ سے آپ آہستہ آہستہ حالت سکر سے حالت صحو (مدہوشی سے ہوشیاری) کی طرف آئے۔ حضرت سیدی نے ایک دن آپ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا۔ ''تو صاحب کمال لوگوں میں سے ہوگا لیکن دو باتیں یاد رکھنا ایک میرے متعلق اخلاص رکھنا اور دوسرے ترک دنیا کرنا'' آپ نے چند سال حضرت سیدی کی خدمت میں گزارے یہاں تک کہ آپ کی استعداد دوسرے یاران قدیم کے برابر ہو گئی تو حضرت سیدی نے آپ کو خلافت و اجازت عطا کی۔

شیخ یار محمد بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میں برہان پور میں ایک حلقہ ذکر میں بیٹھا ہوا تھا کہ مجھ پر حالت سکر طاری ہو گئی اسی حالت میں حضرت سیدی مجھ پر ظاہر ہوئے اور فرمایا ''میں نے تم کو اس حال سے منع کیا تھا۔'' اس بات کے سنتے ہی مجھ سے حالت سکر دور ہو گئی۔

Marfat.com

مدینہ شریف میں دوران علالت حضرت سیدی کی آخری مجلس عرفانی کے بعد اکثر متوسلین دولت مصافحہ سے مشرف ہوئے [1] جن میں شیخ یار محمد بھی شامل تھے۔ مولانا محمد امین بدخشی اس کا سبب یہ بتاتے ہیں کہ جب حضرت سیدی مدینہ میں دولت مصافحہ سے مشرف ہوئے تو فرمایا کہ حضورؐ نے میرے تمام متوسلین کو اس دولت مصافحہ سے مشرف فرمایا ہے۔ بعض لوگ اس بات پر معترض تھے کہ ہمیں تو کچھ نظر نہیں آیا۔ حضرت سیدی نے یہ سن کر فرمایا کہ جو کوئی اس کے قابل ہو تو اسے کچھ نظر آئے۔

مدینہ شریف میں دوران اعتکاف جب شیخ یار محمد نے اپنے احوال حضرت سیدی کے سامنے بیان کیے تو انہوں نے فرمایا۔ ''الحمدللہ! تم پر شکر گزاری واجب ہے کیونکہ ایسے حالات بہت کم لوگوں کو میسر ہیں۔''

حضرت سیدی کی مدینہ منورہ میں وفات کے بعد آپ واپس ہندوستان تشریف لے آئے۔ اس کے بعد دوبارہ زیارت حرمین کیلئے 1068ھ میں گئے۔ وہاں سے واپس آئے تو عرب وعجم میں آپ کے لاتعداد مرید ہوئے برائے فقراء ومساکین آپ کا لنگر جاری رہتا تھا۔ آپ نے 25 جون 1085ھ میں وفات پائی۔

---

1. شیخ یار محمد کہتے ہیں کہ حضرت سیدی کی آخری مجلس عرفانی کے بعد رات کو خواب میں حضورؐ کی دولت مصافحہ سے مشرف ہوا۔ (نتائج الحرمین)

Marfat.com

شیخ محمد انبالی

شیخ محمد انبالی حضرت سیدی کے قدیم خلفاء میں سے ہیں ان کا اصل وطن پاک پتن تھا۔ انکسار میں یگانہ وقت تھے۔ پہلے طریقہ سہروردیہ پھر قادریہ میں آئے کچھ عرصہ شاہ محمد سامانی جو کہ حضرت سیدی کے خلفاء میں سے تھے کی صحبت میں رہے پھر انہوں نے حضرت سیدی کی خدمت میں بھیج دیا۔ انہوں نے آپ پر بہت مہربانیاں کیں اور فرمایا کہ خوب طالب صادق آ گیا ہے۔

شیخ محمد انبالی کہتے ہیں کہ مجھے حضرت سیدی سے اس قدر محبت ہوگئی تھی کہ اپنا اور ان کا وجود ایک تصور کرتا تھا۔ (اس کیفیت کو تصوف کی اصطلاح میں فنافی الشیخ کہتے ہیں)

آپ نے حضرت سیدی کی پہلی ہی صحبت میں ذکر قلبی پالیا پھر حضرت سیدی کی توجہ سے مختلف مراحل طے کرتے ہوئے عالم ناسوت تک پہنچ گئے۔ اور اعلیٰ درجے کے مراتب عرفانی وعلم لدنی سے فیض یاب ہوئے۔ اس کے بعد حضرت سیدی نے بلا کر خلافت واجازت عطا کی اور اپنے وطن روانہ کر دیا۔

1076ھ میں سفر حج وزیارت کو گئے تو وہاں مخدوم زادہ سید محمد اولیا سے بھی ملاقات کی آپ فرماتے ہیں جب مدینہ میں حضرت سیدی کے مزار پر حاضری دی تو وہاں سے اس قدر مہربانیاں اور عنایتیں ملیں کہ ان کی تفصیل صرف خلوت میں ہی بتائی جاسکتی ہے۔

شیخ محمد انبالی اپنے شیخ سے بے حد محبت کرتے تھے اور کسی دم بھی آپ سے جدائی گوارا نہ تھی۔ جواباً حضرت سیدی بھی آپ پر مہربانی کی نظر رکھتے تھے۔

آپ ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت سیدی نے مجھے کسی کام کیلئے بھیجا لیکن یہ نہ بتایا کہ فلاں فلاں آدمی کے پاس جاؤ یا فلاں جگہ جاؤ اور میں روانہ ہو گیا جب میں ایک منزل طے کر چکا تو میرے دل میں یہ خیال آیا کہ تو کہاں جا رہا ہے حضرت سیدی نے تو یہ

Marfat.com

بتایا ہی نہیں کہ کہاں جانا ہے اور کس سے ملنا ہے۔ اسی فکر میں تھا کہ اچانک ایک شخص نے میرے ساتھ ملاقات کی اور ایک رقعہ دے کر چلا گیا جس پر لکھا تھا کہ فلاں آدمی کے پاس جاؤ اور اس کی بیٹی کا رشتہ فلاں شخص کے بیٹے کیلئے مانگو پھر فلاں آدمی کے پاس جا کر اس سے کچھ رقم لے آؤ۔ میں یہ خط لے کر روانہ ہو گیا جب لڑکی کے والدین سے رشتہ کی بات کی تو وہ فوراً مان گئے پھر دوسرے شخص کے پاس گیا تو اس نے فوراً رقم بھی میرے حوالے کر دی۔ لہٰذا میں نے فوراً واپسی کا سفر اختیار کیا لیکن راستے میں راہزنوں اور درندوں کا بہت ڈر تھا۔ چند جگہ انہوں نے مزاحمت کی لیکن عنایت الٰہی اور توجہ مربی کے سبب میں بہ خیر و عافیت حضرت سیدی کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ آپ نے جب مجھے دیکھا تو مسکرا کر فرمایا۔ ''میں تجھ سے جدا نہیں تھا اس جگہ جہاں تم چوروں سے ڈرے تھے میں تمہارے ساتھ تھا اور جب تجھے شیروں سے ڈر لگا میں تمہارے ساتھ تھا۔'' میں نے عرض کیا ''یا حضرت! جب آپ ہر جگہ میرے ہمراہ تھے تو پھر مجھے اس محنت والے سفر پر کیوں بھیجا خود ہی یہ سارے کام کیوں نہ کر ڈالے؟'' آپ نے فرمایا ''دیوانہ مت بن' اللہ تعالیٰ کی سنت اسی طرح ہے کہ اس عالم اسباب میں بغیر واسطوں کے کام نہیں بنتا' اگر بنتا بھی ہے تو نادر موقعوں پر' بلکہ بے سبب وجود میں نہیں آتا۔''

حضرت سیدی نے اپنے مکتوبات میں شیخ محمد انبالی کی بہت تعریف کی ہے ایک مکتوب میں شیخ محمد انبالی کی تعریف میں حضرت سیدی نے لکھا۔ ''جتنا وقت بھی سلوک باطن پر صرف کیا جائے غنیمت ہے اور جو کچھ شیخ محمد (انبالی) سے حاصل کرو گے گویا وہ مجھ سے لیا گیا ہے۔''

شیخ محمد انبالی کی تاریخ پیدائش و وفات کے بارے میں کچھ علم نہیں ہے۔

Marfat.com

مولانا محمد امین بدخشی (مکی)

شیخ المشائخ مولانا محمد امین صدیقی بدخشی مجددی اصل میں بدخشاں کے رہنے والے تھے مگر پشاور میں آباد تھے آپ شروع میں حضرت مجدد الف ثانیؒ کے فرزند عروۃ الوثقیٰ خواجہ محمد معصوم کے مرید تھے اور ان سے خلافت بھی پائی۔ بعدازاں حضرت سیدی کے حلقہ ارادت میں آئے اور ان سے بھی خلافت پائی آپ کا مزار پشاور چھاؤنی میں ہے۔ آپ کی اولاد خواجہ اور صدیقی کے ناموں سے مشہور ہے اور علاقے میں نہایت عزت واحترام سے دیکھی جاتی ہے۔

آپ نہایت عالم فاضل اور عارف کامل تھے آپ کے علمی و روحانی مناقب کا احاطہ کرنے کیلئے کئی ایک کتابیں چاہییں۔

میاں محمد عمر چمکنی نے بھی آپ سے علوم دینی ودنیاوی حاصل کیے اور روحانی فیض حاصل کیا حضرت سیدی جب حج کو روانہ ہوئے تو آپ کو بغرض انتظامات پہلے روانہ کر دیا تھا۔ جب حضرت سیدی بمع قافلہ کے مکہ شریف پہنچے تو یہ پہلے سے استقبال کے لیے موجود تھے آپ نے حضرت سیدی کے ہمراہ حج وزیارت کیے آپ نے مکہ مکرمہ میں کافی سال گزارے۔

شیخ محمد جمال پشاوری نے جب 1073ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی تو محمد امین بدخشی ان کی تدفین کے موقع پر حاضر تھے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے بیس برس سے زیادہ حرمین شریفین میں گزارے۔ اس دوران آپ کی ملاقاتیں اور صحبتیں عرب وعجم کے مشائخ، بزرگوں اور علماء سے ہوتی رہیں ان مجلسوں سے آپ نے فیض پایا بھی اور فیص پہنچایا بھی۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ اور حضرت سیدی کے اکثر خلفاء سے آپ کی صحبتیں رہیں آپ نے اپنی کتب میں حضرت حاجی بہادرؒ کوھاٹی کے ساتھ مختلف علمی ودینی معاملات پر بحث وگفتگو کا تذکرہ کیا ہے۔

Marfat.com

آپ کو اپنے شیخ حضرت سیدی سے بہت محبت تھی اور آپ نے بڑے پیار اور خلوص سے ان کے مناقب کے بارے میں ایک کتاب "مناقب آدمیہ"، لکھی اس کے علاوہ سفر حرمین شریفین کے بارے میں بھی کتاب "نتائج الحرمین" مرتب کی اس میں حضرت سیدی ان کے خلفاء اور حضرت مجدد الف ثانیؒ وصاجبزادگان کے حالات وکرامات درج ہیں۔ آپ کے ملفوظات نہایت گراں قدر ہیں ان میں سے چند ایک یہ ہیں۔

☆ ایمان وتقویٰ ووسیلہ کے بعد مجاہدہ برائے ترقی دارین بہت ضروری ہے تب ہی فلاح کی توقع کی جاسکتی ہے۔

☆ بزرگی کو کرامت پر موقوف سمجھنا نادانی ہے۔

☆ شہد کی مکھی ستر درختوں سے رطوبت حاصل کرنے کے بعد شمع وشہد جیسی نعمتیں تیار کرتی ہے کہ ان میں سے ایک باعث روشنی ہوتی ہے اور دوسری باعث شفائے بیماران۔

☆ ولی کامل ہوائے نفسانی سے پاک ہوتا ہے اور اس کا کام طالبوں کو فائدہ پہنچانا ہوتا ہے نہ کہ (جھوٹے) مدعی کی طرح دُکانداری۔ (یعنی ظاہری نمود ونمائش)۔

میاں محمد عمر چمکنیؒ

شیخ المشائخ، عمدۃ العلماء الکاملین، غوث العالم وقطب ارشاد میاں محمد عمر چمکنیؒ (موسیٰ خیل) مجددی سلسلہ بنوریہ کے ایک نہایت ہی نامور بزرگ ہیں اگرچہ آپ براہ راست حضرت سیدی سے بیعت نہیں تھے کیونکہ آپ کی پیدائش ہی 1084ھ میں حضرت سیدی کی وفات کے بائیس برس بعد ہوئی لیکن آپ نے حضرت سیدی کے خلفا سے جس قدر روحانی فیوضات حاصل کیے اور پھر سلسلہ آدمیہ (بنوریہ) کو جتنا آگے پھیلایا اس کے پیش نظر آپ کو حضرت سیدی کے خلفاء اور سلسلہ آدمیہ (بنوریہ) کے بزرگوں کی فہرست میں نہ رکھنا یقیناً آپ کے ساتھ زیادتی

Marfat.com

ہوگی۔ (میاں محمد عمر صرف ایک واسطے سے حضرت سیدی کے مرید ہیں)۔

آپ کے آباء اجداد کا وطن وادی جندول (باجوڑ ایجنسی) تھا۔ میاں محمد عمر چمکنیؒ کی پیدائش فرید کوٹ میں 1084ھ میں ہوئی فرید کوٹ دریائے راوی کے مغربی کنارے موضع سیدان والا کے قریب واقع ہے یہاں مغل فرمانروا شاہ جہاں نے آپ کے دادا حضرت کلا خان کو ایک جاگیر عطا کی تھی۔

آپ کے والد ابراہیم خان جب فرید کوٹ میں وفات پاگئے تو آپ کے نانا فرید کوٹ گئے اور اپنے یتیم نواسوں (محمد عمر، محمد موسیٰ اور محمد عیسیٰ) اور اپنی بیٹی کو (میاں محمد عمر کی والدہ) اپنے علاقہ چمکنی لے آئے۔ یہ میاں محمد عمر کی نوعمری کا زمانہ تھا۔ پشاور آ کر آپ نے مختلف علماء اور بزرگوں سے علوم دینی حاصل کیے ان میں شیخ محمد یونسؒ مولانا محمد فاضل پاپینیؒ سید محمد قطب بنوریؒ مولانا محمد امین بدخشیؒ شیخ عبدالغفورؒ و حاجی شیخ دریا خانؒ شامل تھے۔

1104ھ میں جب آپ اپنی جاگیر (فرید آباد) کے دورے پر روانہ ہوئے تو راستے میں سوچا کیوں نہ حضرت سعدی لاہوریؒ کے سلام کیلئے بھی حاضر ہو جاؤں کیونکہ پشاور میں ان کے مریدوں سے ان کے بارے میں آپ اتنا سن اور جان چکے تھے کہ ان کے ہاں حاضری دینے کا اشتیاق دل میں بہت بڑھ گیا تھا لیکن اس وقت آپ ان سے صرف ملاقات ہی کر سکے اور صحبت کا موقع میسر نہیں آیا۔ اس سے اگلے سال جب حضرت سعدی لاہوریؒ پشاور تشریف لائے اور شیخ محمد فاضل پاپینیؒ کے ہاں ٹھہرے تو یہاں میاں محمد عمر بھی دوبارہ حاضر ہوئے اور حضرت سعدی سے سلسلہ عالیہ بنوریہ میں بیعت ہوئے۔ یہ ماہ شوال 1105ھ کا زمانہ تھا۔ حضرت سعدی لاہوری کی وفات کے بعد آپ نے حضرت سیدی کے گھرانے کے ایک اہم بزرگ سید قطب بنوریؒ سے جو کہ حضرت سعدی لاہوریؒ کے تربیت یافتہ تھے، فیوضات روحانی حاصل کیے۔ اگرچہ ان سے بیعت نہ کی لیکن حضرت قطب بنوریؒ کی وفات کے بعد انہی کے پیر بھائی سرالاعظم محمد یحییٰؒ سے بیعت ہوئے کیونکہ انہیں حضرت سعدی لاہوریؒ نے تاکید کی تھی کہ محمد یحییٰ

Marfat.com

سے فیض حاصل کرنا۔

تالیفات:۔ میاں محمد عمر چمکنی کی متعدد تصنیفات و تالیفات ہیں یہ عربی فارسی اور پشتو زبان میں ہیں ان میں سے بعض قلمی نسخے ہیں اور بعض چھاپ شدہ ہیں۔

۱۔ توضیح المعانی:۔ یہ فقہ کی عربی کتاب کیدانی کا پشتو منظوم ترجمہ ہے۔

۲۔ المعالی:۔ یہ علم عقائد سے متعلق ہے۔

۳۔ خزینۃ الاسرار:۔ یہ صوفیا و بزرگان دین کے حالات پر مشتمل ہے۔

ان کے علاوہ نسب نامہ (پشتو) اور شمائل نبوی' سیرت کے موضوع پر پشتو منظوم کتاب ہے۔

آپ کے مشہور خلفا میں قاضی اخوند عبدالرحمٰن' نور محمد قریش' ارباب نور محمد قریشی' ارباب معزاللہ خان اور اس کے علاوہ فخر افاغنہ غازی احمد شاہ ابدالی بھی آپ کے مریدین و مخلصین میں سے تھا۔

احمد شاہ ابدالی **1761**ء میں جب پانی پت کی تیسری لڑائی کیلئے روانہ ہوا تو حضرت میاں محمد عمر چکمنی سے کامیابی کی دعا کرانے کیلئے حاضر ہوا۔ میاں صاحب نے نہ صرف اس کی کامیابی کیلئے دعا کی بلکہ اپنے دو ہزار مریدوں کو بھی اس کے لشکر میں شامل کیا اور فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جن سے نہ کبھی فرض نماز قضا ہوئی ہے اور نہ ان کے ذمے فرض روزے بقایا ہیں اور نہ ان کے ذمے زکوٰۃ کی ادائیگی باقی ہے۔

فرید آباد کی جاگیر سے جو بے شمار آمدن آپ کو حاصل ہوتی وہ آپ غربا و مساکین میں تقسیم کر دیتے بے شمار غریب و یتیم گھرانے اس آمدن پر پلتے لیکن خود حضرت محمد عمرؒ چمکنی کی زندگی بہت سادہ تھی اور آپ ایک کچے مکان میں رہتے تھے۔

آپ کے مریدوں میں افغانوں کے ہر قبیلے اور قوم کے افراد شامل تھے اس باہمی دینی روابط کے باعث ان قبیلوں میں پیار و محبت کا رشتہ بھی مضبوط ہوا' شریعت کی پابندی اور دینداری کو فروغ حاصل ہوا اور ظلم و زیادتی کا خاتمہ ہوا۔

Marfat.com

آپ کی وفات 1190ھ میں ہوئی اور چمکنی میں دفن ہوئے آپ کے روحانی فیوضات کا سلسلہ آج بھی جاری ہے اور آپ کے سلسلے کے لوگ آپ سے بے حد عقیدت رکھتے ہیں۔

حضرت سیدی کے جن اکابر خلفاء کے حالات ومناقب دستیاب ہوسکے وہ اس کتاب میں شامل ہیں لیکن ان کے علاوہ بھی بہت سے خلفاء و بزرگ ہیں جن کے حالات ومناقب یا تو دستیاب نہ ہوسکے یا پھر کتاب کی طوالت کے خوف سے چھوڑ دیے گئے ہیں البتہ ان کے ناموں کی ایک طویل فہرست ہے ان میں سے بھی چند کے نام یہاں درج کیے جاتے ہیں۔

سید علیم اللہ، شیخ حامد لاہوری، شیخ فریدالدین، شیخ مسعود انبالی، عبدالخالق قصوری، شیخ اسداللہ لاہوری، مولانا شیخ عثمان پشاوری، مولانا قسم سہارنپوری، شیخ بایزید یوسف زئی، شیخ بایزید قصوری، شیخ عثمان، شیخ بہاالدین'' کامران بیگ بدخشانی، حافظ عبداللہ سندھی، شیخ یار علی پشاوری، شیخ سلطان پوری، شیخ امید علی گوالیاری، شیخ عبدالحئی انبالی، شیخ عبدالسلام، شیخ بہاء الدین، شیخ میر مقصود، جلال خان بنگالی، حافظ نظام الدین ملتانی، شیخ ایوب یوسف زئی، ملا عبدالکریم یوسفی، عبداللہ چنابی، حافظ فتح محمد لاہوری، سید مصطفیٰ سلطان پوری، حافظ نور محمد سامانی، شیخ عبداللہ سہارنپوری، حافظ عبدالرحمٰن اکبر آبادی، شیخ عبدالحمید بنوری، سلیمان سیالکوٹی، پیر محمد نیازی لاہوری، حسین خان اورنگ آبادی، حاجی مبارک پشاوری، شیخ عبدالباقی لاہوری، شیخ کمال انبالی، سید سکندر ظہور آبادی اور شیخ ابوالحسن میواتی کے علاوہ متعدد دوسرے کئی خلفاء ہیں جن کے نام بھی کہیں پر مذکور نہیں ہیں۔

یہ سب اللہ کے پیارے اور اس کی مخلوق سے محبت کرنے والے بندے تھے جنہوں نے دنیاوی خواہشات وعیش وعشرت کو ترک کر کے دین کی محبت وتبلیغ اسلام میں اپنی عمریں گزاریں اور لاکھوں بندگان خدا کی اصلاح وتربیت کا ذریعہ بنے۔

خدا رحمت کند این عاشقان پاک طینت را

بہ فضل تعالیٰ 30 رمضان 1420ھ (بمطابق 8 جنوری 2000ء) کو مکمل ہوئی۔

Marfat.com

مآخذ

اس کتاب کی تیاری میں درجہ ذیل کتب سے مدد لی گئی ہے

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف/مولف
1	حضرات القدس	ملا بدرالدین
2	نتائج الحرمین	ملا محمد امین بدخشی
3	روحانی ٹترون (روحانیرابطے)	عبدالحلیم اثر افغانی
4	روحانیت کے چوبیس ستارے	مستحسن فاروقی
5	انفاس العارفین	شاہ ولی اللہ دہلوی
6	روضہ القیومیہ	
7	آئینہ تصوف	
8	احوال العارفین	
9	سرالاسرار	
10	ماہنامہ بینات کراچی	
11	حاجی بہادر کوہاٹی	محمود شوکت
12	تاریخ اسلام	ہدایت اللہ چوہدھری

Marfat.com

شجرہ عالیہ سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ بنوریہ (بہ طریق اول)

(اویسیہ)

1۔ حضرت خواجہ شیخ سید آدم بنوریؒ
2۔ از حضرت مجدد الف ثانی سرہندیؒ
3۔ از حضرت خواجہ باقی باللہؒ
4۔ از حضرت خواجہ محمد امکنگیؒ
5۔ از حضرت درویش محمد اودھیؒ
6۔ از حضرت زاہد محمد وخشیؒ
7۔ از حضرت عبید اللہ احرارؒ
8۔ از حضرت خواجہ یعقوب چرخیؒ
9۔ از حضرت خواجہ علاؤ الدین عطارؒ
10۔ از حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبندؒ
11۔ از حضرت سید امیر کلالؒ
12۔ از حضرت محمد بابا سماسیؒ
13۔ از حضرت بو علی عزیزان رامیتنیؒ
14۔ از حضرت محمود انجیر فضنویؒ
15۔ از حضرت عارف ریوگریؒ
16۔ از حضرت عبد الخالق غجدوانیؒ
17۔ از حضرت یوسف ہمدانیؒ
18۔ از حضرت بو علی فارمدیؒ
19۔ از حضرت ابو القاصم گورگانیؒ (قشیریؒ)

Marfat.com

20۔ از حضرت ابوالحسن خرقانیؒ

21۔ از حضرت بایزید بسطامیؒ

22۔ از حضرت امام جعفر صادقؒ

23۔ از قاسم بن محمد بن ابوبکرؒ

24۔ از حضرت سلمان فارسیؓ

25۔ از حضرت ابوبکر صدیقؓ

26۔ خواجہ کونین سید المرسلین حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم

Marfat.com

شجرہ عالیہ سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ بنوریہ (بہ طریق دوم)

1۔ حضرت خواجہ شیخ سید آدم بنوریؒ
2۔ از حضرت مجدد الف ثانیؒ سرہندیؒ
3۔ از حضرت خواجہ باقی باللہؒ
4۔ از حضرت خواجہ محمد امکنگیؒ
5۔ از حضرت درویش محمد اودھیؒ
6۔ از حضرت زاہد محمد وخشیؒ
7۔ از حضرت عبیداللہ احرارؒ
8۔ از حضرت یعقوب چرخیؒ
9۔ از حضرت خواجہ علاؤالدین عطارؒ
10۔ از حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبندؒ
11۔ از حضرت سید امیر کلالؒ
12۔ از حضرت محمد بابا سماسیؒ
13۔ از حضرت بوعلی عزیزان رامیتنیؒ
14۔ از حضرت محمود الخیر فغنویؒ
15۔ از حضرت عارف ریوگریؒ
16۔ از حضرت عبدالخالق غجدوانیؒ
17۔ از حضرت یوسف ہمدانیؒ
18۔ از حضرت ابوعلی فارمدیؒ

Marfat.com

19۔	از	حضرت ابولقاسم قشیری گورگانیؒ
20۔	از	حضرت بوعلی دقاقؒ
21۔	از	حضرت ابوالقاسم نصیر آبادیؒ
22۔	از	حضرت ابوبکر شبلیؒ
23۔	از	حضرت جنید بغدادیؒ
24۔	از	حضرت داود طائیؒ
25۔	از	حضرت حبیب عجمیؒ
26۔	از	حضرت حسن بصریؒ
27۔	از	حضرت امام حسنؓ
28۔	از	حضرت علی ابن ابی طالبؓ
29۔	از	حضرت خواجہ کونین سید المرسلین، سیدنا ومولانا محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم

Marfat.com

شجرہ عالیہ سلسلہ قادریہ مجددیہ بنوریہ (بہ طریق اول)

1۔ حضرت خواجہ شیخ سید آدم بنوریؒ
2۔ از حضرت خواجہ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ سرہندی
3۔ از حضرت شاہ سکندر کیتھلیؒ
4۔ از حضرت شاہ کمال کیتھلیؒ
5۔ از حضرت شاہ فضیلؒ
6۔ از حضرت سید گدا رحمٰن ثانیؒ
7۔ از حضرت سید شمس الدین عارفؒ
8۔ از حضرت سید گدا رحمٰن اولؒ
9۔ از حضرت شمس الدین صحرائیؒ
10۔ از حضرت سید عقیلؒ
11۔ از حضرت سید بہاؤ الدینؒ
12۔ از حضرت سید عبد الوہابؒ
13۔ از حضرت سید شرف الدین قتالؒ
14۔ از حضرت سید عبد الرزاقؒ
15۔ از حضرت سید شیخ عبد القادر جیلانیؒ
16۔ از حضرت ابوسعید بن مبارک مخزومیؒ
17۔ از حضرت ابوالحسن قرشی ہنکاریؒ
18۔ از حضرت ابوالفرح محمد طرطوسیؒ

Marfat.com

19۔ از حضرت عبدالواحد تمیمیؒ

20۔ از حضرت شیخ عبدالعزیز بن حارث تمیمیؒ

21۔ از حضرت ابوبکر شبلیؒ

22۔ از حضرت سید الطائفہ جنید بغدادیؒ

23۔ از حضرت خواجہ سری سقطیؒ

24۔ از حضرت خواجہ معروف کرخیؒ

25۔ از حضرت امام علی رضاؑ

26۔ از حضرت موسیٰ کاظمؒ

27۔ از حضرت امام جعفر صادقؒ

28۔ از حضرت امام باقرؒ

29۔ از حضرت امام زین العابدینؒ

30۔ از حضرت امام حسینؑ

31۔ از حضرت امام حسنؑ

32۔ از حضرت علی مرتضیٰؓ

33۔ از حضرت جناب رسالت ماب حضور علیہ صلوٰۃ والتسلیم۔

Marfat.com

شجرہ عالیہ سلسلہ سہروردیہ (مجددیہ بنوریہ)

1:۔ حضرت خواجہ شیخ سید آدم بنوریؒ

2:۔ از حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی سرہندیؒ

3:۔ از حضرت شیخ مخدوم عبدالاحد سرہندیؒ

4:۔ از حضرت شیخ رکن الدین گنگوہیؒ

5:۔ از حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہیؒ

6:۔ از حضرت شیخ درویش محمد بن قاسم اودھیؒ

7:۔ از حضرت سید بڈھن بڑاپچیؒ

8:۔ از حضرت سید اجمل بڑاپچیؒ

9:۔ از حضرت سید جلال الدین مخدوم جہانیاں جہاں گشتؒ

10:۔ از حضرت شیخ ابوالفتح رکن الدین ملتانیؒ

11:۔ از حضرت شیخ سید صدرالدین عارف ملتانیؒ

12:۔ از حضرت شیخ بہاؤالدین ذکریا ملتانیؒ

13:۔ از حضرت امام الطریقہ شہاب الدین سہروردیؒ

14:۔ از حضرت شیخ ضیاءالدینؒ

15:۔ از حضرت شیخ قاضی وجیہہ الدین سہروردیؒ

16:۔ از حضرت شیخ محمد بن عبداللہؒ

17:۔ از حضرت شیخ احمد اسود دینوریؒ

Marfat.com

18:۔ از حضرت شیخ علوممشاد دینوریؒ

19:۔ از حضرت شیخ جنید بغدادیؒ

20:۔ از حضرت شیخ سری سقطیؒ

21:۔ از حضرت خواجہ معروف کرخیؒ

22:۔ از حضرت خواجہ داؤد طائیؒ

23:۔ از حضرت خواجہ حبیب عجمیؒ

24:۔ از حضرت خواجہ حسن بصریؒ

25:۔ از حضرت علی کرم اللہ وجہہ

26:۔ از حضرت جناب رسالت مآب حضور علیہ صلوٰۃ والتسلیم۔

Marfat.com

شجرہ عالیہ سلسلہ عالیہ چشتیہ صابریہ (مجددیہ بنوریہ)

1:۔ حضرت خواجہ شیخ سید آدم بنوریؒ
2:۔ از حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقیؒ
3:۔ از حضرت شیخ عبد الاحد سرہندیؒ
4:۔ از حضرت شیخ رکن الدین محمد گنگوہیؒ
5:۔ از حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہیؒ
6:۔ از حضرت شیخ محمد بن احمد عارف ردودلویؒ
7:۔ از حضرت شیخ احمد عارف ردودلویؒ
8:۔ از حضرت شیخ احمد عبد الحق ردودلویؒ
9:۔ از حضرت شیخ جلال الدین کبیر الاولیاء پانی پتیؒ
10:۔ از حضرت خواجہ شمس الدین ترکؒ
11:۔ از حضرت خواجہ سید مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابرؒ
12:۔ از حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکرؒ
13:۔ از حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ
14:۔ از حضرت خواجہ سید معین الدین سنجری چشتیؒ
15:۔ از حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ
16:۔ از حضرت خواجہ شریف زندنیؒ
17:۔ از حضرت خواجہ قطب الدین مدود چشتیؒ

Marfat.com

18:۔ از حضرت خواجہ ناصر الدین ابو یوسف چشتیؒ

19:۔ از حضرت خواجہ ابو محمد ابدال چشتیؒ

20:۔ از حضرت خواجہ ابو اسحاق شامیؒ

21:۔ از حضرت خواجہ ابو ابراھیم علو ممشاد دینوریؒ

22:۔ از حضرت امین الدین ابو ہیرہ بصریؒ

23:۔ از حضرت خواجہ حذیفہ مرعشیؒ

24:۔ از حضرت سلطان ابراھیم بن ادھم بلخیؒ

25:۔ از حضرت فضیل بن عیاضؒ

26:۔ از حضرت خواجہ عبدالواحد بن زیدؒ

27:۔ از حضرت خیر التابعین حسن بصریؒ

28:۔ از حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ

30:۔ از حضرت خاتم النبیین محمد صلی علیہ وسلم

Marfat.com

فرہنگ

الفاظ	معانی
تقریظ	کتاب و مصنف کے بارے میں رائے دینا
تعدد	تعداد میں زیادہ ہونا
حدث	وضو کا ٹوٹ جانا
قوائے انسانی	انسانی طاقت
اسم ذات	وہ اسم جس سے کسی چیز کی حقیقت دوسری چیزوں سے الگ سمجھی جائے
ماہیت	اصل۔ حقیقت
نماز میں متوجہاں احدیث	نماز میں اللہ کے واحدنیت کی طرف توجہ دلاتا ہے
ذات جل شانہٗ	
حالت سکر	عشق الٰہی میں بے خود مجذوبی حالت
حالت صحو	حالت ہوشیاری و بیداری
خوارق	کرامات
تصرفات	عادت کے خلاف کوئی کام کرنا' کرامات
سلوک	علوم طریقت
لطیف	اعلیٰ
احوال	درجات تصوف
سلاسل	طریقت کے سلسلے
علم لدنی	وہ علم جو سیکھے بغیر اللہ تعالیٰ کی طرف سے خود بخود حاصل ہو جائے

Marfat.com

الفاظ	معانی
طالبان صادق	علم طریقت کا سچا شوق رکھنے والے
تصوف	خواہشات دنیاوی کو ترک کر کے صرف خدا کی طرف دھیان لگانا
تصفیہ قلب	دل کو صاف کرنا۔ خواہشات نفس کو ترک کرنا
اعراض	بے رخی برتنا۔ منہ پھیرنا
از نص حدیث	حدیث کے واضح احکامات کے مطابق
القا	اللہ کی طرف سے بندے کے دل میں کوئی بات ڈالنا
الطاف	لطف کی جمع ۔ مہربانیاں
معارف	علوم وفنون ۔ معرفت کی باتیں
ترک تصرف	بغیر کرامت کے
خرقۂ خلافت	تکمیل ولایت کی سند یا اعلان
عجز وخواری کا سفر	تھکا دینے والا سفر
طائفین	طواف کرنے والے
احراز	پرہیز
سالک	خدا کا قرب چاہنے والا
خاصان حق	اللہ کے نیک وخاص بندے
متوجہ ہونا	مراقبہ کرنا
مقام شہود	وہ درجہ جہاں جلوہ حق بلکہ ہر شے عین حق نظر آئے
توسل	وسیلہ ۔ ذریعہ ۔ واسطہ
مناقب	خوبیاں
مکشوفات	کشف کی جمع ۔ اولیاء اللہ کا من جانب اللہ کسی کام سے آگاہ ہو جانا

Marfat.com

معانی	الفاظ
بلحاظ اہلیت۔ میرٹ پر	قابلیت استعداد یہ
سرپرست	مربی
کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں بہ طریق خاص اللہ تعالیٰ سے اشارہ چاہنا	استخارہ
خیالی۔ گمان سے	ظنی
پاک۔ مقدس	قدس
عقل و فہم۔ سمجھ بوجھ	ادراک
اولیاء اللہ کو من جانب اللہ بعض امور کی بذریعہ کشف خبر ہونا	مکاشفہ
واسطہ تعلق رکھنے والے، مراد مریدین	متوسلین
لکھے گئے اقوال	ملفوظات
تنہائی، خلوت	عزلت
بزرگ، سینئر	کبار
اعلیٰ علوم	علوم متعالیہ
فرق	تفاوت
احاطہ کیے ہوئے، اردگرد	محدودہ
عظیم بھید	سرالاعظم
بہشت۔ جنت	عالم قدس
راہ نمائی۔ ہدایت	دلالت
امور شریعت پر کاربند ہونا۔ ظاہری عبادتیں (نوافل ۔تلاوت۔ وغیرہ)	علم ناسوت

Marfat.com

معانی	الفاظ
یہ عالم ناسوت کے بعد کا درجہ ہے۔ وہ مقام جہاں سالک کو فنا فی اللہ کا درجہ حاصل ہوتا ہے	عالم لاہوت
یہ عالم لاہوت کے بعد کا درجہ ہے۔ وہ مقام جو ستاروں سے آگے ہے	عالم جبروت
یہ عالم جبروت کے بعد کا مقام ہے۔ یہ فرشتوں کا مقام ہے اور انتہائے ولایت کا درجہ ہے۔	عالم ملکوت

Marfat.com

حضرت خواجہ شیخ سید آدم بنوریؒ

1- سید غلام محمد
(لاولد)

2- سید محمد اولیاء

3- سید محمد عیسیٰ

4- سید محمد محسن

Marfat.com

1

شجرہ طیبہ انساب خاندان سادات بنور

سید آدم بنوریؒ

2۔ سید محمد اولیاء

سید عبدالاحد

سید معصوم شا[ه]

سید خواجہ محمد قطب
(ان کا مزار حضرت حاجی بہادرؒ
کے پہلو میں جانب قبلہ ہے)

سید محمد سعید
(ان کا مزار بنور میں ہے)

سید میاں نور
ان کا مزار شاہ فیصل گیٹ (کوہاٹ) کے سامنے
بالمقابل جامع مسجد ہے

سید عبداللہ شاہ

سید دیدار بخش

سید قائم شاہ

سید رحمت اللہ

سید غلام رسول

سید غلام حبیب

سید میر موسیٰ

سید میر احمد شاہ

سید مزمل شاہ

سید محمد زکریا

علامہ سید محمد یوسف بنوریؒ

Marfat.com

آمد صفحہ 1

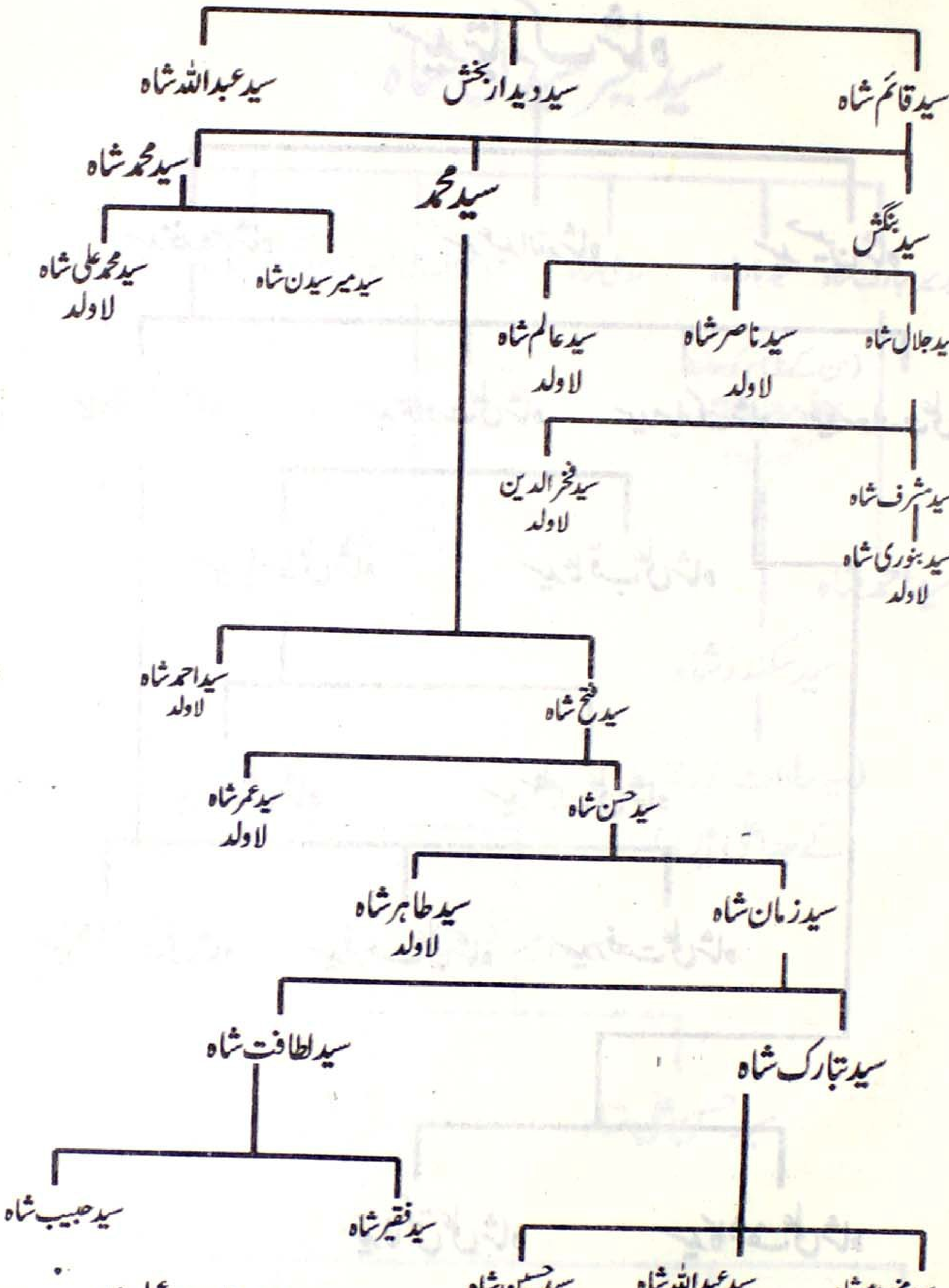

یہ دو برادران ڈیرہ اسماعیل خان
میں مستقل سکونت رکھتے ہیں

Marfat.com

3

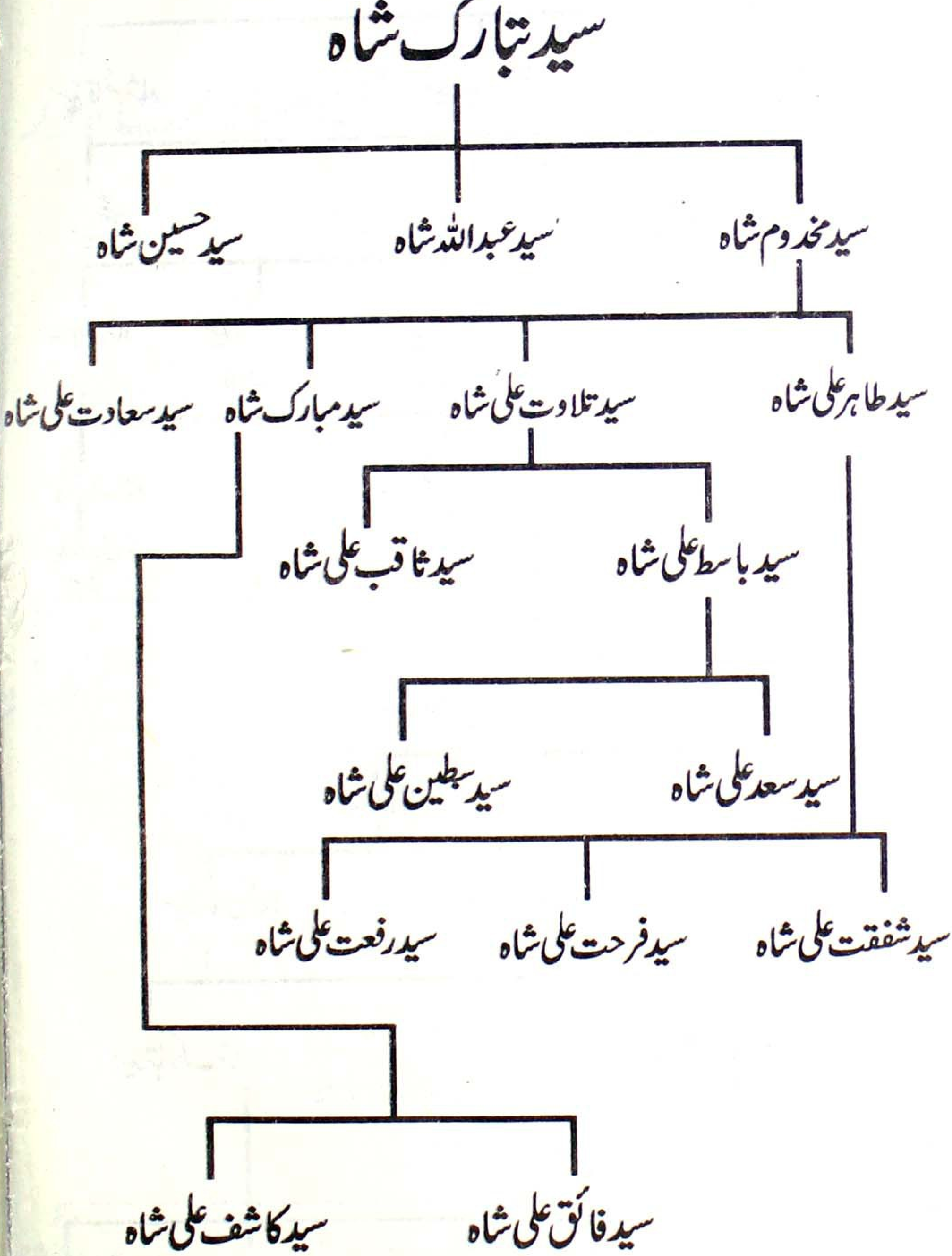
سید تبارک شاہ
سید مخدوم شاہ
سید عبد اللہ شاہ
سید حسین شاہ
سید طاہر علی شاہ
سید تلاوت علی شاہ
سید مبارک شاہ
سید سعادت علی شاہ
سید باسط علی شاہ
سید ثاقب علی شاہ
سید سعد علی شاہ
سید سبطین علی شاہ
سید شفقت علی شاہ
سید فرحت علی شاہ
سید رفعت علی شاہ
سید فائق علی شاہ
سید کاشف علی شاہ

Marfat.com

سید میر سیدن شاہ

- سید میر مبارک شاہ
  - سید احمد شاہ
- سید بادشاہ
  (ان کے نام پر کوہاٹ کا محلہ میاں بادشاہ مشہور ہوا)
  - سید سکندر شاہ
    (یہ سادات بنور جرما کے جداعلیٰ ہیں)
- سید علی شاہ
- سید لطاف علی شاہ
  - سید فقیر شاہ
- سید محی الدین شاہ
- سید حسین شاہ
  - سید امیر علی شاہ
    - سید حسن علی شاہ
    - سید حسین علی شاہ
  - سید ناصر علی شاہ
    - سید امان علی شاہ
    - سید طارق علی شاہ
    - سید جابر علی شاہ
    - سید زاہد علی شاہ
    - سید زبیر علی شاہ

Marfat.com

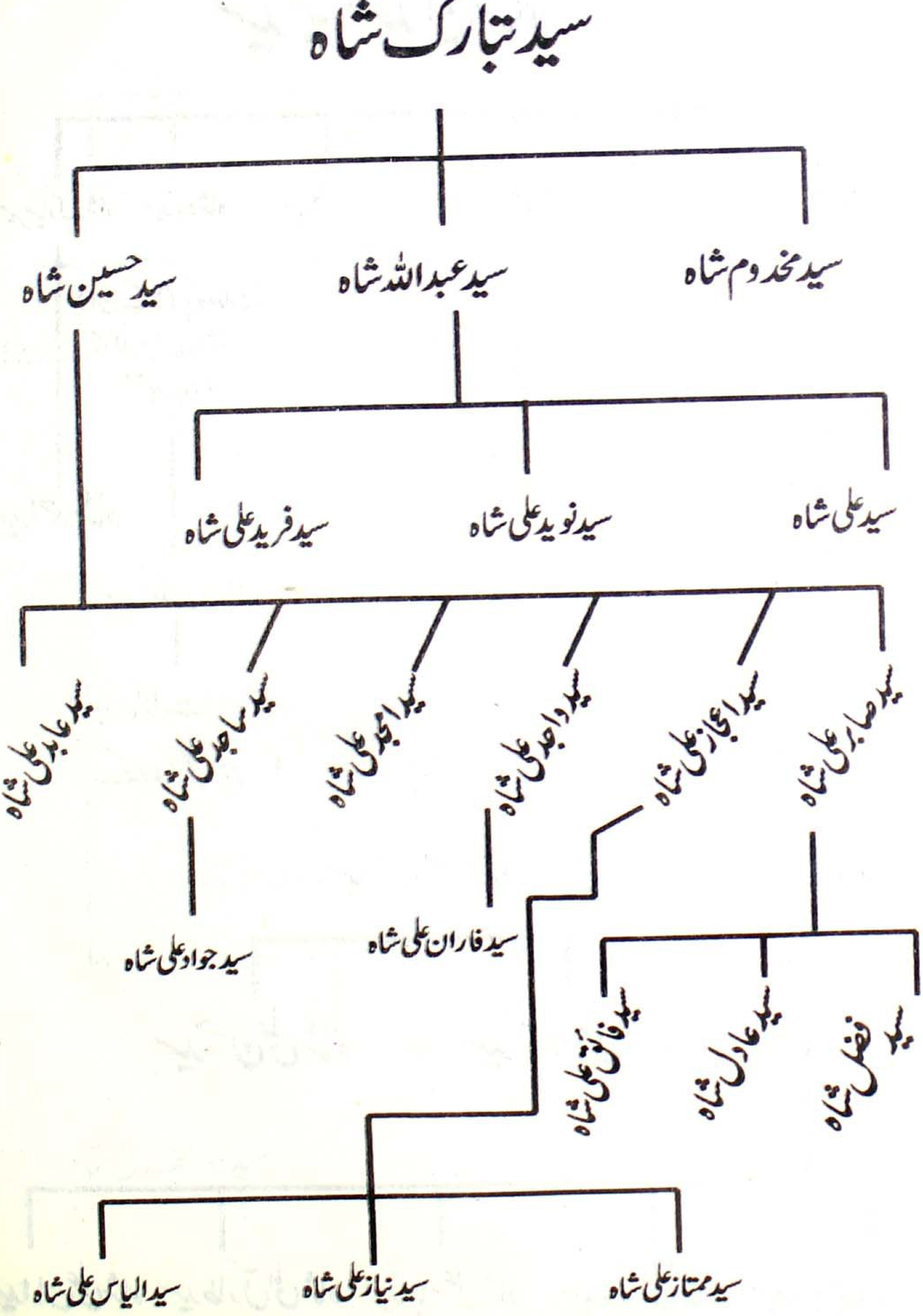
سید تبارک شاہ
سید مخدوم شاہ
سید عبداللہ شاہ
سید حسین شاہ
سید علی شاہ
سید نوید علی شاہ
سید فرید علی شاہ
سید صابر علی شاہ
سید اعجاز علی شاہ
سید واجد علی شاہ
سید امجد علی شاہ
سید ساجد علی شاہ
سید عابد علی شاہ
سید جواد علی شاہ
سید فاران علی شاہ
سید فضل شاہ
سید عادل شاہ
سید فائق علی شاہ
سید ممتاز علی شاہ
سید نیاز علی شاہ
سید الیاس علی شاہ

Marfat.com

سید سکندر شاہ

- سید خادم علی شاہ
- سید غلام علی شاہ
- سید اختر علی شاہ
- سید صادق علی شاہ
- سید برکت علی شاہ
- سید محرم علی شاہ
- سید حشمت علی شاہ
- سید رحمت علی شاہ
- سید فضل علی شاہ
- سید شوکت علی شاہ
- سید حازق علی شاہ
- سید احمد علی شاہ
- سد فدا حسین
- سید فتح علی شاہ
- سید ظفر علی شاہ
- سید ہدایت علی شاہ
- سید نعمت علی شاہ

Marfat.com

سید دیدار بخش

- سید عالم شاہ
  - سید شاہ گل
    - سید زید گل (لاولد)
    - سید برہان شاہ
      - سید نواب شاہ
        - سید عسکر علی شاہ
        - سید سلطان علی شاہ
        - سید احمد علی شاہ
        - سید حسان بادشاہ
        - سید عالم شاہ
        - سید چراغ شاہ
        - سید اعجاز علی شاہ
- سید اعظم شاہ
- سید شاہجہاں
- سید عالمگیر

Marfat.com

میر مبارک شاہ

سید احمد شاہ

- سید جلال شاہ
  - سید واجد علی شاہ
  - سید اشرف علی شاہ
  - خطیب سید میر عالم شاہ — لاولد
  - سید مراد علی شاہ
- سید جمال شاہ — لاولد
- سید ہدایت علی شاہ — لاولد

Marfat.com

آمد صفحہ 4

9

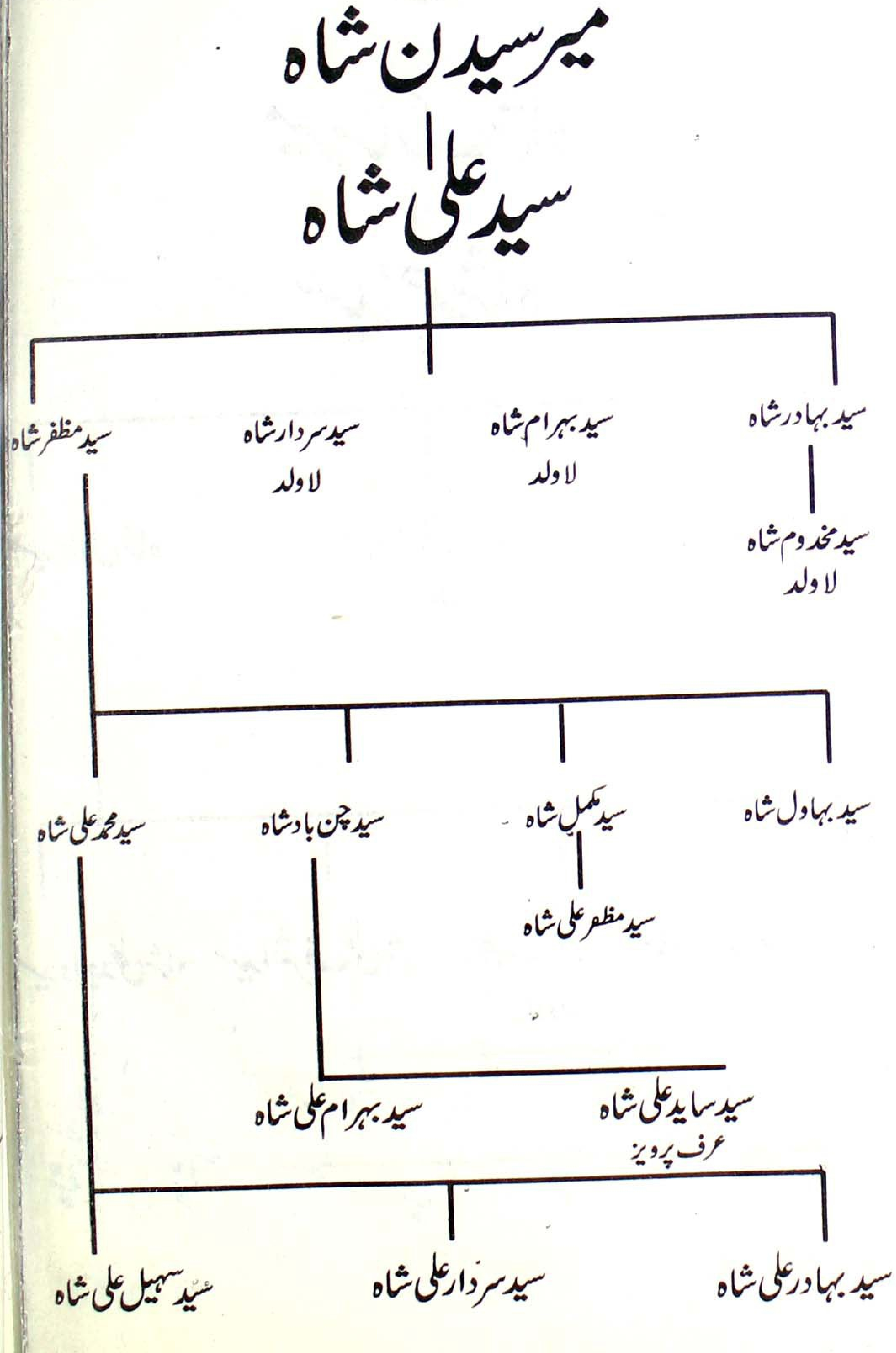

Marfat.com

سید فقیر شاہ

- سید غلام علی شاہ عرف ڈاکٹر شاہ
  - سید رومی شاہ
  - سید جاوید اقبال
  - سید اسد برلاس عرف مونا
  - سید ثقلین شاہ
  - سید عفت ابرار
- سید عباس علی شاہ
  - سید آفتاب علی شاہ
  - سید آفاق علی شاہ
  - سید رضوان علی شاہ (لاولد)
  - سید مہتاب علی شاہ
    - سید آدم شاہ
    - سید معیز
- سید ایاز علی شاہ عرف انکل
  - سید مجاہد علی شاہ
  - سید شاہ فیصل
  - سید شاہ خالد
  - سید شاہ مقصود

Marfat.com

11

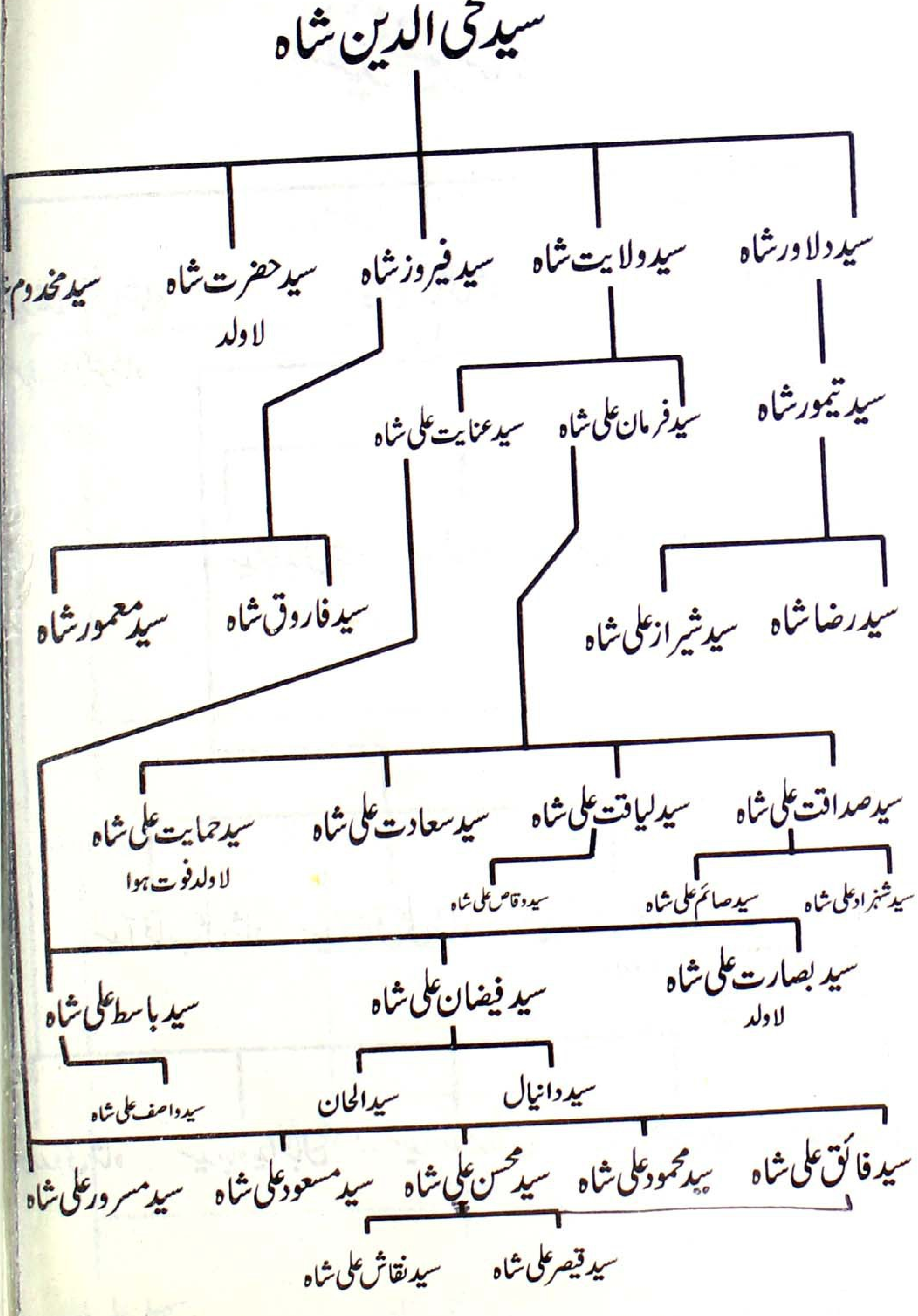

Marfat.com

صفحہ 11

سید فیروز شاہ

- سید فاروق شاہ
  - سید سمیع اللہ شاہ
  - سید کاشف علی شاہ
  - سید اطہر جمیل شاہ
- سید معمور شاہ
  - سید خرم شاہ
  - سید شہریار
  - سید اسفندیار شاہ

آمد صفحہ 1

سید رحمت اللہ

- سید غلام حبیب
- سید غلام رسول
  - سید شاہ گل
    - سید قلندر
      - سید عاقبت شاہ
        - سید عبدالرزاق
          - سید محمد حنیف
            - سید عبدالخالق
            - سید محمد سعید
            - سید محمد صادق
            - سید محمد شعب

یہ خاندان وڈیگرام علاقہ سوات میں آباد ہے

Marfat.com

سید معصوم شاہ

سید محمد داؤد شاہ

- سید محمد منیر
  - سید محمد
    - سید سکندر شاہ
      - سید گل بادشاہ

        یہ گل موضع کلیانڈہ علاقہ داودزئی ضلع پشاور میں آباد ہیں
- سید محمد زبیر
  - سید غلام محمد
    - سید فضل احمد
    - سید عبدالرؤف

      یہ لوگ بانڈری موضع ہری چند تحصیل چارسدہ میں آباد ہیں
    - سید فضل مح
  - سید اکبر شا

Marfat.com

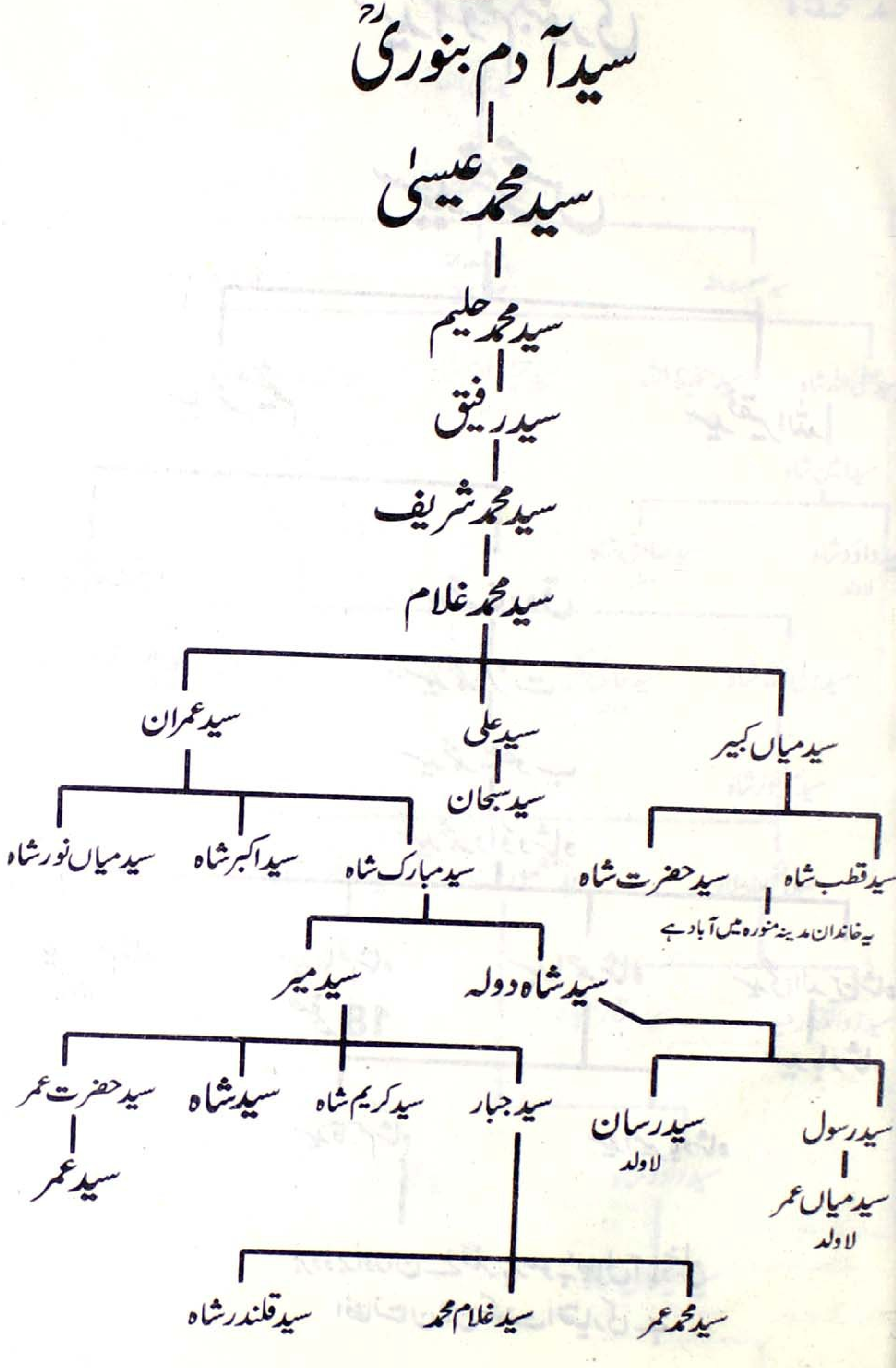
سید آدم بنوریؒ
سید محمد عیسیٰ
سید محمد حلیم
سید رفیق
سید محمد شریف
سید محمد غلام
سید عمران
سید علی
سید میاں کبیر
سید سبحان
سید میاں نور شاہ
سید اکبر شاہ
سید مبارک شاہ
سید حضرت شاہ
سید قطب شاہ
یہ خاندان مدینہ منورہ میں آباد ہے
سید میر
سید شاہ دولہ
سید حضرت عمر
سید شاہ
سید کریم شاہ
سید جبار
سید رسان
لاولد
سید رسول
سید عمر
سید میاں عمر
لاولد
سید قلندر شاہ
سید غلام محمد
سید محمد عمر

Marfat.com

سید آدم بنوریؒ

سید محمد محسن

سید محمد مقیم

سید فقیر اللہ

سید محمد رشید

صفحہ 17

سید محمد فاروق

سید محمد عزت

سید محمد یعقوب

سید محمد داؤد شاہ

سید اعظم شاہ
لاولد

سید عالم شاہ

صفحہ 18

سید احمد شاہ

سید محی الدین شاہ

سید بادشاہ

سید قاسم شاہ

سید امیر بادشاہ

ہر دو برادران نے ننگرہار صوبہ، جلال آباد ضلع
افغانستان میں سکونت اختیار کی ہے

Marfat.com

آمد صفحہ 15

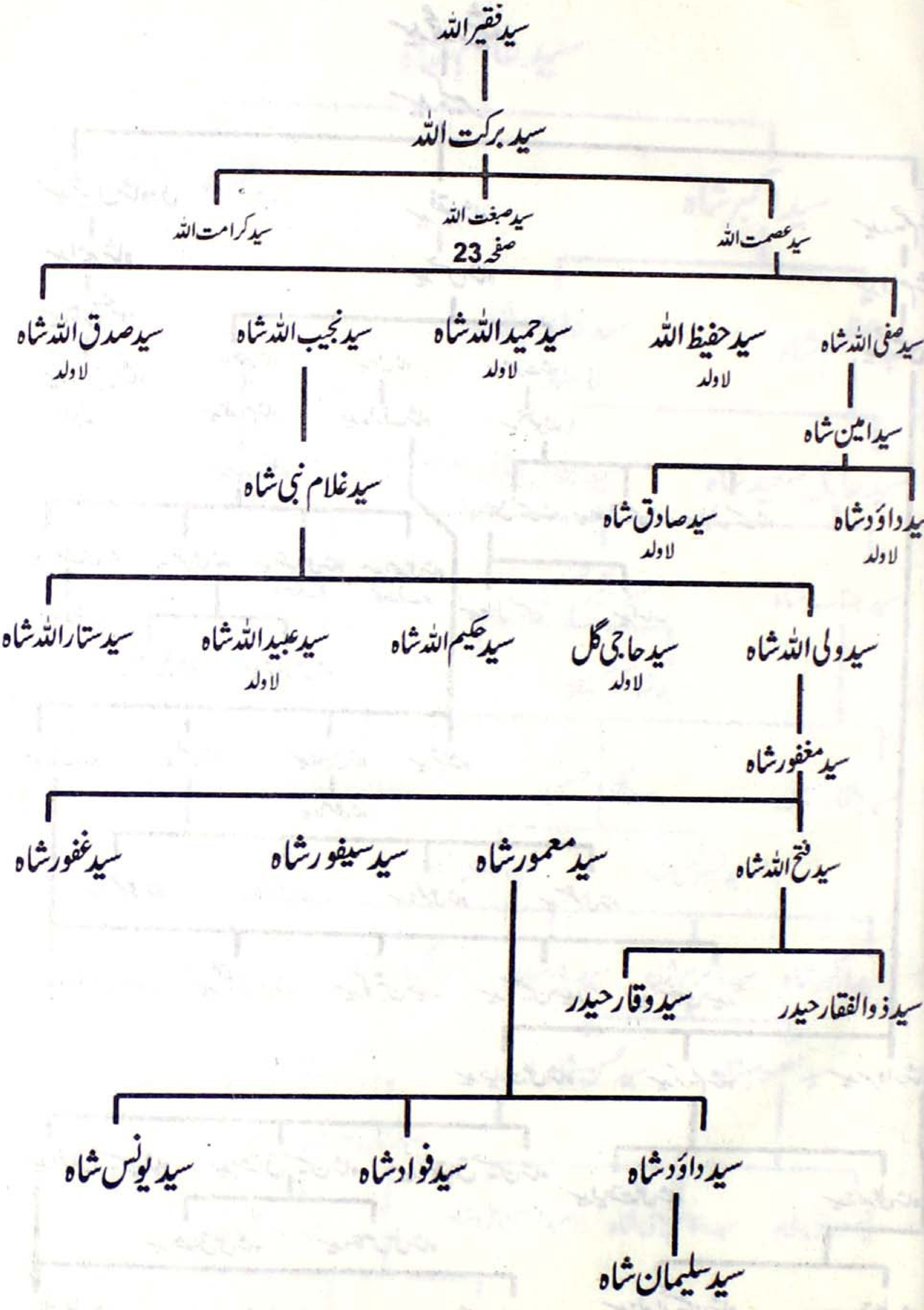

Marfat.com

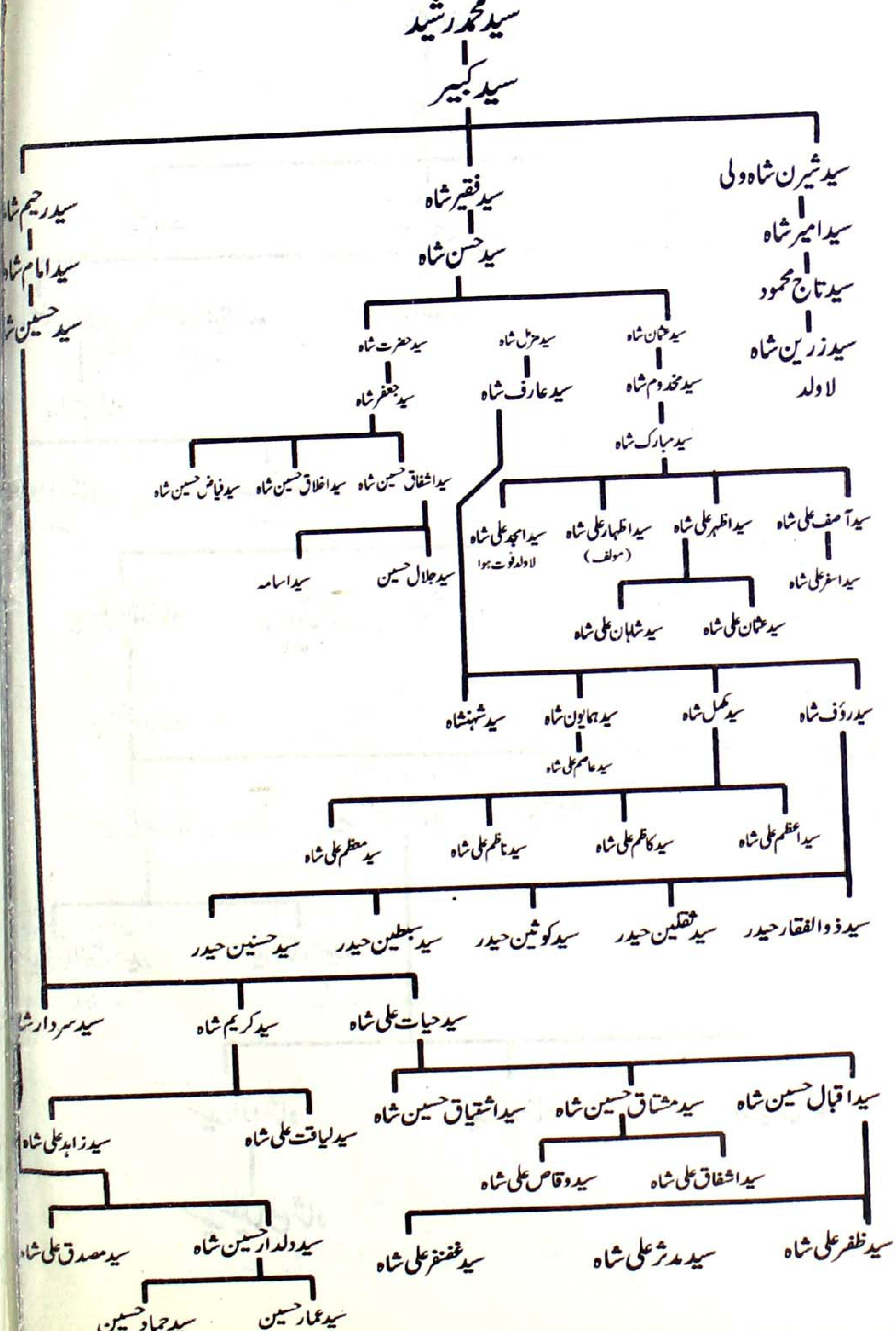
سید محمد رشید
سید کبیر
سید شیرن شاہ ولی
سید فقیر شاہ
سید رحیم شاہ
سید امیر شاہ
سید حسن شاہ
سید امام شاہ
سید تاج محمود
سید حسین شاہ
سید زرین شاہ
لاولد
سید عثمان شاہ
سید حضرت شاہ
سید مخدوم شاہ
سید عارف شاہ
سید جعفر شاہ
سید مبارک شاہ
سید اشفاق حسین شاہ
سید اخلاق حسین شاہ
سید فیاض حسین شاہ
سید آصف علی شاہ
سید اظہر علی شاہ
سید اظہار علی شاہ
(مولف)
سید امجد علی شاہ
لاولد فوت ہوا
سید جلال حسین
سید اسامہ
سید اسغر علی شاہ
سید عثمان علی شاہ
سید شاہان علی شاہ
سید رؤف شاہ
سید اکمل شاہ
سید ہمایون شاہ
سید شہنشاہ
سید عاصم علی شاہ
سید اعظم علی شاہ
سید کاظم علی شاہ
سید ناظم علی شاہ
سید معظم علی شاہ
سید ذوالفقار حیدر
سید ثقلین حیدر
سید کونین حیدر
سید بطین حیدر
سید حسنین حیدر
سید حیات علی شاہ
سید کریم شاہ
سید سردار شاہ
سید اقبال حسین شاہ
سید مشتاق حسین شاہ
سید اشتیاق حسین شاہ
سید لیاقت علی شاہ
سید زاہد علی شاہ
سید اشفاق علی شاہ
سید وقاص علی شاہ
سید ظفر علی شاہ
سید مدثر علی شاہ
سید غضنفر علی شاہ
سید دلدار حسین شاہ
سید مصدق علی شاہ
سید عمار حسین
سید حماد حسین

Marfat.com

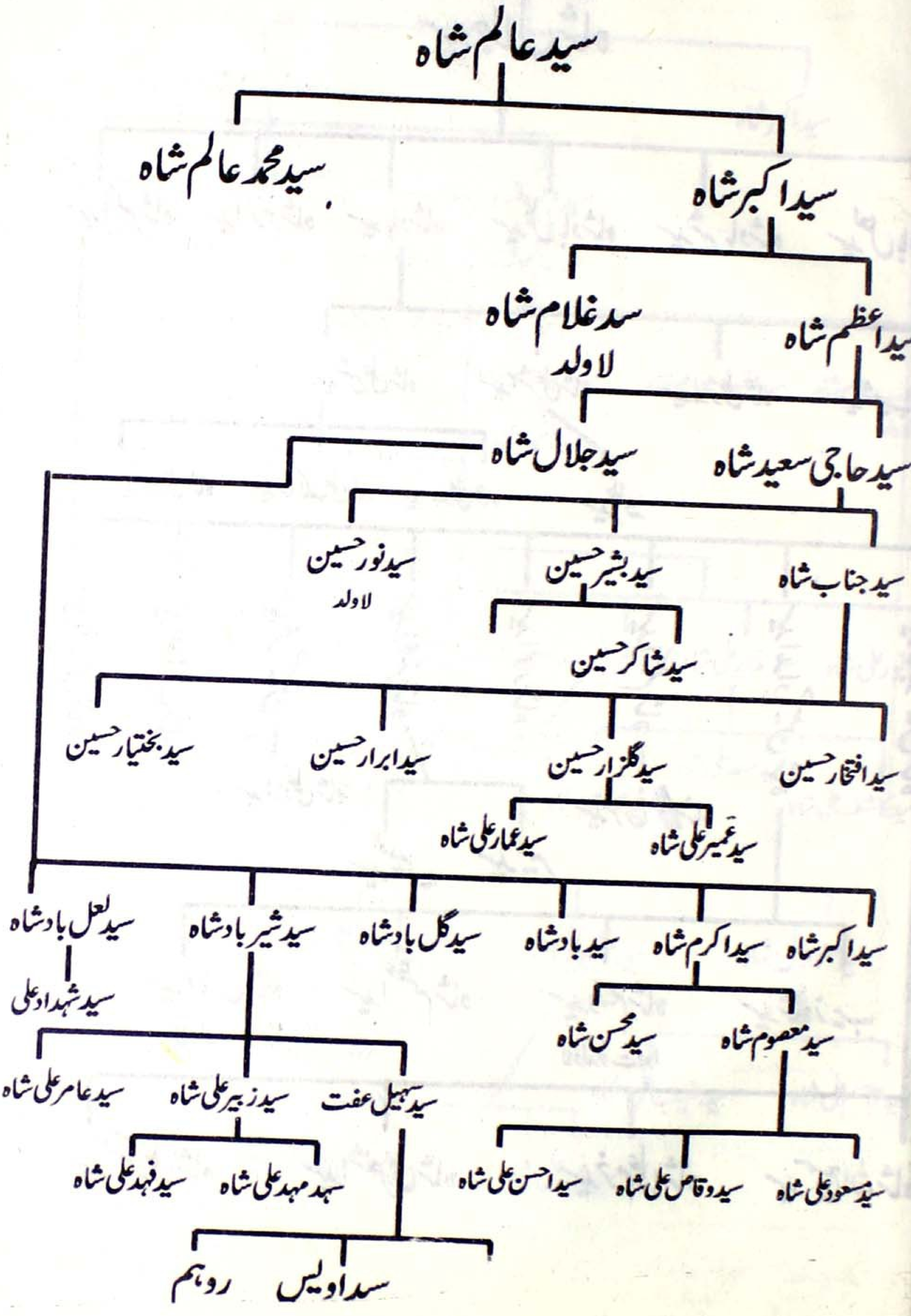
سید عالم شاہ
سید اکبر شاہ
سید محمد عالم شاہ
سیدا عظم شاہ
سد غلام شاہ
لاولد
سید حاجی سعید شاہ
سید جلال شاہ
سید جناب شاہ
سید بشیر حسین
سید نور حسین
لاولد
سید شاکر حسین
سید افتخار حسین
سید گلزار حسین
سید ابرار حسین
سید بختیار حسین
سید عمیر علی شاہ
سید عمار علی شاہ
سید اکبر شاہ
سید اکرم شاہ
سید بادشاہ
سید گل بادشاہ
سید شیر بادشاہ
سید لعل بادشاہ
سید معصوم شاہ
سید محسن شاہ
سید شہداد علی
سید سہیل عفت
سید زبیر علی شاہ
سید عامر علی شاہ
سید مسعود علی شاہ
سید وقاص علی شاہ
سید احسن علی شاہ
سہد مہد علی شاہ
سید فہد علی شاہ
سداویس
روہم

Marfat.com

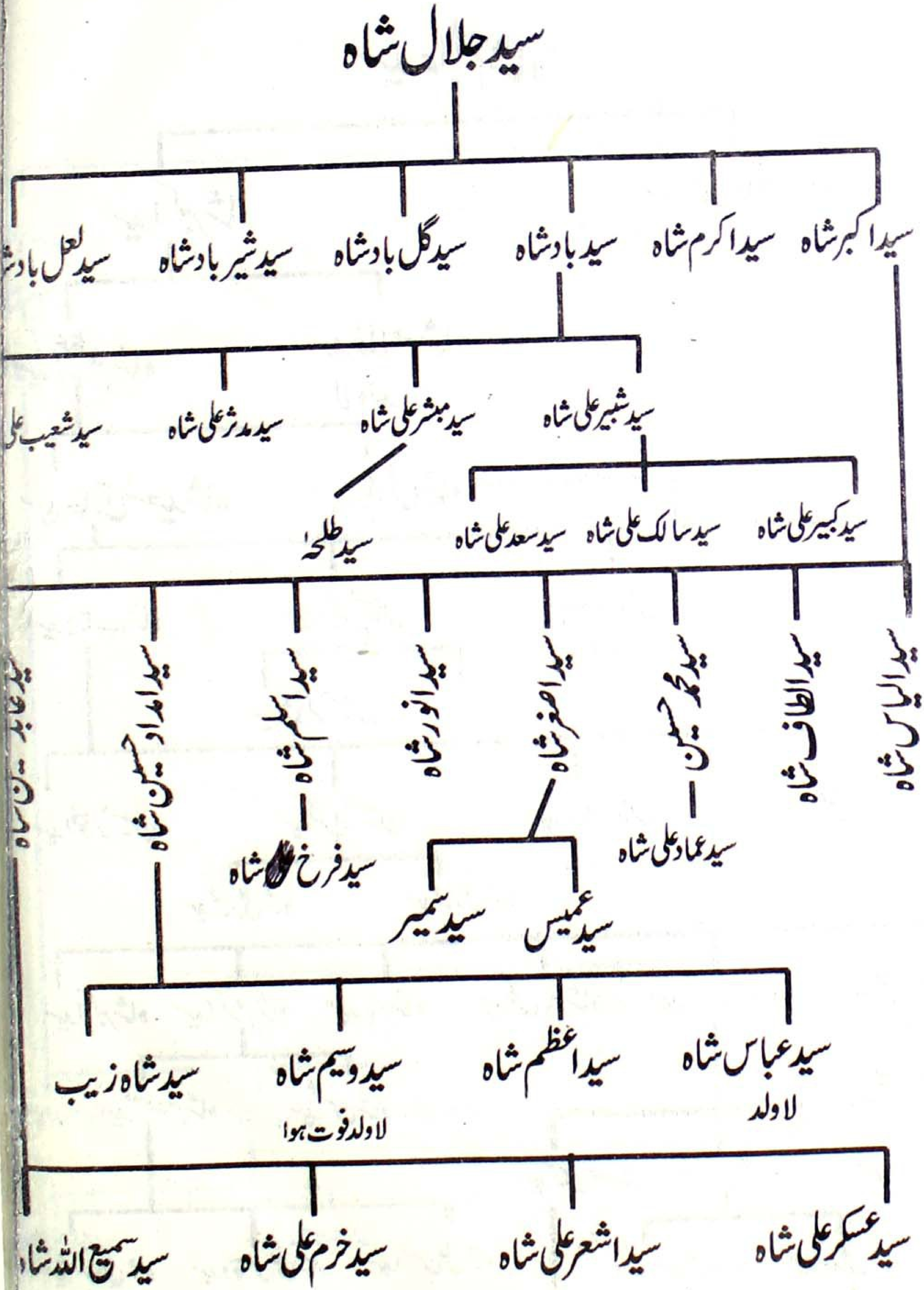
سید جلال شاہ
سید اکبر شاہ
سید اکرم شاہ
سید بادشاہ
سید گل بادشاہ
سید شیر بادشاہ
سید لعل بادشا
سید شبیر علی شاہ
سید مبشر علی شاہ
سید مدثر علی شاہ
سید شعیب علی
سید کبیر علی شاہ
سید سالک علی شاہ
سید سعد علی شاہ
سید طلحہ
سید الیاس شاہ
سید الطاف شاہ
سید محمد حسین
سید اصغر شاہ
سید انور شاہ
سید اسلم شاہ
سید امداد حسین شاہ
سید محمد حسن شاہ
سید عماد علی شاہ
سید فرخ شاہ
سید عمیس
سید سمیر
سید عباس شاہ
لاولد
سید اعظم شاہ
سید وسیم شاہ
لاولد فوت ہوا
سید شاہ زیب
سید عسکر علی شاہ
سید اشعر علی شاہ
سید خرم علی شاہ
سید سمیع اللہ شاہ

Marfat.com

صفحہ 18

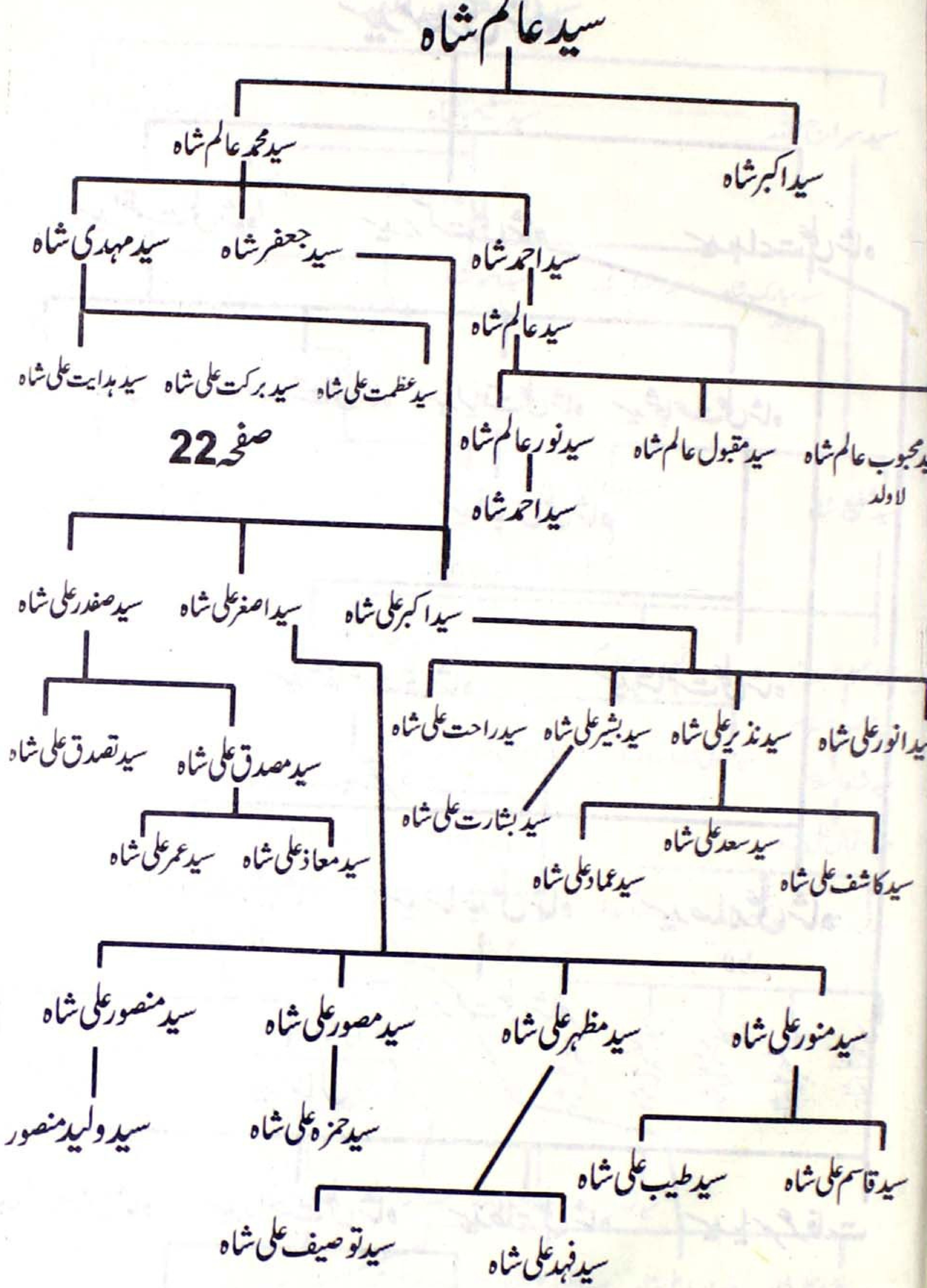

Marfat.com

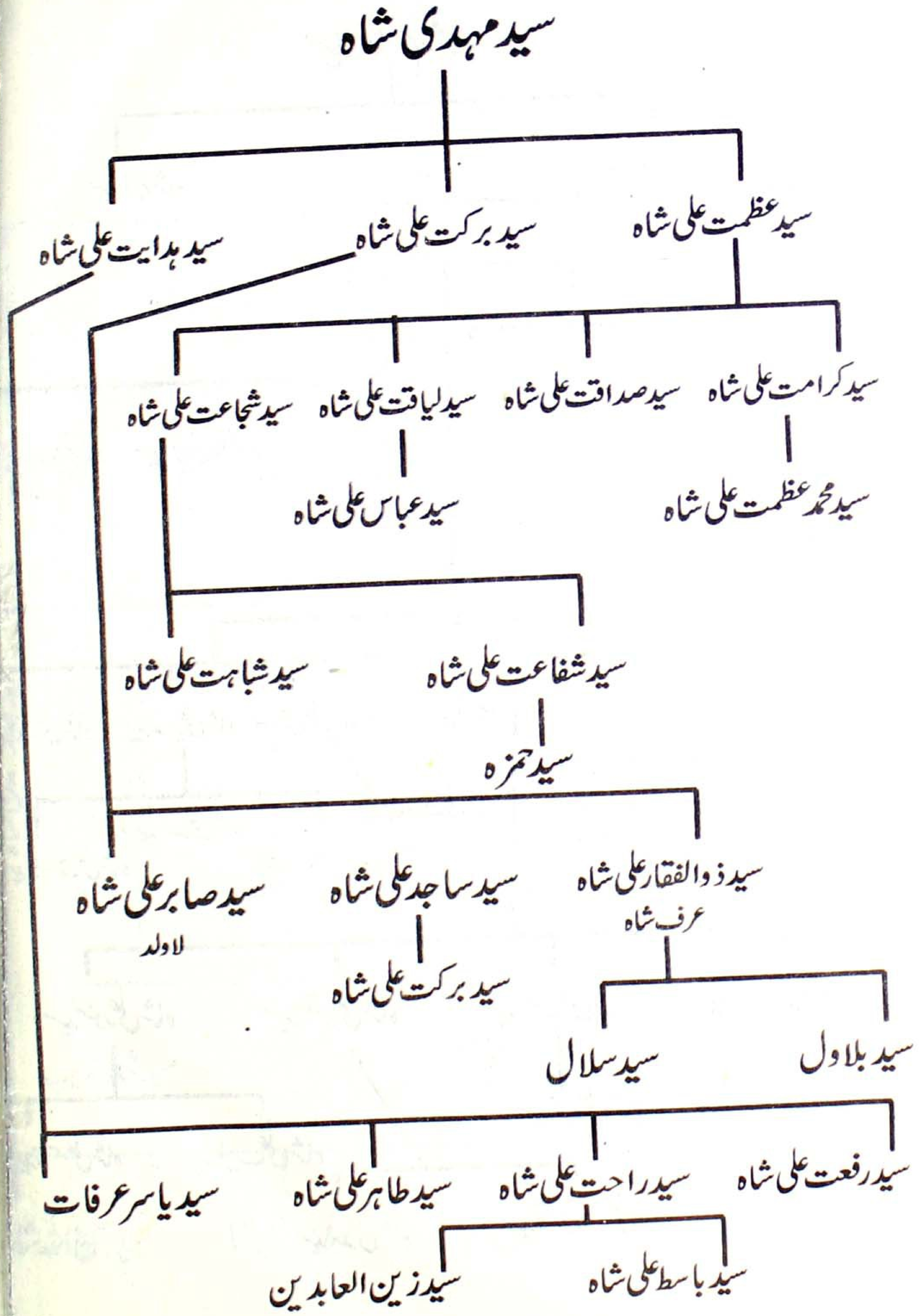
سید مہدی شاہ
سید عظمت علی شاہ
سید برکت علی شاہ
سید ہدایت علی شاہ
سید کرامت علی شاہ
سید صداقت علی شاہ
سید لیاقت علی شاہ
سید شجاعت علی شاہ
سید محمد عظمت علی شاہ
سید عباس علی شاہ
سید شفاعت علی شاہ
سید شباہت علی شاہ
سید حمزہ
سید ذوالفقار علی شاہ
عرف شاہ
سید ساجد علی شاہ
سید صابر علی شاہ
لاولد
سید برکت علی شاہ
سید بلاول
سید سلال
سید رفعت علی شاہ
سید راحت علی شاہ
سید طاہر علی شاہ
سید یاسر عرفات
سید باسط علی شاہ
سید زین العابدین

Marfat.com

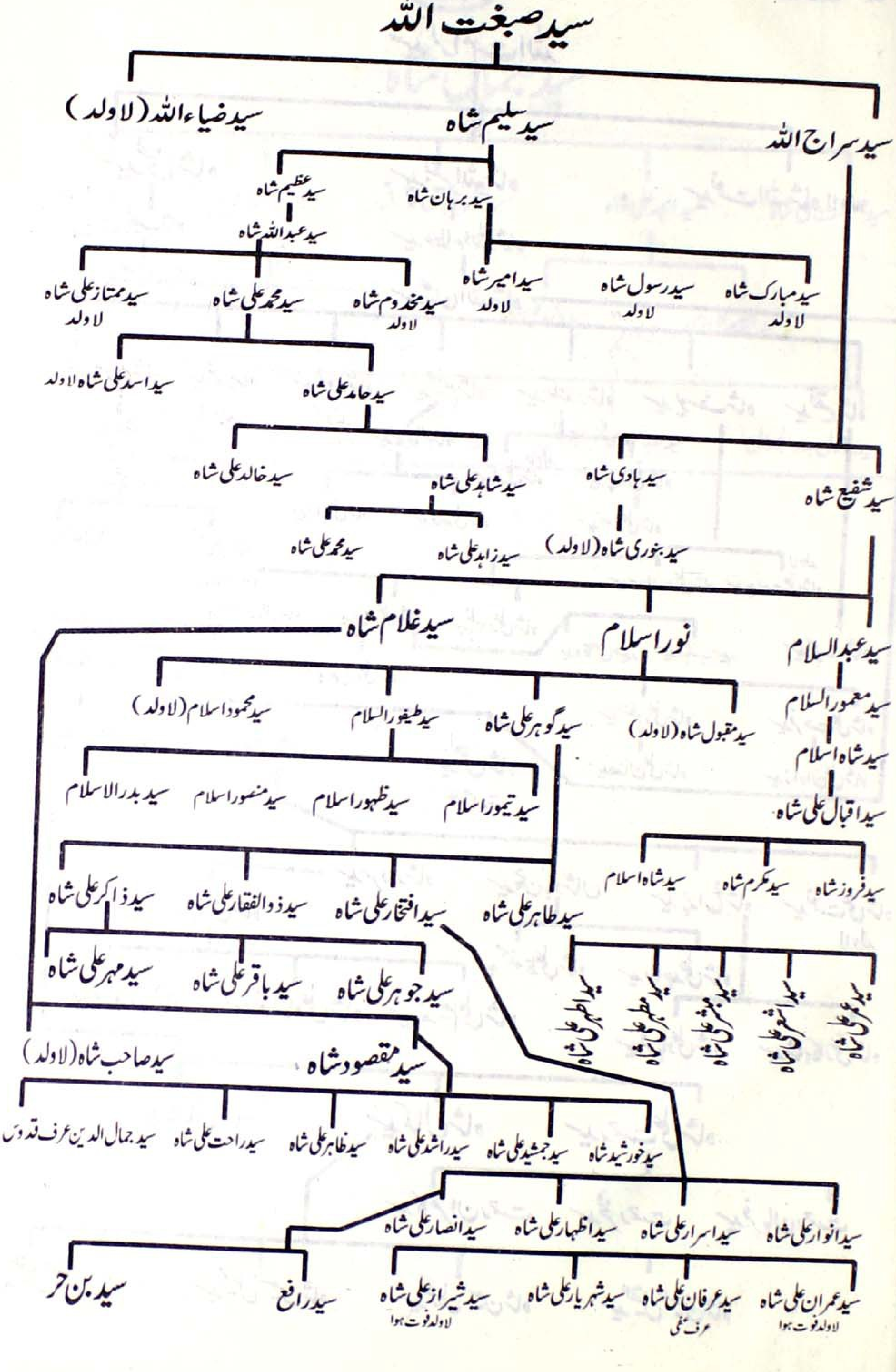
سید صبغت اللہ
سید سراج اللہ
سید سلیم شاہ
سید ضیاء اللہ (لاولد)
سید برہان شاہ
سید عظیم شاہ
سید عبداللہ شاہ
سید مبارک شاہ
لاولد
سید رسول شاہ
لاولد
سید امیر شاہ
لاولد
سید مخدوم شاہ
لاولد
سید محمد علی شاہ
سید ممتاز علی شاہ
لاولد
سید حامد علی شاہ
سید اسد علی شاہ لاولد
سید شفیع شاہ
سید ہادی شاہ
سید شاہد علی شاہ
سید خالد علی شاہ
سید بنوری شاہ (لاولد)
سید زاہد علی شاہ
سید محمد علی شاہ
سید عبدالسلام
نور اسلام
سید غلام شاہ
سید معمور السلام
سید مقبول شاہ (لاولد)
سید گوہر علی شاہ
سید طیفور السلام
سید محمود اسلام (لاولد)
سید شاہ اسلام
سید تیمور اسلام
سید ظہور اسلام
سید منصور اسلام
سید بدر الاسلام
سید اقبال علی شاہ
سید فیروز شاہ
سید مکرم شاہ
سید شاہ اسلام
سید طاہر علی شاہ
سید افتخار علی شاہ
سید ذوالفقار علی شاہ
سید ذاکر علی شاہ
سید جوہر علی شاہ
سید باقر علی شاہ
سید مہر علی شاہ
سید عمر علی شاہ
سید اشرف علی شاہ
سید مبشر علی شاہ
سید مطہر علی شاہ
سید اطہر علی شاہ
سید مقصود شاہ
سید صاحب شاہ (لاولد)
سید خورشید شاہ
سید جمشید علی شاہ
سید راشد علی شاہ
سید ظاہر علی شاہ
سید راحت علی شاہ
سید جمال الدین عرف قدوس
سید انوار علی شاہ
سید اسرار علی شاہ
سید اظہار علی شاہ
سید انصار علی شاہ
سید عمران علی شاہ
لاولد فوت ہوا
سید عرفان علی شاہ
عرف عفی
سید شہریار علی شاہ
سید شیراز علی شاہ
لاولد فوت ہوا
سید رافع
سید بن حر

Marfat.com

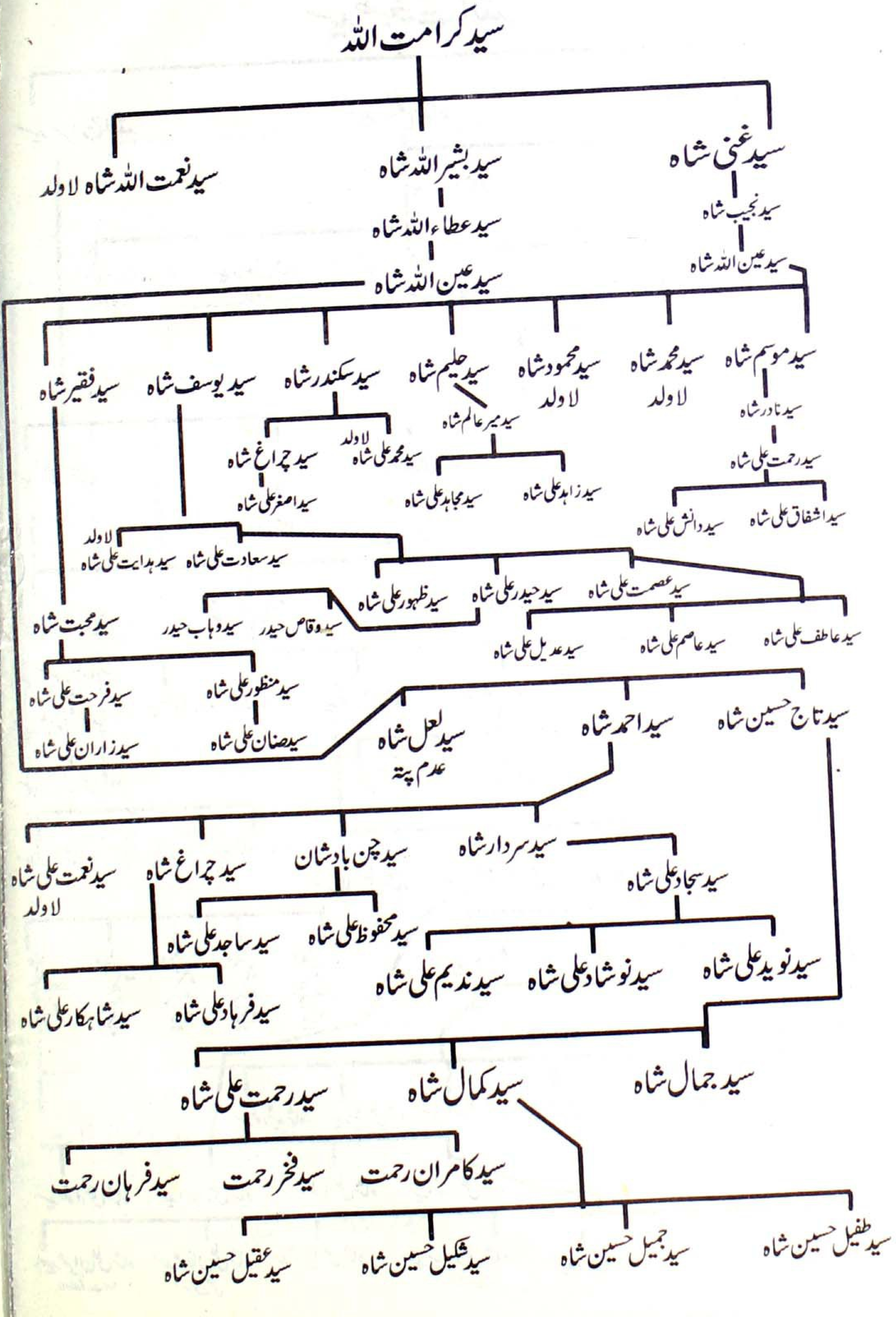
سید کرامت اللہ
سید غنی شاہ
سید بشیر اللہ شاہ
سید نعمت اللہ شاہ لاولد
سید نجیب شاہ
سید عطاء اللہ شاہ
سید عین اللہ شاہ
سید عین اللہ شاہ
سید موسم شاہ
سید محمد شاہ
لاولد
سید محمود شاہ
لاولد
سید حلیم شاہ
سید سکندر شاہ
سید یوسف شاہ
سید فقیر شاہ
سید نادر شاہ
سید میر عالم شاہ
لاولد
سید محمد علی شاہ
سید چراغ شاہ
سید رحمت علی شاہ
سید زاہد علی شاہ
سید مجاہد علی شاہ
سید اصغر علی شاہ
سید اشفاق علی شاہ
سید دانش علی شاہ
لاولد
سید سعادت علی شاہ
سید ہدایت علی شاہ
سید عصمت علی شاہ
سید حیدر علی شاہ
سید ظہور علی شاہ
سید وقاص حیدر
سید وہاب حیدر
سید محبت شاہ
سید عاطف علی شاہ
سید عاصم علی شاہ
سید عدیل علی شاہ
سید منظور علی شاہ
سید فرحت علی شاہ
سید صنان علی شاہ
سید زاران علی شاہ
سید تاج حسین شاہ
سید احمد شاہ
سید لعل شاہ
عدم پتہ
سید سردار شاہ
سید چن بادشاہ
سید چراغ شاہ
سید نعمت علی شاہ
لاولد
سید سجاد علی شاہ
سید محفوظ علی شاہ
سید ساجد علی شاہ
سید نوید علی شاہ
سید نوشاد علی شاہ
سید ندیم علی شاہ
سید فرہاد علی شاہ
سید شاہکار علی شاہ
سید جمال شاہ
سید کمال شاہ
سید رحمت علی شاہ
سید کامران رحمت
سید فخر رحمت
سید فرہان رحمت
سید طفیل حسین شاہ
سید جمیل حسین شاہ
سید شکیل حسین شاہ
سید عقیل حسین شاہ

Marfat.com

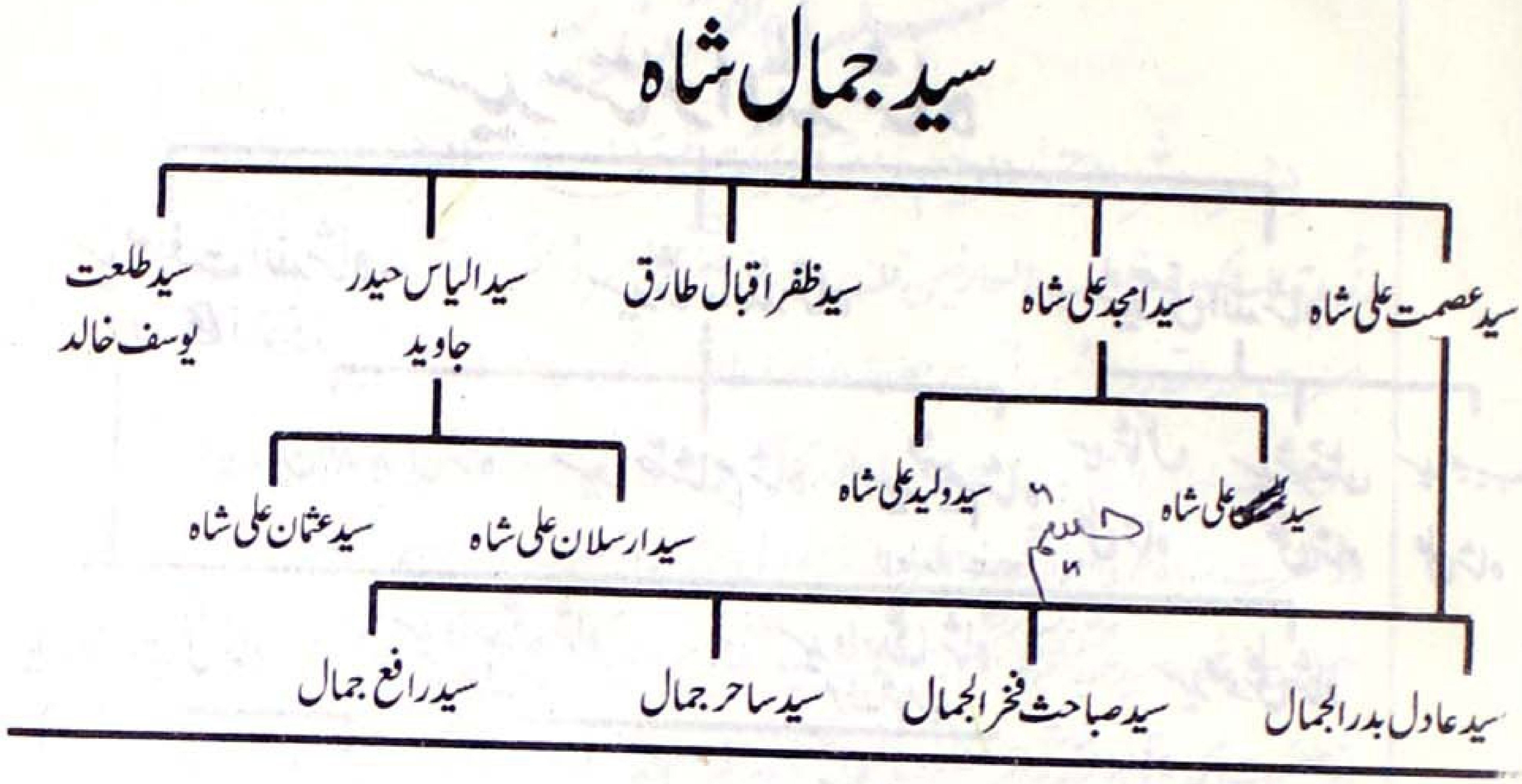
سید جمال شاہ
سید عصمت علی شاہ
سید امجد علی شاہ
سید ظفر اقبال طارق
سید الیاس حیدر
جاوید
سید طلعت
یوسف خالد
سید علی شاہ
سید ولید علی شاہ
سید ارسلان علی شاہ
سید عثمان علی شاہ
سید عادل بدر الجمال
سید صباحت فخر الجمال
سید ساحر جمال
سید رافع جمال

Marfat.com

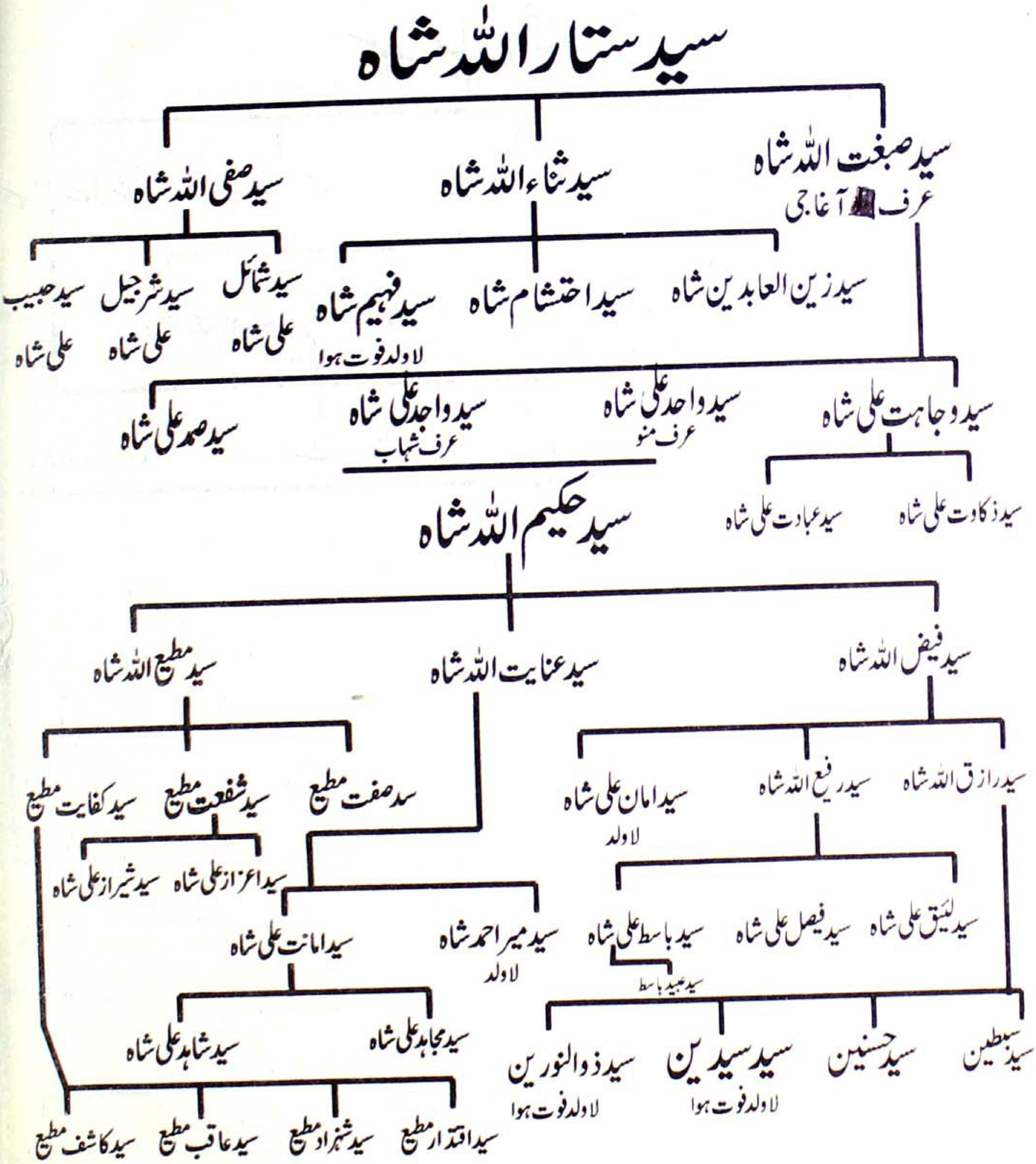

ذخیرہ

Marfat.com

سلسلۂ نقشبندیہ

ترتیب دادہ

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ وَ اُصَلِّیْ وَ اُسَلِّمُ عَلٰی نَبِیِّہِ الکَرِیمِ سید محمد یونس

از زبدۃ السالکین و قطب العارفین قلندرِ دوراں حضرت محمد امیر ڈاکٹر صاحبؒ، از شیخ المشائخ حضرت عبد القادر رائپوریؒ، از حضرت شاہ عبد الرحیم رائپوریؒ، از حضرت رشید احمد گنگوہیؒ، از حضرت امداد اللہؒ، از حضرت شاہ نور محمد جھنجھانویؒ، از حضرت سید احمد بریلویؒ، از حضرت شاہ عبد العزیزؒ، از حضرت شاہ ولی اللہؒ، از حضرت شاہ عبد الرحیمؒ، از حضرت شاہ سید عبد اللہ اکبر آبادیؒ، از حضرت سید آدم بنوریؒ، از حضرت احمد مجدد سرہندیؒ، از حضرت محمد باقی باللہؒ، از حضرت محمد امکنگیؒ، از حضرت درویش محمدؒ، از حضرت زاہد ولیؒ، از حضرت عبید اللہ احرارؒ، از حضرت یعقوب چرخیؒ، از حضرت علاؤ الدینؒ، از حضرت سید بہاؤ الدین نقشبندؒ، از حضرت سید امیر کلالؒ، از حضرت محمد بابا سماسیؒ، از حضرت علی رامتینیؒ، از حضرت محمودؒ، از حضرت عارف ریوگریؒ، از حضرت عبد الخالق غجدوانیؒ، از حضرت یوسف ہمدانیؒ، از حضرت بو علی فارمدیؒ، از حضرت ابو القاسم قشیریؒ، از حضرت بو علی دقاقؒ، از حضرت ابو القاسم نصیر آبادیؒ، از حضرت ابوبکر شبلیؒ، از حضرت جنید بغدادیؒ، از حضرت سری سقطیؒ، از حضرت معروف کرخیؒ، از حضرت داؤد طائیؒ، از حضرت حبیب عجمیؒ، از حضرت حسن بصریؒ، از حضرت امام حسن علیہ السلام، از امام المشارق والمغارب حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ، از خواجۂ کونین سید المرسلین والنبیین خاتم الانبیاء شفیع المذنبین شافع یوم الدین سیدنا و مولانا محمد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔

حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی کے شجرہ طریقت کا عکس، جو کہ دو واسطوں سے ہو کر حضرت سید آدم بنوریؒ سے جا ملتا ہے۔ اور آگے جا کر سید محمد یونس (بادشاہ صاحب) صاحبزادہ پیر بابا کابلیؒ (کوہاٹ) سے جا ملتا ہے۔

Marfat.com

شجرہ نقشبندیہ مجددیہ امدادیہ خلیلیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وأصلي وأسلم بنبیہ الکریم حضرت شیخ المشائخ مولانا محمد الیاس صاحب کاندھلوی، از حضرت شاہ خلیل احمد مہاجر مدنیؒ، از حضرت رشید احمد گنگوہیؒ، از حضرت امداد اللہ مہاجر مکیؒ، از حضرت نور محمد جھنجھانویؒ از حضرت سید احمد شہیدؒ، از حضرت شاہ عبد العزیزؒ از حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ، از حضرت شاہ عبد الرحیم دہلویؒ، از حضرت شاہ عبد اللہؒ، از حضرت سید آدم بنوریؒ، از حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمدؒ، از حضرت خواجہ باقی باللہؒ از حضرت خواجہ مکنگیؒ، از حضرت درویشؒ، از حضرت زاہدؒ از حضرت خواجہ عبید اللہ احرارؒ از حضرت یعقوب چرخیؒ، از حضرت خواجہ علاء الدین عطارؒ، از حضرت بہاؤ الدین نقشبندؒ از حضرت خواجہ سید امیر کلالؒ از حضرت خواجہ محمد بابا سماسیؒ، از حضرت خواجہ عزیزان رامیتنیؒ از حضرت خواجہ ابو الخیر فغنویؒ، از حضرت خواجہ محمد عارف ریوگریؒ، از حضرت خواجہ عبد الخالق غجدوانیؒ از حضرت خواجہ یوسف ہمدانیؒ، از حضرت خواجہ ابو علی فارمدیؒ، از حضرت خواجہ امام ابو القاسم قشیریؒ، از حضرت خواجہ ابو علی دقاقؒ از حضرت خواجہ ابو القاسم نصر آبادیؒ از حضرت خواجہ ابو بکر شبلیؒ، از حضرت خواجہ جنید بغدادیؒ از حضرت شیخ سری سقطیؒ از حضرت شیخ معروف کرخیؒ از حضرت شیخ داؤد طائیؒ از حضرت خواجہ حبیب عجمیؒ از حضرت حسن بصریؒ از حضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ از سرور عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عکس شجرہ نقشبندیہ مجددیہ امدادیہ جو کہ حضرت رشید احمد گنگوہی اور حضرت امداد اللہ مہاجر مکیؒ سے ہو کر حضرت سید آدم بنوریؒ سے جا ملتا ہے۔

Marfat.com

ذخیرہ
احمد شرقپوری نقشبندی

Marfat.com

By: AL-MUNAWAR LHR. Ph: 042-7321118 Mob: 0300-4274916

Marfat.com

By: AL-MUNAWAR LHR. Ph: 042-7321118 Mob: 0300-4274916

Marfat.com